ارمغانِ اردو

رہنمائے اساتذہ برائے جماعت ہشتم

eri ایجوکیشنل ریسرچ انسٹیٹیوٹ

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	مصنّف	صفحہ نمبر
۱	حمد (نظم)	مظفر وارثی	۴
۲	پہلی اُڑان	رابعہ شیخ	۸
۳	علمِ طب کے بانی	میر بابر مشتاق	۱۴
۴	خطاب بہ نوجوانِ اسلام (نظم)	علامہ اقبال	۱۸
۵	قاضی ابنِ بشیر	حاکم محمد طارق محمود چغتائی (تحقیق و تالیف)	۲۵
۶	یومِ آزادی	رحمٰن کیانی	۳۰
۷	مولانا محمد علی جوہر	سیدہ زینب فاطمہ	۳۶
۸	قسطنطنیہ	نسیم حجازی	۴۳
۹	ملّی نغمہ (نظم)	جمیل الدین	۵۰
۱۰	ہم اور خانے	یوسف ناظم	۵۵
۱۱	نعت (نظم)	صبیح رحمانی	۶۱
۱۲	سویرے جو کل میری آنکھ کھُلی	پطرس بُخاری	۶۷
۱۳	حضرت عثمان غنی (نظم)	نعمت اللہ کلیم	۷۳
۱۴	تیس ہزار دینار	ڈاکٹر اختر حسین عزمی ترتیب: سمیّہ شاہد	۷۸
۱۵	مسدّسِ حالی	الطاف حسین حالی	۸۴
۱۶	ایک مثالی اُستاد	صادقہ فرّخ ، اُسامہ شعیب	۹۰
۱۷	جانباز فرزندِ اسلام	سیدہ زینب فاطمہ	۹۸
۱۸	سلطان محمود غزنوی	شائستہ انور	۱۰۳

اس کتاب کو پڑھانے کے لئے عمومی رہنمائی:

ذخیرہءالفاظ کی تدریس:

بچوں کو نئے ذخیرۂ الفاظ سے متعارف کرنے کے تین مراحل ہوتے ہیں۔

(i) تعارف

(ii) مشق

(iii) تخلیق

تعارف: اس سے مراد نئے لفظ کو بچوں کے سامنے پیش کرنا ہے۔ نئے الفاظ کو مندرجہ ذیل طریقوں سے متعارف کروایا جاسکتا ہے۔

☆ بچوں سے کہیں کہ وہ سبق پڑھیں اور نئے الفاظ کو خط کشید کریں۔ پھر ان الفاظ کے معنی کو عبارت کے سیاق وسباق کی مدد سے اخذ کرنے کی کوشش کریں۔

☆ اساتذہ ان الفاظ کے جملے بچوں کے سامنے پیش کریں اور معنی اخذ کروائیں۔

☆ اساتذہ ان الفاظ کے جملوں کی ورک شیٹ تیار کریں اور بریکٹ میں تین معنی لکھ کر درست معنی کو نشان زد کرنے کو کہیں۔

☆ الفاظ کی فہرست دے کر بچوں سے لغت کا استعمال کروائیں۔

☆ الفاظ اور معنی کو کالم میں بے ترتیب لکھ کر بچوں سے الفاظ کو درست معنی سے ملانے کو کہیں۔

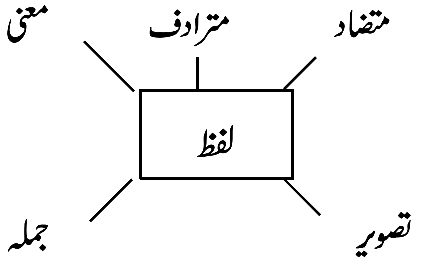

☆ جب مندرجہ بالا سرگرمیاں بالکل ناممکن ہوں مثلاً وقت کی کمی کے باعث یا جماعت کے بچوں استعداد بہت کم ہو تو پھر اساتذہ براۓ راست بچوں کو الفاظ معنی کی فہرست لکھوا بھی سکتے ہیں مگر یاد رہے کہ یہ ذخیرہ الفاظ پڑھانے کا سب سے کم درجہ ہوگا۔

مشق: بچوں کو نئے الفاظ کو سیکھنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان الفاظ کے استعمال کو اپنی کتاب کے علاوہ بھی کسی سیاق وسباق میں پڑھیں تا کہ وہ ان کے درست استعمال سے واقف ہوسکیں۔ اس کے لیے اساتذہ مندرجہ ذیل طریقے اختیار کرسکتے ہیں۔

☆ الفاظ کی فہرست دے کر اساتذہ کسی نئی عبارت میں الفاظ کو خالی جگہ میں استعمال کروائیں۔

☆ ایسی نئی عبارتیں بچوں کو پڑھوائی جائیں جن میں زیرِ نظر ذخیرہ الفاظ استعمال کیے گئے ہوں۔

☆ اساتذہ ایسی نئی عبارتیں بچوں کو دیں جن میں زیرِ نظر ذخیرہ الفاظ کے مترادف موجود ہوں جنھیں بچے اصل لفظ سے تبدیل کریں اور دیکھیں کہ قواعد کی کیا تبدیلی کی جائے گی۔

تخلیق: ذخیرۂ الفاظ کو پڑھانے کا حق جب ہی ادا ہوسکتا ہے جب بچے ان ذخیرہ الفاظ کی مدد سے بذاتِ خود کچھ تخلیق کرسکیں

☆ بچوں سے الفاظ کے جملے بنوائے جاسکتے ہیں۔

☆ بچوں کو ذخیرۂ الفاظ کی فہرست دے کر ان سے ایک مختصر عبارت تخلیق کروائی جاسکتی ہے۔ (یہ کام گرہوں کی صورت میں کیا جاسکتا ہے)

☆ آیئے تخلیق کار بننے میں دی گئی سرگرمیوں میں اساتذہ بچوں کو ہدایت دیں کہ پڑھائے گئے ذخیرہ الفاظ کو اپنی تحریروں میں استعمال کریں۔

اسباق کی تفہیم

کسی بھی عبارت یا سبق کی تفہیم کے لیے سرگرمیوں کو تین مراحل میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

☆ قبل از مطالعہ سرگرمیاں: یہ سرگرمیاں سبق کے مطالعہ سے پہلے کرنے کی ہیں۔ان کا مقصد طلبا وطالبات کو موضوع کی طرف متوجہ کرنا ہے۔یہ سرگرمیاں دراصل آگے آنے والے سبق کا موڈ بنانے کے لیے کروائی جاتی ہیں۔انھیں نوٹ بک میں کرنا ضروری نہیں اور جماعت کے ساتھ اساتذہ انھیں تختۂ سیاہ پر کرواسکتے ہیں۔

☆ دورانِ مطالعہ سرگرمیاں: ان سرگرمیوں کا مقصد بچوں کو سبق کو پڑھنے کے لیے ہدف فراہم کرنا ہے۔جب ان کے سامنے سوالات رکھے جاتے ہیں تو وہ سبق کو مکمل توجہ مرکوز رکھتے ہوئے پڑھتے ہیں۔یہ سوالات عموماً آسان اور براہِ راست سبق سے بنائے جاتے ہیں تاکہ بچے سبق پڑھتے ہوئے آسانی سے ان کے جواب ڈھونڈ سکیں۔

اساتذہ یہ سرگرمیاں انفرادی طور پر کروائیں۔ان تمام سوالوں کے جوابات نوٹ بُک میں تحریر کرنا لازمی نہیں کچھ سوالوں کو زبانی طور پر بھی ڈِسکس کیا جاسکتا ہے۔

☆ بعد از مطالعہ سرگرمیاں: یہ سرگرمیاں سبق کا حاصل ہوتی ہیں۔ان سرگرمیوں میں ایسے سوالات دیے جاتے ہیں جو بچوں کو سوچنے پر مجبور کریں۔اس مرحلے پر تجزیاتی سوالات، حاصل مطالعہ سوالات اور ایسے سوالات بنائے جاتے ہیں جن سے معلوم ہوسکے کہ آیا بچے سبق کے اصل ہدف تک پہنچ پائے یا نہیں۔یہ سرگرمیاں جوڑوں اور گروہوں کی صورت میں بھی کروائی جاسکتی ہیں اور انفرادی طور پر بھی۔۔ان سوالات کے لیے طلبا و طالبات کو ہدایت دیں کہ وہ پہلے اہم نکات کو جال کی صورت میں تحریر کریں اور پھر پیراگراف کی صورت میں جوابات کو تحریر کریں۔

قواعد: قواعد کسی بھی زبان کی تکنیکی جہت ہوتے ہیں۔قواعد ہی کی مدد سے الفاظ جملوں میں اور جملے عبارتوں میں تبدیل ہوتے ہیں۔قواعد کی اغلاط اچھی خاصی خیال آفرینی کو بے ربط عبارت بنا ڈالتی ہیں۔

قواعد کی سرگرمیوں کے لیے ضروری ہے کہ انھیں غیر فطری طریقے سے فہرستوں کی صورت میں کروانے کی بجائے انھیں ان کے اصل مقام یعنی عبارت، سبق، کہانی، نظم وغیرہ کی مدد سے کروایا جائے۔تاکہ بچے اس قابل ہوسکیں کہ وہ قواعد کا اصل استعمال جان سکیں اور اپنے کام اور تحریروں میں ان کا درست استعمال کرسکیں۔اساتذہ کو چاہیے کہ قواعد کے تحت دی گئی فہرستوں اور تعاریفوں کو کروانے کے بعد ان سے متعلق ایسی سرگرمیاں کروائیں جہاں ان کی اصل پہچان اور جملوں میں ہونے والی تبدیلیوں کو طلبا وطالبات اچھی طرح سمجھ سکیں۔

طلبا وطالبات کے تخلیقی کام میں بھی جانچیں کہ آیا بچے قواعد کا درست استعمال کر رہے ہیں یا نہیں۔اگر طلبا وطالبات کے کام میں دیکھیں کہ وہ پڑھائی گئی قواعد کی سرگرمیوں کو درست طریقے سے استعمال نہیں کر پا رہے تو اساتذہ کو چاہیے کہ وہ ان کو دوبارہ سمجھائیں تاکہ وہ ان کا درست استعمال سیکھ سکیں۔

آیئے تخلیق کار بنیں!: زبان دانی کی اصل جانچ تب ہی ممکن ہے جب بچے کچھ نیا تخلیق کریں۔تخلیق ہی وہ مرحلہ ہے جہاں بچے کو جو کچھ پڑھایا گیا ہے اس کا احاطہ ممکن ہے چاہیے وہ ذخیرہ الفاظ ہوں، سبق ہو، نظم ہو یا قواعد۔تخلیقی سرگرمیوں میں بچے کو تخلیقی جہت کے رہنما اصول اچھی طرح سمجھانے کے بعد اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اس جہت کا نمونہ جماعت کے سامنے پیش کریں۔ان مراحل کے بعد بچوں کو خیال آفرینی کا موقع دیں اور انفرادی طور پر اپنی ذہنی کاوش کو صفحۂ قرطاس پر بکھیرنے دیں تاکہ اس کی انفرادیت برقرار رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے لیے اس کتاب کی تدریس کو آسان بنائے۔(آمین)

حمد

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبر ۱: (i) اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا جال بنائیے۔

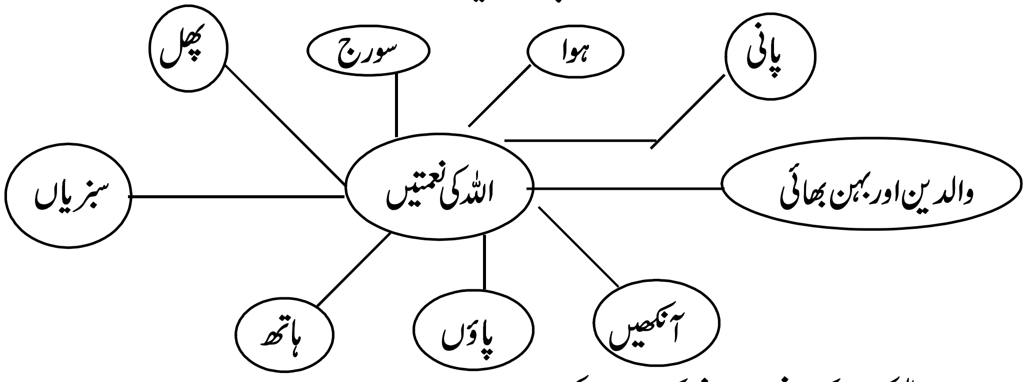

(ii) اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر غور کرنے سے کس چیز کا احساس پیدا ہوتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر غور کرنے سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا، اللہ تعالیٰ کے اقتدارِ اعلیٰ ہونے کا اور خالق کائنات ہونے کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

دورانِ مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی نمبر ۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کر کے لکھیے۔

لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی
صرفِ ثنا	تعریف میں خرچ کرنا/ بسر کرنا	بخیر	خیروعافیت	بساط	حوصلہ/ ہمت/ طاقت/ حیثیت
لطف	مہربانی	عاجز	مجبور	کلاہ	تاج شاہی
بےنوا	بے کس/ فقیر				

سرگرمی نمبر ۳: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کیجیے۔

صرفِ ثنا ، بساط ، لُطف ، عاجز ، بخیر ، بخش

شارخ جب زندگی میں ملنے والی نعمتیں دیکھتا تو اس کا دل چاہتا کہ اپنی ساری عمر کو اللہ کے لیے صرفِ ثنا کر دیے۔ وہ ایک نیک بندہ تھا جو جانتا تھا کہ وہ اللہ کے آگے عاجز ہے۔ اس پر اللہ کے لطف کی کوئی حد نہ تھی۔ وہ اکثر دعا کرتا کہ اے اللہ تیرے سامنے میری کچھ بھی بساط نہیں۔ لہٰذا تو میری خطاؤں کو بخش دے اور تو ہی میرا خاتمہ بخیر کر سکتا ہے تُو میری دعا سُن لے۔

سرگرمی نمبر ۴: مندرجہ بالا الفاظ کی مدد سے ایک مربوط عبارت تخلیق کریں۔

اگر کوئی شخص غلط صحبت کا شکار ہو جائے اور پھر اسے اپنی غلطی کا احساس ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اپنی بقیہ زندگی کو اللہ کے لیے صرفِ ثناء کر دے۔ اگر ہم دل سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں گے تو اس کے لطف کی کوئی حد نہیں وہ معاف کرنے میں دیر نہیں لگاتا انسان کی بساط اللہ کے سامنے کچھ نہیں ہے وہ ہمیں ایسی کلاہ عطا کرے گا کہ ہم نیکی کے کام میں اپنی زندگی صرف کر دیں گے اور امید ہے کہ پھر ہماری موت بھی بخیر ہو گی۔

سرگرمی نمبر۵:　ذیل میں دیے گئے مرکبات کی مختصر وضاحت کیجیے۔

مرکبات	وضاحت	مرکبات	وضاحت
حیاتِ خضر	نہ ختم ہونے والی زندگی	صرفِ ثناء	اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی تعریف میں گزار دینا
عاجز و بے نوا	مجبور، بے بس	دامن عمر	عمر کا پھیلاؤ، عمر کے ماہ و سال

سرگرمی نمبر۶:　درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

۱:　شاعر لمبی عمر کس خواہش کے تحت طلب کر رہے ہیں؟

جواب:　شاعر لمبی زندگی اس خواہش کے تحت طلب کر رہے ہیں تا کہ وہ اپنی زندگی اللہ کی عبادت میں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف میں گزار دیں۔

۲:　''میں کہا کروں، تو سنا کرے'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب:　اس سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ میں دعا مانگتا رہوں اور اللہ تعالیٰ میری دعا سنا کریں اور قبول کریں۔

۳:　''میرے ایک دامن عمر میں ہیں نہ جانے کتنی ندامتیں''، شاعر کس بات سے ڈر کر یہ بات کہہ رہے ہیں؟

جواب:　شاعر اس بات سے ڈر کر کہہ رہے ہیں کہ انھیں احساس ہے کہ اس مختصر زندگی میں انھوں نے کتنے گناہ کیے ہیں اور اس پر وہ شرمندہ ہیں اور انھیں یہ خدشہ ہے کہ اللہ ان گناہوں کو معاف کرے گا یا نہیں۔

۴:　شاعر نے اس نظم میں جو دعائیں مانگی ہیں ان کی فہرست بنائیں۔

(i)　لمبی عمر ملے اور اسے عبادت میں گزارنے کی توفیق ملے۔　(ii)　اللہ کے در پر سر جھکا رہے۔

(iii)　شاعر دعا کرتے رہیں اور اللہ قبول کرتا رہے اللہ دیتا رہے۔　(iv)　اللہ عزت دے اور دیکھنے والی نظر دے۔

(v)　اللہ شاعر کے تمام گناہوں کو معاف کر دے۔　(vi)　اللہ تعالیٰ شاعر کا خاتمہ خیر پر کرے۔

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر۷:　ذیل میں دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

۱)　''جو ملے حیات خضر مجھے، اور اسے میں صرف ثنا کروں'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب:　اس سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ اگر انھیں ہمیشہ کی زندگی مل جائے تو وہ ساری زندگی اللہ کی تعریف یعنی حمد و ثنا میں گزار دیں گے۔

۲)　وضاحت کیجیے۔''تیرا شکر پھر بھی ادا نہ ہو تیرا شکر کیسے ادا کروں''؟

جواب:　شاعر اس شعر میں کہہ رہے ہیں کہ اللہ نے ہمیں اتنی بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں جن کا شکر ادا کرتے کرتے اگر ہماری زندگی بھی ختم ہو جائے تو ہم اللہ کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔شاعر کہہ رہے ہیں کہ اگر انھیں نہ ختم ہونے والی ابدی زندگی بھی عطا ہو اور وہ اس ساری زندگی کو اللہ کی تعریف اور شکر میں گزار دیں تب بھی اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر ادا نہیں ہو سکتا۔

۳)　اپنی عملی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور شکر گزاری کرنے کے لیے چند عملی اقدامات تحریر کریں۔

جواب:　اپنی عملی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور شکر گزاری کرنے کے لیے یہ اقدامات انجام دیئے جا سکتے ہیں۔

سب سے پہلے اللہ نے ہمیں جو صحت بخش زندگی عطا کی ہے اس کا شکر ادا کریں۔اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اعضاء الجسم کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں آنکھ، کان، زبان، ہاتھ اور پاؤں وغیرہ دیئے۔ہم کھانا کھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر سکتے ہیں۔دوسروں کو کھانا کھلا کر بھی ہم اللہ کی دی گئی نعمتوں کا شکر ادا

کر سکتے ہیں۔قرآن پاک کی تلاوت کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کر سکتے ہیں۔ ہر وقت ہماری زبان پر ذکر الٰہی ہو یعنی اللہ کے لیے تسبیح پڑھ کر بھی ہم شکر ادا کر سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے دیئے گئے احکامات کو پورا کرنے اور ان پر عمل کر کے شکر ادا کر سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ تمام نعمتوں کا درست استعمال کر کے اللہ کا شکر ادا کر سکتے ہیں۔

سرگرمی ۸: درج ذیل اشعار کی معہ حوالہ وممائل اشعار تحریر کریں۔

شعر: تیرے لطف کی کوئی حد نہیں گنوں کس طرح کہ عدد نہیں نہیں کوئی تیرے سوا میرا کسے یاد تیرے سوا کروں

حوالہ: مندرجہ بالا شعر ہماری اردو کی کتاب ارمغان اردو کی نظم ''حمد'' سے لیا گیا ہے اور اس کے شاعر کا نام ''مظفر وارثی'' ہے۔

تشریح: مندرجہ بالا شعر میں شاعر کہہ رہے ہیں کہ یا اللہ آپ بے مثال ہیں اور آپ ہمارے اوپر اتنے مہربان ہیں کہ آپ کی مہربانیوں کی کوئی حد نہیں۔آپ نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا کہ ہم آپ کا شکر ادا نہیں کر سکتے یا اللہ جب بھی میں آپ کو پکارتا ہوں آپ میری بات سنتے نہیں تھکتے آپ کے سوا کوئی میرا نہیں ہر مشکل میں آپ میری مدد فرماتے ہیں اور ہر بیماری میں مجھے صحتیاب فرماتے ہیں۔میرا آپ کے سوا کون ہے جو میرے لیے یہ سب کرے۔اسی لیے میرے دل میں آپ کی ہی یاد رہتی ہے کیونکہ میرا سہارا آپ ہی ہیں۔

تو ہی تو ہر کہیں سبحان اللہ کوئی تجھ سا نہیں سبحان اللہ

شعر: مجھے خوشبوؤں سی کلاہ دے مجھے روشنی سی نگاہ دے کبھی پھول بن کے مہک اٹھوں کبھی شمع بن کے جلا کروں

تشریح: اس شعر میں شاعر بتا رہے ہیں کہ اللہ مجھے ایسا مقام دے کہ میں سب کے لیے ہدایت کا ذریعہ بن سکوں اور شاعر کہہ رہے ہیں کہ مجھے ایسی نظر عطا فرما کہ جو تیرے نور کا مشاہدہ کرنے والی ہو جو کائنات میں ہر چیز میں مجھے تیرا عکس دکھائے اور میں اس نعمت کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے اور مجھے اس قابل بنا دے کہ میں انسانیت کے کام آؤں اور تمام لوگوں کے لیے فائدہ مند رہوں اور مجھے علم کی روشنی دے اور ایسی روشنی جس کے ذریعے میں لوگوں تک علم پہنچاؤں اور دنیا میں ہر جگہ علم کی شمع جلتی رہے۔

زمین وآسمان کا نور ہے تو مگر خود ناظر ومنظور ہے تو

شعر: میں بہت ہی عاجز وبے نوا، تیرے آگے میری بساط کیا کوئی بھول ہو تو معاف کر، مجھے بخشش دے جو خطا کروں

تشریح: اس شعر میں شاعر کہہ رہے ہیں کہ اے اللہ میں بہت مجبور اور بے کس ہوں اور تو تمام جہانوں کا بادشاہ تیرے سامنے میری کوئی حیثیت نہیں ہے یا اللہ تو خالق ہے اور میری حیثیت تنکے کے برابر اگر مجھ سے گناہ اور غلطی ہو جائے تو مجھے معاف کر دینا کیونکہ تو بے انتہا غفور الرحیم ہے سب کی غلطیوں اور گناہوں کو معاف کرنے والا ہے یا اللہ مجھ سے جو گناہ اور غلطیاں ہو جائیں انھیں معاف فرما دے۔

تو خالق وستار ہے رحمٰن ہے یارب بندوں کی خطاپوشی تیری شان ہے یارب

سرگرمی نمبر۹: تیرے در پہ خم رہے سر میرا، تیری رحمتوں پہ گزر میرا میں کہا کروں تُو سنا کرے تو دیا کرے، میں لیا کروں

(i) مندرجہ بالا شعر کا مطالعہ کر کے اس کی وضاحت کر دیں۔

جواب: اس شعر میں شاعر کہہ رہے ہیں کہ میرا سر تمہارے در پر جھکا رہے اور تیری رحمتوں کا نزول مجھ پر جاری رہے اور میں تیری رحمتوں پر ہی جیوں اور میں جب بھی تجھے پکاروں تو میری فریاد سنے اور میری خطائیں معاف فرمائے اور مجھ پر اپنی رحمتیں برسائے اور میں یہ رحمتیں سمیٹتا رہوں۔

(ii) اس شعر کے مصرعے میں بندے اور رب کے درمیان تعلق کی بنیاد کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب: اس بند میں شاعر نے رب اور بندے کے درمیان تعلق کو اس انداز میں بیان کیا ہے کہ بندہ بندگی کی اس معراج پر پہنچ جائے کہ وہ صرف رب سے اپنی ضرورتوں کا اظہار کرے اور رب اس سے راضی ہو کر اپنی نعمتوں اور رحمتوں کی بارش اس طرح کرے کہ رب بھی راضی اور بندہ بھی اپنے رب سے

راضی۔ بقول علامہ اقبال: خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

سرگرمی۱۰: ''خاتمہ بخیر ہو' سے کیا مراد ہے؟ ایک بندۂ مومن یہ دعا کیوں مانگتا ہے؟

جواب: ''خاتمہ بخیر ہو' سے مراد ہے کہ انسان کو آخرت کی کامیابی مل جائے اور وہ اس حال میں دنیا سے رخصت ہو کہ اللہ اس سے راضی ہو۔ ایک بندۂ مومن یہ دعا اس لیے مانگتا ہے کہ مومن کے لیے آخرت کی کامیابی ہی اصل کامیابی ہے۔ اگر آخرت میں وہ اللہ کی رضا نہ پا سکے تو پچھتاوے کے سوا اس کے لیے کچھ حاصل نہیں۔

قواعد

سرگرمی نمبر۱۱: گروہوں کی صورت میں ایسے اشعار کی بیاض بنائیے جس میں استعارہ، مطلع، تلمیح یا مقطع اور تخلص جیسی اصطلاحاتِ غزل میں استعمال ہوئی ہوں۔

جواب: بچے خود بیاض بنائیں گے۔

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر۱۲: گروہوں کی صورت میں چار ہم قافیہ الفاظ بنائیں اور پھر ان کی مدد سے دو حمدیہ اشعار تخلیق کریں۔

جواب: طلبا و طالبات یہ سرگرمی خود کریں گے۔

پہلی اڑان

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبر۱:　　　مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

۱)　"تخیل" یا "خیال" سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

جواب: تخیل یا خیال سے مراد انسان کی وہ سوچ ہے جو انسان اردگرد کے ماحول پر غور وفکر کرنے کے بعد ذہنی سطح پر سوچتا ہے۔ اس کے لیے الفاظ کے چناؤ یا جملے کی بناوٹ کی ضرورت نہیں ہوتی اور یہ سوچ وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلی کی مراحل سے بھی گزرتی رہتی ہے۔

۲)　انسانی تخیلات کا اس کی عملی زندگی سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟ مثال دے کر واضح کیجیے۔

جواب: انسانی تخیلات کا انسان کی عملی زندگی سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔ انسان کے تخیلات اس کو عمل کی راہ دکھاتے ہیں، انسان کے دوسروں لوگوں سے تعلقات، اپنی زندگی کے لیے عملی کوشش اس کے زندگی اور لوگوں کے بارے میں تخیلات ہی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

دورانِ مطالعہ

ذخیرہ الفاظ

سرگرمی ۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کر کے لکھیں۔ ان میں سے چھ کا لفظی جال بنائیں۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
برادہ	لکڑی یا کسی دھات کا چورا جو آری سے نکلتا ہے	سودا	دکان سے خریدی ہوئی کوئی چیز	کہرا	وہ بخارات جو سردی کے موسم میں صبح اور شام کو دھند پیدا کرتے ہیں
آنگن	صحن، انگنائی	چیلے	مرید ہونا، شاگرد ہونا	کوس	دو میل کے لگ بھگ کی لمبائی
گلی گلائی	سڑی ہوئی، خراب	شکستہ	ٹوٹا ہوا، خراب، بے رونق	ہول	گھبراہٹ، اضطراب، خوف
جھولا	تھیلا	پنکھ	پرندوں کے پر	دالان	بڑا اور لمبا کمرہ جس میں محراب اور دروازے ہوتے ہیں

لفظی نقشہ

(i)

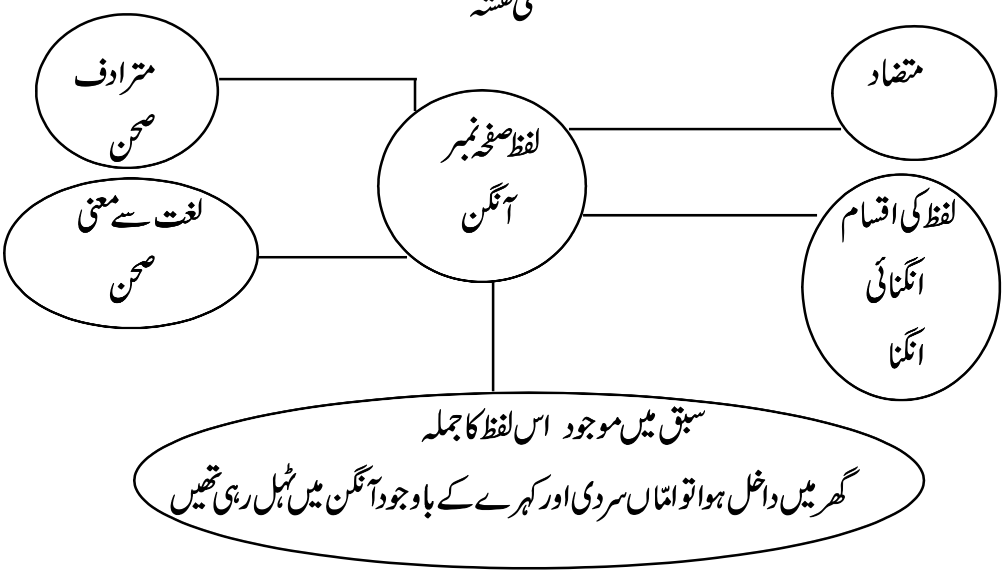

میرا جملہ

میرے گھر کے آنگن میں طرح طرح کے پھول کِھلے ہیں۔

(ii)

متضاد: تازہ

مترادف: سڑی ہوئی

گلی گلائی

خراب ، سڑی ہوئی

گلنا

سبق میں موجود اس لفظ کا جملہ

سبزی لانے میں دیر کی تو اچھی سبزی بک چکی ہوگی۔گلی گلائی پکڑا دے گا سبزی والا

میرا جملہ

سبزی ہمیشہ تازہ استعمال کرنی چاہیے گلی گلائی سبزی صحت کے لیے مضر ہے۔

(iii)

متضاد: مضبوط

مترادف: ٹوٹا ہوا

شکستہ

خراب

شکستگی ، شکستہ پائی
شکست

سبق میں موجود اس لفظ کا جملہ

جو ہو سکے تو شکستہ دلوں سے پیار کروں

میرا جملہ

اُنھیں گھر دیوار کی مرّمت کروانی پڑی کیونکہ وہ شکستہ ہو چکی تھی۔

(iv)

متضاد: -

مترادف: تھیلا

جھولا

تھیلا

-

سبق میں موجود اس لفظ کا جملہ

دل نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اُٹھا اور جھولا لے کر بازار روانہ ہو گیا۔

میرا جملہ
جب ابّا گھر آئے تو جھولا بھر کر پھل بھی لائے۔

(v)

متضاد
۔

مترادف
دُھند

کہرا

کہر

وہ بخارات جو سردی میں دھند پیدا کرتے ہیں۔

سبق میں موجود اس لفظ کا جملہ
امّاں سردی اور کہرے کے باوجود آنگن میں ٹہل رہی تھیں۔

میرا جملہ
سردیوں میں سرِ شام ہر چیز کہرے میں لپٹ جاتی ہے۔

(vi)

متضاد
سکون

مترادف
گھبراہٹ

ہول

اضطراب

ہولانا ، ہولایا ہوا
ہول ناک ، ہولنا کی

سبق میں موجود اس لفظ کا جملہ
کہاں رہ گئے تھے؟ کیا سو گئے تھے؟ میں کتنی دیر سے ہول رہی تھی۔

میرا جملہ
جیسے جیسے نتیجے کا دن قریب آ رہا تھا کامران کا دل ہول رہا تھا۔

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کریں۔

آنگن ، کہرے ، کوس ، برادہ ، ہول ، جھولے

سخت سردی میں کئی کوس کا سفر کر کے بڑھئی کا کہرے میں لپٹے سویرے چلے آنا اور کام میں لگ جانا بھی ایک کمال تھا۔ علی کو اس کے جھولے میں کافی دلچسپی تھی جس میں سے اس کے اوزار جھانکتے رہتے تھے جبکہ باجی کی نظر میں پورے آنگن میں بابجا پھیلے برادے پر رہتی تھی، آنگن کی صفائی کے خیال سے ہی باجی کو ہول اٹھتے رہتے تھے۔

سرگرمی نمبر۴: سبق کے مطالعے کے دوران آپ نے مختلف تراکیب پڑھیں جنھیں موزونیت کے ساتھ عبارت میں استعمال کیا گیا ہے آپ بھی ذیل

میں دی گئی کسی پانچ تراکیب کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

جواب: آہستہ آہستہ — پاکستان کی آبادی آہستہ آہستہ بڑھتی جا رہی ہے۔

دور دور تک — پہاڑی علاقے میں دور دور تک رہائش کا امکان نہ تھا۔

روک ٹوک — روک ٹوک کرنے سے بچوں کی اصلاح ہوتی ہے۔

کہیں کہیں — کراچی میں آج کہیں کہیں ہلکی بارش کا امکان ہے۔

روز بہ روز — ماحولیاتی آلودگی روز بہ روز بڑھتی جا رہی ہے۔

سرگرمی نمبر۵: مندرجہ ذیل بیانات کی وجوہات تحریر کریں۔

۱: آٹھویں جماعت میں داخل ہوتے ہی عابد اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگا۔

جواب: آٹھویں جماعت میں داخل ہوتے ہی عابد کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ بڑا ہو گیا ہے کیونکہ اسکول یونیفارم لازمی ہو گئی تھی اور کلاس میں بنچ کے بجائے کرسی ملی جس پر بیٹھ کر اس نے خود کو کئی زاویوں سے بڑا محسوس کیا۔

۲: پرندوں کو دیکھ کر اداسی کی لہر عابد کے دل میں اتر گئی۔

جواب: پرندوں کو دیکھ کر اداسی کی لہر عابد کے دل میں اتر گئی کیونکہ وہ بھی پرندوں کی طرح آزادی کے ساتھ بغیر کسی روک ٹوک کے بلند فضاؤں میں اڑنا چاہتا تھا جو اس کے لیے بظاہر ممکن نہ تھا۔

۳: امی کو سبزی منگوانے کی جلدی تھی۔

جواب: امی کو سبزی منگوانے کی جلدی اس لیے تھی کیونکہ اگر دیر ہو جاتی تو تازہ سبزی بک چکی ہوتی اور سبزی والا گلی سڑی اور خراب سبزیاں پکڑا دیتا۔

۴: رات کو سوتے وقت وہ ہمیشہ مایوس اور اداس ہوتا۔

جواب: عابد رات کو سوتے وقت اس لیے مایوس ہوتا تھا کیونکہ اس کی پرندوں کی طرح اڑنے کی خواہش پوری نہیں ہو سکی تھی۔

۵: دودھ کا برتن اس کے ہاتھ میں کانپ رہا تھا۔

جواب: دودھ کا برتن اس کے ہاتھ میں اس لیے کانپ رہا تھا کیونکہ اسے ایک چڑیل اپنے دو چیلوں کے ساتھ نظر آئی تھی۔

۶: عابد کو محسوس ہوا کہ ہو بہو اس کی شکل کا ایک پرندہ سب سے بلند اڑ رہا ہے۔

جواب: عابد کو محسوس ہوا کہ ہو بہو اس کی شکل کا ایک پرندہ سب سے بلند اڑ رہا ہے اور اسے دیکھ کر سریلا نغمہ گا رہا ہے کیونکہ اس نے اس عورت کی مدد کر کے جو نیکی کی تھی اس نیکی نے اسے بلند پرواز ہونے کا احساس دلایا تھا اور یہ اس کی پہلی اونچی اڑان تھی۔

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر۶: مندرجہ ذیل سوالات کے جامع جوابات تحریر کریں۔

۱: عابد کے دل میں کس چیز کی شدید خواہش تھی اور کیوں؟

جواب: عابد کے دل میں پرندوں کی طرح آزاد اور کھلی فضا میں اونچا اڑنے کی شدید خواہش تھی کیونکہ گھر میں اس پر بہت سی پابندیاں عائد تھیں اور ہر بات پر روک ٹوک کی جاتی تھی اس لیے وہ چاہتا تھا کہ وہ ہر کام اپنی مرضی سے کر سکے۔

۲: عابد کو بازار سے واپسی پر کس منظر نے خوف زدہ کیا؟ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب: عابد جب دودھ لے کر واپس آ رہا تھا تو مسجد کے موڑ پر اسے ایک چڑیل نظر آئی جس کے ہاتھ پکڑے اس کے دو چیلے چل رہے تھے۔ چڑیل اور

اسکے چیلوں کو دیکھ کر عابد خوفزدہ ہوگیا۔

۳:　عورت نے اپنی کیا مجبوری بیان کی؟

جواب: عورت نے کہا کہ میرا گھر ریل کے اگلے اسٹیشن پر ہے۔ رات کے اندھیرے میں یہاں کا اسٹیشن اور اسکا اسٹیشن ایک جیسے لگتے ہیں۔ گاڑی جب اس اسٹیشن پر رکی تو مسافروں نے کہا کہ اس کا اسٹیشن آ گیا جلدی سے اتر جائے وہ بچوں کو لے کر جلدی سے اتر گئی اور اپنا بٹوہ بھی ریل میں ہی بھول گئی اس میں تھوڑے پیسے بھی تھے۔ اس کا اسٹیشن وہاں سے پانچ میل دور تھا اور وہاں سے اس کا گھر ایک کوس دور اور اتنے اندھیرے میں بھوکے بچوں کو لے کر وہ نہیں جا سکتی تھی۔

۴:　عابد کے گھر والوں نے اس مظلوم عورت اور اس کے بچوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

جواب: عابد کے گھر والے اس مظلوم عورت اور اس کے بچوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئے۔ کھانے کے لیے دال روٹی اور سبزی طشتری میں ڈال کر دی بچوں کو دودھ گرم کر کے دیا اور سونے کے لیے ایک لحاف اور گدا بھی دیا۔

۵:　پرندوں کی طرح پرواز کرنے کے خیال نے سائنسی دنیا میں تہلکہ مچا دیا ہے تین مثالیں دے کر ثابت کریں۔

جواب: پرندوں کی طرح پرواز کے خیال کی بدولت سائنس نے اس حد تک ترقی کی منزلیں طے کر لی ہیں کہ اس نے ایسی ایجادات کیں جن کے ذریعے ہم پرواز کر کے ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکتے ہیں اور گھنٹوں کا سفر منٹوں میں طے کر لیتے ہیں مثلاً ہوائی جہاز، ہیلی کاپٹر، ہاٹ ایئر بیلون۔

۷:　مضمون کے اختتام میں مصنف نے ہمیں کیا پیغام دیا ہے؟

جواب: مصنف نے ہمیں یہ پیغام دیا ہے کہ ہمیں دوسروں کی تکلیف کو محسوس کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ضرورت مندوں کی مدد کرنی چاہیے اور جو شکستہ دل ہیں ان کے ساتھ محبت سے پیش آنا چاہیے۔ یہ عمل ہمیں آسمان کی بلندیوں پر پہنچا سکتا ہے۔

قواعد

سرگرمی نمبر ۷:　مندرجہ ذیل عبارت میں تمام واحد الفاظ کو جمع اور جمع الفاظ کو واحد بنا کر عبارت دوبارہ تحریر کریں۔

جواب: اتوار مزے کے پیغامات لے کر آتا ہفتہ کی شام سے ہی اسے فضا میں ہلکی ہلکی گھنٹی اور سریلے نغمے کی آواز سنائی دینے لگتیں۔ اتوار کے دن ناشتہ کر کے آنگن میں وہ پلنگ پر لیٹ جاتا اور دیر تک چھپلے نیلے آسمان کو دیکھتا رہتا۔ آسمان میں اوپر پرندہ آہستہ آہستہ پر کو حرکت دیئے بنا اڑتا نظر آتا۔

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر ۸:　دیے گئے موضوعات میں سے کسی ایک پر مضمون یا کہانی تحریر کیجیے۔

بادل کا سفر　　درختوں کی فریاد　　اگر میں پرندہ ہوتا　　ایک دن کی حکومت

جواب: یہ سرگرمی طلباء وطالبات خود کریں گے۔

تفہیم

سوالات:

۱)　مصنف نے برآمدے میں بیٹھے ہوئے کائنات کی کن چیزوں کا مشاہدہ کیا؟

جواب: مصنف نے برآمدے میں بیٹھے ہوئے پیڑ پر بیٹھی مینا اور دیوار پر قطار بنا کر نظم وضبط سے چلتی ہوئی چیونٹیوں کا مشاہدہ کیا۔

۲)　چیونٹیوں کی منظّم آمدورفت میں ہمارے لیے کیا نصیحت پوشیدہ ہے؟

جواب: چیونٹیوں کی منظّم آمدورفت میں ہمارے لیے یہ نصیحت پوشیدہ ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا اور خلیفۃ اللہ فی الارض کے منصب پر فائز کیا ہمیں بھی چیونٹیوں سے سبق سیکھتے ہوئے نظم وضبط کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

۳) اس نثر پارے کا مرکزی خیال لکھیں۔

جواب: جب چیونٹیوں جیسی مخلوق نظم وضبط کا مظاہرہ کرسکتی ہے تو ہم اشرف المخلوقات ہوکر کیوں نہیں کرسکتے۔ ہمیں بھی زندگی کے ہر شعبے میں نظم وضبط کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

۴) اس نثر پارے کو مناسب عنوان دیجیے۔

جواب: نظم وضبط

۵) کسی پرفضا مقام کی منظرکشی کیجیے جہاں اطراف میں آپ نے حیوانات، جمادات اور نباتات جیسے مظاہرِ قدرت کا مشاہدہ کیا ہو۔

جواب: منظرکشی طلباء وطالبات خود کریں گے۔

علم طب کے بانی

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبر۱:　باہمی گفتگو کے بعد ذیل میں دیے گئے سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

۱)　چند مشہور سائنسدانوں کے نام بتائیں جن سے آپ متعارف ہیں۔

جواب:　جابر بن حیان، محمد بن موسیٰ خوارزمی، ابوریحان البیرونی، ابو ہاشم خام، ابوداؤد سلیمان بن حسان، عبدالقدیر خان، ابن خلدون۔

۲)　مسلمان سائنسدانوں کی چند ایجادات کے نام تحریر کریں جن کی بدولت آج بھی سائنسی دنیا میں تہلکہ مچا ہوا ہے۔

جواب:　الجبرا، کیمرا، ہوا کی چکی (Windmill)، کافی۔

دورانِ مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی نمبر۲:　مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کر کے تحریر کریں۔

لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی
آباؤاجداد	باپ دادا	منطق	گویائی، بات/ٹھیک طرح سے سوچنے کا عمل	پابندِ شریعت	شریعت پر قائم رہنے والا
استعداد	لیاقت اور قابلیت	بردبار	برداشت کرنے والا، صابر، تحمل والا	حرص وطمع	لالچ یا خواہش
فرماں روا	حاکم/بادشاہ	افعال	فعل کی جمع/کام یا خواص	لاغر	کمزور/ناتواں
محقق	تحقیق کرنے والا	نامساعد	ناموافق/ناسازگار	تالیف	دو چیزوں کو باہم ملانا یا جمع کرنا
مستند	قابلِ اعتبار/معتبر/سند پایا ہوا				

سرگرمی نمبر۳:　مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کریں۔

بردبار ، پابندِ شریعت ، حرص وطمع ، افعال ، آباؤاجداد ، منطق ، مستند

جواب:　احمد کا تعلق ایک مشہور خاندان سے تھا اس کے آباؤاجداد نہایت باوقار اور بردبار تھے۔ احمد خود بھی قناعت پسند اور حرص وطمع سے بے نیاز تھا۔ اس کے نیک افعال دیکھتے ہوئے لوگ اس سے متاثر ہو جاتے تھے۔ اس کی زندگی کے بارے میں منطق کو تمام لوگ مانتے تھے اور ہر معاملے میں اس سے مشورہ کرتے۔ سچ ہے ایسے پابندِ شریعت لوگوں کو اللہ دنیا میں بھی عزت سے نوازتا ہے اور آخرت میں بھی۔

سرگرمی نمبر۴:　مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	جملے
محقق	بہت سے ایسے مسلمان محقق ہیں جنھوں نے دنیا میں بلند مقام حاصل کیا۔
فرماں روا	پرانے زمانے میں بہت سے ایسے فرماں روا گزرے ہیں جو اپنے عدل و انصاف کی وجہ سے یاد کیے جاتے ہیں۔
استعداد	دنیا میں ہر انسان اپنی استعداد کے مطابق ترقی کی منازل طے کرتا ہے۔
نامساعد	اللہ تعالیٰ ہر انسان کو اتنی ہمت دے کہ وہ اپنی زندگی میں آنے والے نامساعد حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کرے۔
لاغر	میری بلی کا بچہ نہایت ہی لاغر اور کمزور تھا اس لیے جانبر نہ ہو سکا۔

سرگرمی نمبر۵: سبق کا بغور مطالعہ کر کے وجوہات تحریر کریں۔

۱: بوعلی سینا کو دنیائے طب میں ایک بلند مقام حاصل ہے۔

جواب: بوعلی سینا کو دنیائے طب میں ایک بلند مقام حاصل ہے کیونکہ انھیں طب میں مہارت حاصل تھی، اچھے اچھے طبیب ان سے پڑھنے کے لیے آتے تھے انھوں نے درد کی پندرہ اقسام بھی بیان کیں۔

۲: ان کی شہرہ آفاق کتاب القانون ایک اہم کتاب ہے۔

جواب: ان کی شہرہ آفاق کتاب القانون ایک اہم کتاب ہے کیونکہ اسے طبی انسائیکلوپیڈیا کا درجہ حاصل ہے۔

۳: امیر نوح بن منصور کے علاج کے لیے بوعلی سینا کو طلب کیا گیا۔

جواب: امیر نوح بن منصور ایک خطرناک مرض میں مبتلا ہو گئے تھے اور بوعلی سینا کو اس لیے طلب کیا گیا کہ ان کے علاج کے بعد بیماروں کی حالت سدھر جاتی اور انھیں کامل شفا مل جاتی۔

۴: انہوں نے علم نفسیات کو علم طب میں شامل کیا۔

جواب: انہوں نے علم نفسیات کو علم طب میں شامل کیا کیونکہ بہت سی بیماریاں ذہنی دباؤ اور نفسیاتی الجھنوں کی وجہ سے ہوتی ہیں اور ان کا خیال تھا کہ ذہنی دباؤ کو کم کر کے بیماریوں پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

۵: بوعلی سینا کو شیخ الرئیس کہا جاتا ہے۔

جواب: بوعلی سینا کو دنیائے طب میں بلند مقام حاصل ہے۔ ان کی طبّی خدمات کے اعتراف میں ان کو شیخ الرئیس کہا جاتا ہے۔

سرگرمی نمبر۶: مندرجہ ذیل جملوں کے سامنے درست کالم میں نشان لگائیں۔

نمبر شمار	جملے	ہاں	نہیں	سبق میں موجود نہیں
۱۔	بوعلی سینا کو ان کی ادبی خدمات کی وجہ سے شیخ الرئیس کہا جاتا ہے۔		☆	
۲۔	بوعلی سینا نے درد کی پندرہ اقسام بیان کیں۔	☆		
۳۔	شیخ ناتلی نے فلسفہ اور منطق کی باریکیاں بہت اچھی طرح بوعلی سینا کو سمجھائیں۔		☆	
۴۔	آپ ۲۰ سال کے تھے جب آپ کی شادی ہوئی۔			☆
۵۔	الشفا اور القانون نامی کتب نے آپ کو صفِ اول کے مصنفین میں شامل کر دیا۔	☆		
۶۔	آپ کو سفر کا خصوصی شوق تھا۔			☆
۷۔	آپ کا انتقال ۵۰ سال کی عمر میں ہوا۔		☆	
۸۔	القانون سولھویں صدی میں سولہ مرتبہ شائع ہوئی۔	☆		
۹۔	الشفا نامی کتاب ۶۰ مرتبہ شائع ہوئی۔			☆

بعد از مطالعہ

سرگرمی ۷: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

ا:　شیخ کی کن خوبیوں کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایک راسخ العقیدہ مسلمان تھے؟

جواب:　شیخ پابندِ شریعت تھے وہ اپنے ہر مسئلے کو اللہ سے رجوع کرنے کے عادی تھے۔ قناعت پسند اور حرص و طمع سے کوسوں دور تھے اس کے علاوہ مسائل کے حل کے بعد وہ شکرانے کے نفل پڑھتے اور خیرات بھی کرتے۔ ان باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ راسخ العقیدہ مسلمان تھے۔

۲:　بوعلی سینا نے علم نفسیات سے متعلق کن امور کی وضاحت کی؟

جواب:　بوعلی سینا نے رشک وحسد، کینہ و بغض، عداوت، بہادری و بزدلی، بخل و فیاضی اور فکر و پریشانی وغیرہ کے متعلق بتایا کہ ان پر طبّی تدابیر اختیار کر کے قابو پایا جاسکتا ہے اس کے علاوہ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ خوشی، غم، غصہ، فکر و تردد اور دیگر احساسات کا تعلق دل کی مسافت، خون کی اقسام اور بدن کی رطوبت سے ہے۔

۳:　بوعلی سینا نفسیات کے مریضوں کا علاج کس طرح کرتے تھے؟

جواب:　وہ مریض کی ذہنی کیفیت کا اندازہ لگا کر مختلف افعال کے ذریعے ذہنی دباؤ کو کم کرتے اور مریض آہستہ آہستہ اپنی نفسیاتی کیفیت سے باہر آجاتا اور مکمل طور پر صحت یاب ہو جاتا۔

۴:　بوعلی سینا کی اہم ترین کتابوں کے نام تحریر کریں۔

جواب:　بوعلی سینا کی اہم ترین کتابوں کے نام درج ذیل ہیں۔　　الشفاء، الادویہ اور القانون

۵:　بوعلی سینا نے کن کن سائنسی علوم پر بحث کی اور کون سے سائنسی اصول دریافت کیے؟

جواب:　بوعلی سینا نے خلا، روشنی، حرکت اور حرارت جیسے تحقیقی مضامین سے دنیا کو روشناس کروایا اور انھوں نے بتایا کہ کیمیائی عمل کے ذریعے پارہ، تانبا، چاندی اور کسی دھات سے سونا نہیں بنایا جاسکتا۔

قواعد

سرگرمی نمبر ۸:　درج ذیل الفاظ کی اضداد تحریر کریں۔

الفاظ	اضداد	الفاظ	اضداد	الفاظ	اضداد
عمدہ	ناقص	مضبوط	کمزور	جفاکش	کاہل
خاموش طبع	باتونی	فکر و تردد	بےفکری	عداوت	محبت
بہادری	بزدلی	بخل	فیاضی		

سرگرمی نمبر ۹:　مندرجہ ذیل الفاظ کی سبق میں آنے والی اضداد کی مدد سے عبارت مکمل کریں۔

گھٹیا ، کمزور ، کاہل ، باتونی ، بےفکری ، محبت ، غیر سنجیدہ

جواب:　حمزہ بڑے مضبوط اعصاب کا مالک ایک جفاکش انسان تھا۔ وہ ہر وقت سنجیدہ ہی رہتا تھا اور انتہائی محنتی تھا، جس حال میں رہتا فکر مند ہی رہتا۔ وہ کبھی دوسروں کو پریشان نہیں دیکھ سکتا تھا۔ یوں تو وہ طبیعتاً خاموش طبع تھا مگر کسی کو فکر و تردد میں مبتلا دیکھ کر اپنی باتوں سے ان کی پریشانی کو دور کرتا۔ اس کے اسی عمدہ اخلاق کی وجہ سے محلے بھر میں کسی کو اس سے عداوت نہ تھی۔

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر۱۰: صدر مدرسہ کے نام ایک درخواست تحریر کیجیے جس میں ایک سائنسی نمائش کے انعقاد کی عرضداشت پیش کیجیے۔ نیز درخواست کے متن میں یہ بھی واضح کیجیے کہ اس نمائش کے ذریعے آپ سائنسی تجربات اور ایجادات کے ساتھ ساتھ مسلم سائنسدانوں کی خدمات کو بھی اُجاگر کرنا چاہتے ہیں،

اے بی سی اسکول

کراچی

محترمہ صدر مدرسہ صاحبہ

السلام علیکم

ہم جماعت ہشتم کے طلباء/ طالبات آپ سے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں اسکول میں ایک سائنسی نمائش کے انعقاد کی اجازت مرحمت فرمائیں۔

ہم اس نمائش کے ذریعے نہ صرف سائنسی تجربات اور ایجادات کا مشاہدہ کروانا چاہتے ہیں بلکہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ طلباء و طالبات اور والدین کے سامنے مسلمان سائنسدانوں کی ان خدمات کو بھی متعارف کروائیں جن کو ہم بھلا چکے ہیں۔

امید ہے کہ ہماری درخواست قبول کر کے آپ ہمیں یہ موقع ضرور دیں گی۔

شکریہ

آپ کے فرمانبردار

جماعت ہشتم کے طلباء

مورخہ:..................

سرگرمی نمبر۱۱: کسی مسلمان سائنسدان کے بارے میں درج ذیل ذہنی خاکہ مکمل کیجیے اور خاکے کی مدد سے دو صفحے پر مشتمل مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: یہ سرگرمی طلباء و طالبات اپنے اساتذہ کی مدد سے خود کریں گے۔

خطاب بہ نوجوانانِ اسلام

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبر۱: باہمی گفت و شنید کے بعد دس منٹ کے اندر مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

۱: ماضی میں مسلمان قوم کن خصوصیات کی حامل تھی؟

جواب: ماضی میں مسلمان قوم مندرجہ ذیل خصوصیت کی حامل تھی۔

۱) بہادر ۲) غیور ۳) تہذیب والے ۴) جدوجہد کرنے والے ۵) دین سے محبت کرنے والے ۶) قول و فعل پر پورا اترنے والے ۷) اللہ کے احکامات کے مطابق دنیا بنانے اور سنوارنے والے

۲: ان خصوصیات کی بدولت مسلمانوں کو دنیا میں کیا مقام حاصل ہوا؟

جواب: (i) انسان پر سے انسان کی حکومت کا خاتمہ ہوا۔ (ii) ایجادات اور دریافت کا سلسلہ شروع ہوا۔
(iii) دنیا پر رعب و دبدبہ قائم ہوا۔ (iv) بلند مقام حاصل ہوا۔ (v) فتوحات نصیب ہوئیں۔
(vi) دنیا میں اپنا نام سنہرے الفاظ میں لکھوایا۔

۳: آج مسلمانوں کے اندر کیا خامیاں اور کمزوریاں پیدا ہوگئی ہیں؟

جواب: (i) جدوجہد سے دور ہوگئے ہیں۔ (ii) تحقیق و جستجو کا جذبہ نہیں رہا۔ (iii) دین سے دور ہوگئے ہیں۔
(iv) علم صرف دنیا بنانے کے لیے حاصل کر رہے ہیں۔

۴: آپ کے خیال میں ان خامیوں اور کمزوریوں کی کیا وجوہات ہیں؟

جواب: (i) پیسے کی فراوانی (ii) عیش پرستی (iii) اسلامی سلطنت کی وسعت (iv) عصبیت (نسلی تفاخر)

دورانِ مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کیجیے اور ان میں کسی چھ الفاظ کا لفظی نقشہ تیار کریں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تدبر	غور و فکر/ سوچ بچار	غیور	غیرت مند
گردوں	آسمان	اسلاف	آباؤ اجداد
تمدن آفرین	تہذیب سکھانے والے	میراث	ترکہ/ بزرگوں کا چھوڑا ہوا سامان
خلاقِ آئین	آئین بنانے والے	ثریا	ایک ستارہ/ بلندی
جہاں واری	حکومت کرنے والے	سیپارہ	ٹکڑے ٹکڑے ہونا
شتر بانوں	اونٹ چلانے والے	منعم	دولت مند
گہوارا	تربیت گاہ/ بچوں کا جھولا	فزوں تر	بڑھ کر
ثابت	ساکن/ٹھہرا ہوا	گفتار	گفتگو/ بولنا

نسبت	تعلق ہونا/ جوڑ ہونا	گدائی	مفلسی/فقیری

لفظی نقشہ

(i)

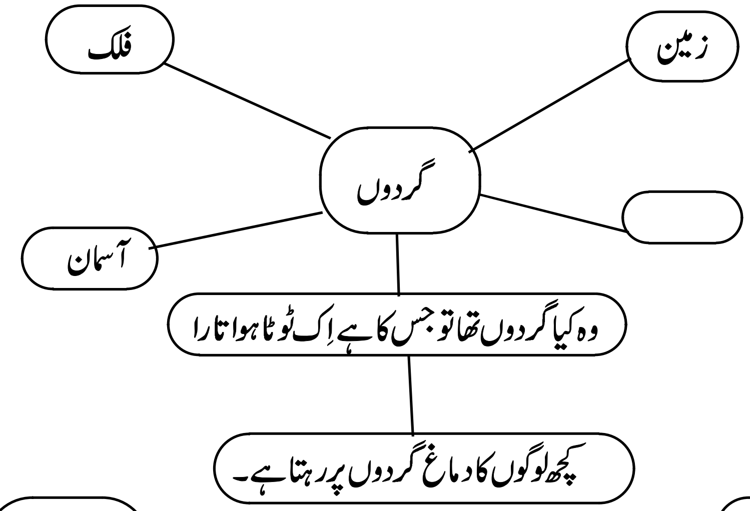

(ii)

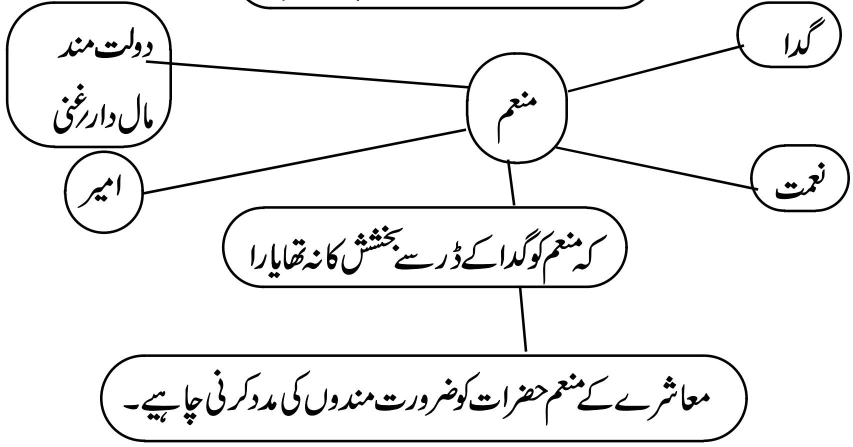

(iii)

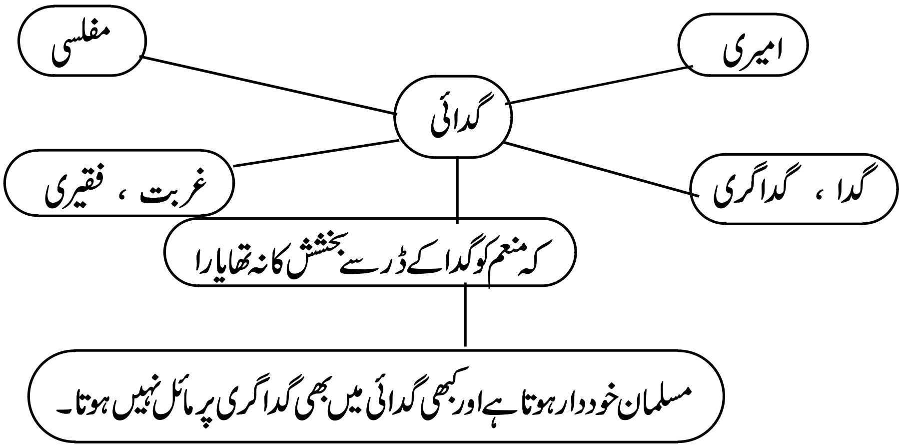

(iv)

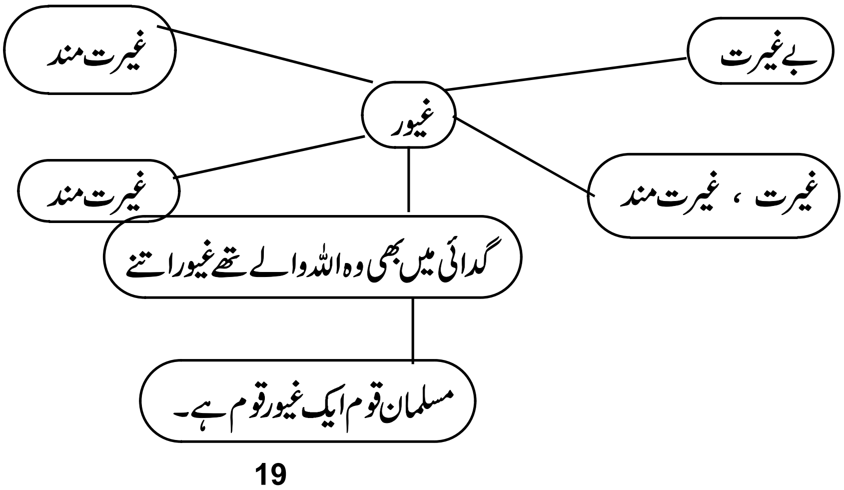

(v)

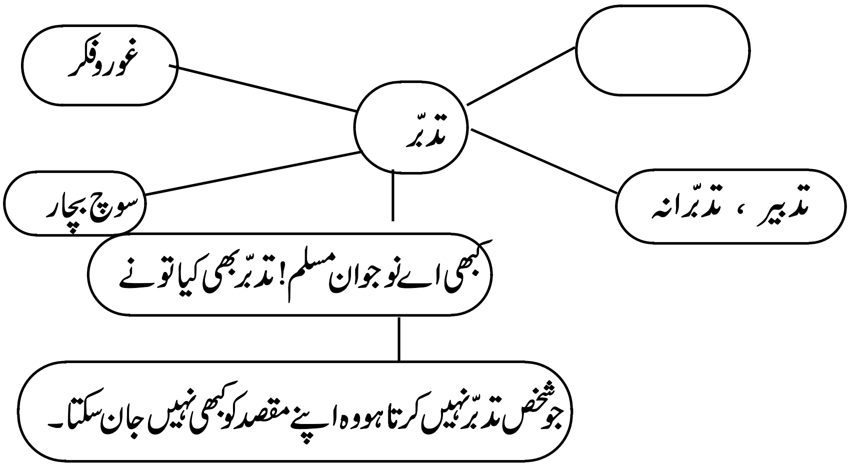

(vi)

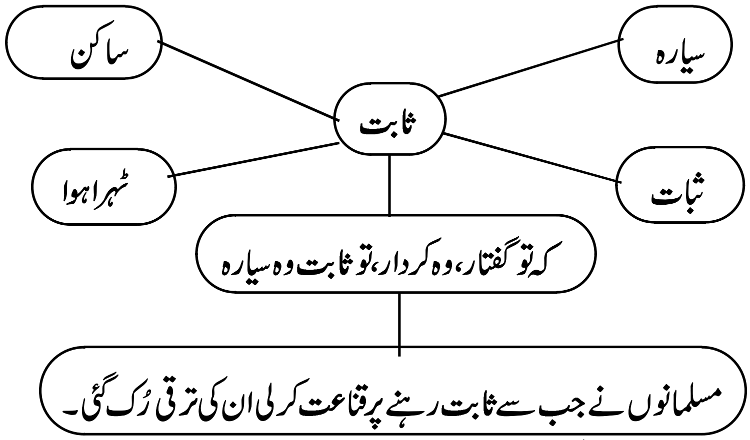

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کریں۔

آغوشِ محبت ، اسلاف ، آباء ، میراث ، تدبر ، غیور ، گدائی ، کچل

ذیشان ایک بالکل ہی ناکام انسان ثابت ہوا۔ اس نے کبھی تدبر ہی نہیں کیا کہ آخر وہ اتنا ناکام کیوں ہے؟ اور دنیا میں کیا کرنے آیا ہے؟ ماں نے اسے اپنی آغوشِ محبت میں پالا تھا۔ اس کے والدین نہایت غیور تھے۔ کبھی کسی کے سامنے انھوں نے ہاتھ نہ پھیلایا مگر اسے تو گویا گدائی کا شوق تھا۔ اس میں اپنے آباء والی کوئی خصلت نہ تھی۔ اس نے اپنے اسلاف سے جو دین کی میراث پائی تھی اسے پاؤں تلے کچل ڈالا اور یہی اس کی بربادی کی وجہ تھی۔

سرگرمی نمبر۴: درج ذیل الفاظ کی مدد سے آٹھ سطور پر مشتمل ایک مربوط عبارت تحریر کیجیے نیز اس کے لیے موزوں عنوان بھی تجویز کیجیے۔

فاطمہ نہایت نیک اور صالح خاتون ہے وہ نہایت اعلیٰ گفتار اور کردار کی مالک ہے۔ گدائی میں بھی اپنے رب کی شکر گزار رہتی ہے اور کبھی امارت کی خواہشمند نہیں ہوتی کیونکہ اسے معلوم ہے کہ دنیاوی زندگی عارضی ہے اور جو لوگ شانِ امارت رکھتے ہیں بعض اوقات ان کے دل ایمان کے نور سے خالی ہو جاتے ہیں اور وہ نہیں چاہتی کہ وہ ان لوگوں کی طرح دنیاوی لذتوں میں مگن ہو جائے۔

سرگرمی نمبر۵: درج ذیل مرکبات کی مختصر وضاحت کیجیے۔

مرکبات	وضاحت	مرکبات	وضاحت
آغوشِ محبت	پیار اور محبت بھری گود	جہاں باں	دنیا کی حفاظت کرنے والے
صحرا نشیں	صحراؤں میں رہنے والے	علم کے موتی	عقل و دانائی کے گوہر/علمی شہپارے

جہاں گیر	ہمت اور بہادری سے دنیا فتح کرنے والے	جہاں آرا	اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق دنیا کو آراستہ کرنے والے
آئینِ مسلم	اسلامی قوانین		

سرگرمی نمبر ۶: درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

۱: پہلے شعر میں شاعر نوجوانوں کو کس بات کی تلقین کر رہے ہیں؟

جواب: پہلے شعر میں شاعر نوجوانوں کو غور وفکر اور سوچ بچار کرنے کی تلقین کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ تم کیوں غور وفکر نہیں کرتے کہ تمہارے آباؤ اجداد کیا تھے ان کی وہ عظمت تمہیں حاصل نہ ہونے کی وجہ کیا ہے۔

۲: اس نظم میں اقبال مسلمانوں کو اسلاف کی کون کون سی خصوصیات کی یاد دلا رہے ہیں؟

جواب: اس نظم میں اقبال مسلمانوں کو اپنے اسلاف کی مندرجہ ذیل خصوصیات کی یاد دلا رہے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد سادگی پسند، طاقتور، غیور اور تہذیب یافتہ تھے وہ اپنی ہمت اور بہادری سے دنیا کو فتح کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق دنیا بنانے والے تھے، عمل کرنے والے تھے۔ محنت اور جدوجہد سے کام لے کر آگے بڑھنے والے تھے اور تحقیق، جستجو کرنے والے تھے۔

۳: شعر نمبر ۷ اور ۸ میں شاعر مسلمانوں کی کن کن کوتاہیوں کا ذکر کر رہے ہیں؟

جواب: شاعر نے مسلمانوں کی جن کوتاہیوں کا ذکر کیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) غور وفکر کی عادت نہیں رہی۔ (ii) باتوں میں ماہر ہیں عمل میں صفر ہیں۔

(iii) علم کی میراث کھو چکے ہیں یورپ کتب سے فائدہ اٹھا رہا ہے مگر ہمارے نوجوانوں کو خبر تک نہیں۔

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر ۷: درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

۱: آخری شعر میں شاعر کا دل کس بات پر دکھی ہے؟ تاریخی پس منظر میں وضاحت کریں۔

جواب: شاعر کا دل اس بات پر دکھی ہے کہ وہ علمی خزانہ اور وہ بے مثل علمی شہپارے جو آج غیروں کی لائبریری میں موجود ہے وہ سب مسلمان علماء کی تحقیق ہے جن سے مسلمانوں نے فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ یورپین ان پر ریسرچ کر کے ان سے مستفید ہو رہے ہیں جبکہ مسلمان یہ علمی خزانہ نہ ہونے کی وجہ سے دنیا کی دوڑ میں پیچھے رہ گئے ہیں۔

۲: دوسرے، پانچویں اور چھٹے شعر کی تشریح کریں۔

شعر: تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوشِ محبت میں　　　کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاجِ سر دارا

حوالہ: مندرجہ بالا شعر ہماری اردو کی درسی کتاب ارمغان اردو کی نظم خطاب نوجوانانِ اسلام سے لیا گیا ہے جس کے شاعر علامہ اقبال ہیں۔

تشریح: اس شعر میں شاعر نے اپنے اسلاف کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد بہت بہادر اور عظمت والے تھے۔ سر شاعر نوجوانوں کو یہ احساس دلا رہے ہیں کہ تم اس بہادر اور عزت دار قوم کی پیار اور محبت بھری گود میں پل کر بڑے ہوئے ہو جن کی شجاعت و دلیری کا ڈنکا پوری دنیا میں بجتا تھا اور اسی قوم نے تم کو پالا ہے۔ تمہارے آباء کی بہادری کی داستانیں ہر جگہ پھیلی ہوئی تھیں اور ان کی بہادری اور شجاعت کا یہ عالم تھا کہ بادشاہی کی کوئی خواہش ان کو اپنے مقصد سے ہٹا نہیں سکتی تھی۔

شعر: غرض میں کیا کہوں تجھ سے وہ صحرا نشیں کیا تھے　　　جہان گیرو جہاں دار و جہاں بان جہاں آرا

تشریح: اس شعر میں شاعر مسلمان قوم کی خصوصایت بیان کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ صحراؤں میں رہنے والے لوگ وہ تھے جن سے اسلام پھیلنا شروع ہوا۔انھوں نے اپنی تہذیب واخلاق سے پوری دنیا میں اپنے آپ کو منوالیا۔انھوں نے اپنے رسول ﷺ کی تمام باتوں پر عمل کر کے دنیا میں اپنا نام کمایا۔ ان کی حکومت اتنی بہترین تھی کہ انھوں نے دنیا میں فتوحات قائم کیں اور اسلامی روایات سے دنیا کو آراستہ کیا اور اس کی حفاظت کی اور نبی ﷺ کی سیرت اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق دنیا کو بنایا۔ان چند صحرا نشینوں نے یوں اسلام کی خدمت کی کہ ساری دنیا پر ان کی حکمرانی قائم ہوگئی۔

شعر: اگر چاہوں تو نقشہ کھینچ کر الفاظ میں رکھ دوں　　　مگر تیرے تخیل سے فزوں تر ہے وہ نظارا

تشریح: اس شعر میں شاعر نوجوانوں سے کہہ رہے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو مسلمان قوم کی خصوصیات، ان کی بہادری، شان وشوکت اور ان کے کارناموں کو اپنے الفاظ میں لکھ کر تمہارے سامنے رکھ دوں لیکن وہ سب باتیں تمہیں سمجھ نہیں آسکتیں کیونکہ وہ تمہاری سوچ سے بہت بلند ہے۔تم نے اپنی کوتاہیوں کی بناء پر خود کو اتنا پست کر لیا ہے کہ تمہاری سوچ وہاں تک نہیں پہنچ سکتی کہ تم ان کی شان، شوکت کا اندازہ لگا سکو۔

۳: شعر نمبر ۷ کے مصرعہ ثانی میں شاعر کی ''تو گفتار، وہ کردار، تو ثابت وہ سیارہ'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ ماضی میں مسلمان بہترین کردار اور قول وفعل کے مالک تھے یعنی عمل کر کے دکھانے والے تھے۔متحرک رہنے والے اور تحقیق کرنے والے تھے اور ترقی کی دوڑ میں آگے بڑھنے والے تھے جبکہ آج کے نوجوان صرف باتیں بنانے والے، بے عمل اور کاہل ہیں، جدو جہد اور جستجو نہ کرنے کی وجہ سے آگے بڑھنے کی صلاحیتیں ختم ہوگئی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ان کی زندگی میں جمود کی کیفیت طاری ہے۔

۴: نظم کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: اس نظم میں شاعر مسلمانوں کی موجودہ پست حالی کی وجوہات بتا رہے ہیں اور نوجوانوں کی توجہ اس کے اسلاف کی خصوصیات یا خوبیوں کی طرف دلا رہے ہیں جن کو اپنا کر آج بھی مسلمان دوبارہ عروج حاصل کر سکتے ہیں۔

قواعد

سرگرمی نمبر ۸: درج ذیل الفاظ کی جمع تحریر کریں۔

الفاظ	جمع	الفاظ	جمع	الفاظ	جمع	الفاظ	جمع
قوم	اقوام	سلف	اسلاف	کتاب	کتب	فرزند	فرزندان
تخیل	تخیلات	علم	علوم	نوجوان	نوجوانان	لفظ	الفاظ
اقدام	اقدامات	عزم	عزائم				

سرگرمی نمبر ۹: مندرجہ ذیل عبارت میں خط کشیدہ واحد الفاظ کو جمع میں تبدیل کر کے مناسب تبدیلیوں کے بعد عبارت دوبارہ تحریر کیجیے۔

اقوام ہمیشہ علوم کی بنیاد پر ترقی کرتی ہیں ہم اگر اپنا شاندار ماضی اٹھا کر دیکھیں تو نظر آئے گا کہ ہمارے اسلاف نے کتب کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا ہوا تھا جو عزت اور اکرام ہمیں اس وقت دنیا میں نصیب تھا وہ آج کل کے نوجوانان کے تخیلات سے باہر ہے۔بات صرف اتنی ہے کہ عزائم اگر آج بھی پختہ ہو جائیں اور ایسے اقدامات کیے جائیں کہ توحید کے فرزندگان دوبارہ منظم اور متحد ہو کر تعلیم کی راہ پر چلیں تو وہ وقت دور نہیں جب ہمارا شمار دوبارہ سے ترقی یافتہ اقوام میں ہو۔

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر۱: اس نظم کے پیغام کو علامہ اقبال کی جانب سے آج کے نوجوان کے نام خط کی صورت میں تحریر کریں۔

کراچی،

مورخہ:۲۶اپریل۲۰۱۹

اے میرے پیارے نوجوانو!

السلام علیکم

میں اپنی نظموں کے ذریعے تمہارے نام بہت سے پیغام بھیج چکا ہوں آج سوچا کہ خط کے ذریعے براہ راست تم سے بات کی جائے۔

دیکھو بچو عقلمند وہی ہوتا ہے جو اپنے ماضی کو یاد رکھتا ہے اور اس سے حاصل کیے ہوئے سبق کے مطابق اپنی زندگی گزارتا ہے۔تم جن کی اولاد ہو وہ ایسے خوددار اور غیور لوگ تھے کہ دنیا کی کوئی دولت انھیں خرید نہ سکتی تھی۔ وہ صحرانشین ایسے بہادر اور دین پر کٹ مرجانے والے تھے کہ دنیا نے دیکھا کہ اپنی قلیل تعداد کے باوجود انھوں نے دنیا پر حکومت کی مگر ان کی شانِ بے نیازی میں فرق نہ آیا۔

غور کرو کہ آج تم نے اپنے اسلاف کی میراث کو خیر باد کہہ دیا اور دنیا کے عیش وعشرت میں پڑ گئے۔غور وفکر کی عادت تم سے جاتی رہی اور تم تمہارا دین صرف باتوں تک رہ گیا اور عمل جاتا رہا تو آج مسلمانوں کی عزت کا جنازہ نکل رہا ہے۔وہ علم کا قیمتی خزانہ جو ہماری میراث تھی آج یورپ کی لائبریریوں میں ملتا ہے تم نے اسے کھودیا اور غیروں نے اسے اپنالیا۔آج اس کے بل بوتے پر وہ ترقی کی منزلیں طے کررہے ہیں اور تم پستیوں میں پڑے ہو۔

اے نوجوانو! ابھی بھی وقت ہے اٹھو اور عمل کے لیے قدم بڑھاؤ۔اپنے اسلاف کے سے اوصاف اپنا لو تو آج بھی تم دنیا پر حکومت کر سکتے ہو۔امید ہے میری باتوں پر غور کرو گے۔

اللہ تمہارا حامی وناصر ہو۔

تمہارا،

اپنا اقبال

تفہیم

سوالات:

۱: تفہیم کے پہلے پیراگراف میں کس واقعے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

جواب: تفہیم کے پہلے پیراگراف میں ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۵ کو آنے والے زلزلے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جس میں پاکستان کے شمال مشرقی حصوں میں بہت زیادہ جانی ومالی نقصان ہوا۔اس حادثے پر ہر پاکستانی کی آنکھ اشکبار تھی۔

۲: ہر واقعہ انسانوں کے ردِعمل کے لحاظ سے انہیں کتنے گروہوں میں تقسیم کرتا ہے؟

جواب: ہر واقعہ انسانوں کے ردِعمل کے لحاظ سے انہیں دو گروہوں میں تقسیم کرتا ہے، ایک گروہ وہ جو مدد کے لیے تیار ہوتا ہے اور دوسرا مفاد پرست گروہ جو ہر حال میں اپنے مفاد کا سوچتا ہے۔

۳: دوسروں کو تکلیف میں دیکھ کر مختلف لوگوں کا طرزِ عمل کیا ہوتا ہے؟

جواب: دوسروں کو تکلیف میں دیکھ کر مختلف لوگوں کا طرز عمل بھی مختلف ہوتا ہے، کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ذاتی نقصان، تکلیف اور دکھ کو بھلا کر دوسروں کی مدد میں مصروف ہو جاتے ہیں اور کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو کچھ کرنے کے قابل نہیں ہوتے مگر متاثرین کے غم میں خود کو برابر محسوس کرتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ان حالات میں بھی اپنا مفاد تلاش کرتے ہیں اور ان کی پوری دلچسپی اس میں ہوتی ہے کہ وہ اس صورتحال سے زیادہ سے زیادہ فائدہ کس طرح اٹھا سکتے ہیں۔

۴: کچھ لوگوں کی نظر محض وقتی فوائد پر کیوں ہوتی ہے؟

جواب: کچھ لوگوں کی نظر محض وقتی فوائد پر اس لیے ہوتی ہے کہ انھیں آخرت پر یقین نہیں ہوتا اور وہ اپنا سب کچھ دنیاوی زندگی کو سمجھ لیتے ہیں اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔

۵: اخروی فوائد پر نظر رکھنے والوں کو کس بات پر یقین ہوتا ہے؟

جواب: اخروی فوائد پر نظر رکھنے والے لوگوں کو اللہ کی قدرت پر مکمل یقین ہوتا ہے اور کسی بھی قسم کے واقعے کو دیکھ کر ان کے ردعمل کی بنیاد دنیا کے فائدے کے مقابلے میں آخرت پر ہوتی ہے۔

۶: اگر امت مسلمہ پر مشکل وقت آئے تو عام مسلمان کا ردعمل کیا ہونا چاہیے؟ کسی حدیث کا حوالہ دے کر وضاحت کیجیے۔

جواب: اگر امت مسلمہ پر مشکل وقت آئے تو تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے اور ضرورت کے وقت ایک دوسرے کے کام آنا چاہیے۔ حدیث میں ہے کہ ”جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے گا اللہ اس کی حاجت پوری کرے گا اور جو اپنے بھائی کی پریشانی دور کرے گا اللہ قیامت کے دن اس کی پریشانی دور کرے گا“۔

۷: عبارت کو ایک نیا اور مناسب عنوان دیجیے۔

جواب: مشکلات میں مومن کا کردار

قاضی ابن بشیر

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبر۱:　دو دو طلبا کے گروہ آپس میں تبادلہ خیال کر کے جوابات تحریر کریں:

1۔ کسی معاشرے میں عدل وانصاف کا ہونا کیوں ضروری ہے؟

جواب۔ اگر کسی معاشرے میں عدل وانصاف نہیں ہوگا تو سارا جرائم کھلے عام ہوں گے۔ وہاں نہ کوئی قانون ہوگا نہ کسی جرم کی تعزیر۔ مجرم اور بے قصوروں میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ اس لیے ہر معاشرے میں عدل وانصاف کا ہونا ضروری ہے تاکہ مجرموں کو ان کے کیے کی سزا مل سکے اور بے قصور انصاف پا سکیں۔

2۔ عدالتی نظام میں گواہیوں کی اہمیت کیوں ہوتی ہے؟

جواب۔ عدالتی نظام میں گواہیوں کی اہمیت اس لئے ہوتی ہے کے گواہیوں کے ذریعے ہی لوگوں کے جرائم ثابت ہوتے ہیں اور انہیں عدالت کے کٹہرے میں لا کر سزا دلوائی جاتی ہے بالکل اسی طرح وہ لوگ جو بلا قصور یا بغیر کسی جرم کے سزا پا رہے ہوتے ہیں انہیں بھی گواہیوں کے ذریعے انصاف مہیا کیا جاتا ہے۔

دورانِ مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی نمبر۲:　لغت کا استعمال کرتے ہوئے درج ذیل الفاظ کے معنی تحریر کیجیے نیز مندرجہ ذیل میں سے کسی پانچ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
جلوہ افروز	کسی خاص انداز سے دکھانے کے لیے منظرِ عام پر نمودار ہونا	وثیقہ	معاہدہ/اقرار نامہ	انصرام وانتظام	بندوبست
دعوے	مطالبہ/درخواست	تمکنت آمیز	شان وشوکت	عادل	انصاف کرنے والا
ملتوی	التواء کرنا/توقف کرنا	وقعت	اہمیت اعتبار	باز برس	پوچھ گچھ
مبنی	بنیاد رکھا ہوا	حق گو	سچ کہنے والا	صادر	نافذ ہونے والا
مسند	تکیہ لگا کر بیٹھنے کی جگہ	فائز	فتح پانے والا/کامیاب/پہنچنے والا	معزول	برطرف کر دینا
کنارہ کشی	علیحدگی/قطع تعلق	پندار کبریائی	بڑائی کا غرور	اہل کار	کارندہ/عملہ
جسارت	دلیری/بیباکی	ثبت	نقش/تحریر		
دست بردار	چھوڑنے والا/باز آنے والا	موقف	ٹھہرنے کی جگہ/نقطہ نظر/کھڑے رہنے کی جگہ	پرکاہ	بہت ہلکا
متانت	سنجیدگی/مضبوطی	راست باز	سچا/ایماندار/دیانت دار	راست رو	سیدھا چلنے والا/ایمان دار
خیال کاری	قیاس آرائی				

الفاظ	جملے
خیال کاری	حقیقت تک پہنچے بغیر دوسروں کے متعلق خیال کاری کرنا درست نہیں
معزول	رشوت لینے کے جرم میں پولیس افسر کو فوراً معزول کر دیا گیا۔
فائز	اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد علی ایک اچھے عہدے پر فائز ہو گیا۔
ملتوی	ناساز گار حالت کی بناء پر اسکول میں سالانہ تقریب ملتوی کر دی گئی۔
عادل	دورِ حاضر میں عادل حکمران کا ملنا ناممکن سی بات ہو گئی۔

سرگرمی نمبر ۳: مندرجہ ذیل الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے عبارت مکمل کیجیے۔

انصرام وانتظام ، مسند ، ثبت ، فائز ، عادل ، اہلکار ، مبنی ، موقف ، راست باز ، حق

عباسی خلیفہ منصور ایک دن حاضرین سے کہنے لگے اگر میرے دروازے پر چار قسم کے لوگ ہوں تو مجھے اور کسی کی ضرورت نہیں۔ دراصل یہی چار لوگ کسی ملک کے اہلکار ہوا کرتے ہیں۔ کسی ملک کا انصرام وانتظام ان کے بغیر نہیں چل سکتا۔ ان چار میں ایک تو وہ شخص ہے جو قاضی کی مسند پر بیٹھا ہو اور ایسا عادل ہو کہ ہمیشہ درست فیصلے کرتا ہو۔ اسے اللہ کی راہ میں کوئی درست مؤقف سے ہٹا نہ سکے اور اس کے فیصلے حق پر مبنی ہوں۔ دوسرا وہ شخص جو پولیس آفیسر کے عہدے پر فائز ہو اور کمزور کو طاقت ور سے اس کا حق دلاتا ہو۔ تیسرا وہ ٹیکس وصول کرنے والا جو راست باز ہو اور کسی پر ظلم کے بغیر اپنے فرائض انجام دیتا ہو۔ اتنا کہنے کے بعد خلیفہ نے اپنی شہادت کی انگلی کو تین مرتبہ چبایا اور آہ کی آواز نکالی اور پھر کہا چوتھا آدمی وہ آفیسر ہے جو ان تینوں قسم کے افراد کی رپورٹوں کی تصدیق کے لیے آخری مہر ثبت کرتا ہے۔

سرگرمی نمبر ۴: سرگرمی نمبر ۲ میں سے کوئی پانچ الفاظ منتخب کر کے ان کی مدد سے ایک مربوط عبارت تحریر کریں۔

کنارہ کشی ، بازپرس ، حق گو ، موقف ، ثبت

جواب: خوف خدا رکھنے والے لوگوں کی ہر حال میں یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ ہر معاملے میں حق گو ثابت ہوں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اگر جھوٹ وفریب سے کام لیا تو روزِ قیامت ان سے بازپرس ہوئی۔ اس لیے وہ جھوٹ اور مکر وفریب سے کنارہ کشی کر لیتے ہیں اور ہمیشہ سچائی کے مؤقف پر ڈٹے رہتے ہیں اور پھر یہی اچھی عادات واطوار ان کی شخصیت پر پاکیزگی کی مہر ثبت کرتی ہیں۔

سرگرمی نمبر ۵: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

1۔ قاضی ابن بشیر کون تھے اور وہ کس مقدمے کی پیروی کر رہے تھے؟

جواب۔ قاضی ابن بشیر اندلس کے دارالحکومت قرطبہ میں عدالت کے قاضی تھے اور اندلس کے حکمران اول کے صاحبزادے سعید الخیر کے مقدمے کی پیروی کر رہے تھے۔

2۔ قاضی نے وثیقہ شہادت پڑھ کر کس ردِعمل کا اظہار کیا؟

جواب۔ قاضی نے وثیقہ شہادت پڑھ کر اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

3۔ قاضی نے جب تحریری وثیقے میں ثبت شہادت قبول کرنے سے انکار کیا تو سعید الخیر کے کیا جذبات تھے؟

جواب۔ قاضی عدالت نے جب تحریری وثیقے میں شہادت کو قبول کرنے سے انکار کیا تو سعید الخیر کے پندار کبریائی پر چوٹ لگی اور وہ غصہ میں آگ بگولہ ہو گیا۔

4۔　سعید الخیر نے خلیفہ وقت سے کس بات کی شکایت کی؟

جواب۔ سعید الخیر نے خلیفہ وقت سے فرمایا کہ امیر المومنین اس وثیقہ پر آپ کی شہادت ثبت ہے اور آپ کے دستخط بھی موجود ہیں مگر آپ قاضی کی ہمت دیکھیں کہ وہ آپ کی شہادت کو کوئی اہمیت نہیں دے رہے۔ ایسا مغرور و متکبر شخص اس قابل نہیں کہ اسے مسند عدالت پر فائز رکھا جائے۔ آپ اسے فوراً معزول کر دیں۔

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر ۶:　ذیل میں دیے گئے جملوں کی وضاحت کیجیے۔

1۔　وہ حق گو اور حق پرست انسان ہیں۔

جواب۔ قاضی ابن بشیر سچائی کا ساتھ دینے والے اور سچ بولنے والے انسان تھے۔

2۔　حق کے معاملے میں کسی کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

جواب۔ قاضی ابن بشیر عدل پسند انسان تھے وہ حق کے معاملے میں کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کرتے تھے ہمیشہ عدل کا ترازو بلند رکھتے تھے۔

3۔　انہوں نے اپنے عمل سے وہ دروازہ بند کر دیا جس میں داخل ہونا ان کے لیے نہ ممکن تھا۔

جواب۔ قاضی ابن بشیر کسی کے ساتھ ناانصافی ہوتے نہیں دیکھ سکتے تھے اور نہ خود کسی کے ساتھ ناانصافی کرتے تھے۔

سرگرمی نمبر ۷:　درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

1۔　خلیفہ الحکم نے شکایت سن کر کیا جواب دیا؟

جواب۔ خلیفہ نے جواب دیا کہ " عم مکرم ! آپ جانتے ہیں کہ ہم نے اس قسم کے معاملات سے کنارہ کشی اختیار کر لی ہے ہمیں سلطنت کے انتظامات سے ہی فرصت نہیں۔ ہمارے پاس اتنا وقت کہاں کہ عدالتوں میں گواہیاں دیتے پھریں آپ مقدمہ لڑنے کے بجائے یہ دیکھیے انصاف کیا کہتا ہے اگر انصاف آپ کے مخالف فریق کے حق میں ہے تو اس کے حق میں اپنے دعوے سے دستبردار ہو جائیں جو نقصان ہو گا اس کی تلافی کروں گا۔

2۔　سعید الخیر کے اصرار پر خلیفہ الحکم نے کیا کیا؟

جواب۔ سعید الخیر کے اصرار پر خلیفہ الحکم سرکاری کاغذ پر شہادت لکھی اور اپنے ہاتھ سے اس پر شاہ مہر لگائی اور دو نامور فقہاء کے حوالے کی کہ وہ اسے عدالت میں پیش کریں اور گواہی دیں کہ یہ خود خلیفہ الحکم کی شہادت ہے اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے اس پر مہر لگائی ہے۔

3۔　قاضی عدالت نے شاہی تحریر پڑھ کر کیا تقاضا کیا؟

جواب۔ قاضی عدالت نے شاہی تحریر پڑھ اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ کوئی عادل گواہ پیش کیجیے کیونکہ عدالت تحریری شہادت قبول نہیں کرتی۔

4۔　قاضی عدالت کا حتمی فیصلہ سن کر امیر المومنین نے اپنے خیالات کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

جواب۔ قاضی عدالت کا حق میں فیصلہ سن کر امیر المومنین نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ قاضی راست باز اور راست او رانسان ہیں وہ حق گو اور حق پرست ہیں۔ حق کے معاملے میں کسی کی پرواہ نہیں کرتے۔ ان کا جو قرض تھا انہوں نے اسے ادا کیا۔ انہوں نے اپنے عمل سے وہ دروازہ بند کر دیا۔ جس میں داخل ہونا ان کے لیے ممکن نہ تھا اللہ تعالیٰ اُنھیں اس نیک کام کی جزائے خیر دے۔

5۔　اس سبق کو پڑھ کر دین اسلام کی کس شان کا اندازہ ہوتا ہے؟

جواب۔ اس سبق کو پڑھ کر دین اسلام کی عدل و انصاف جیسی شان کا اندازہ ہوتا ہے اور ہمیں پتہ چلتا ہے ہمارا دین اسلام نہایت خوبصورت پر امن مذہب ہے۔ ہمارا دین ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم کسی کے ساتھ ناانصافی کریں یا کسی کے ساتھ ناانصافی ہوتے دیکھیں۔

6۔ آپ کے خیال میں قاضی کیسا شخص تھا؟ نیز خلیفہ وقت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب۔ قاضی ایک راست باز اور راست اور انسان ہونے کے ساتھ ساتھ گو حق پرست انسان تھے اور خلیفہ وقت بھی نہایت منصف اور سچ کا ساتھ دینے والے تھے۔

7۔ آپ کے خیال میں کیا سعید الخیر کی جھنجھلاہٹ اور غصہ درست تھا؟ اگر نہیں تو کیوں؟

جواب۔ میرے خیال میں سید الخیر کا غصہ اور جھنجھلاہٹ بالکل غلط تھا کیونکہ اس نے غلط کام کیا تھا اور اس کو اس کی سزا ضرور ملنی چاہیے۔ اور اس کے خواہش عدل کے خلاف تھی۔

سرگرمی نمبر ۸۔ مندرجہ ذیل جملے پڑھ کر ان سوالات کے جوابات دیجئے۔

1۔ یہ الفاظ کس نے کس سے کہے؟

2۔ یہ الفاظ کیوں کہے گئے؟

3۔ اس جملے کا سیاق وسباق کیا ہے؟

1۔ ’’قاضی کی جسارت دیکھئے کہ وہ آپ کی شہادت کو خاطر میں نہیں لاتا۔‘‘

جواب: یہ الفاظ سعید الخیر نے امیر المومنین سے کہے۔

۔ یہ الفاظ امیر المومنین کو طیش دلانے کے لیے کہے گئے۔

۔ قاضی عدالت میں امیر المومنین کی تحریر شہادت رد کر دی تو سعید الخیر نے ان کو اس بات کا احساس دلانے کے لیے کہے کہ قاضی عدالت نے آپ کی شہادت کو کوئی اہمیت نہیں دی۔

2۔ ’’آپ مقدمہ لڑنے کے بجائے یہ دیکھیے کہ انصاف کیا کہتا ہے؟‘‘

۔ یہ الفاظ امیر المومنین نے سعید الخیر سے کہے۔

۔ تا کہ ان کے اندر انصاف کی اہمیت اجاگر کر سکیں۔

۔ امیر المومنین سید الخیر کو یہ بتاتے ہیں کہ ہمیں سلطنت کے انتظامات سے فرصت نہیں اس لیے عدالت میں گواہی نہیں دے سکتا آپ مقدمہ لڑنے کے بجائے آئے یہ دیکھیں کہ سچائی کیا ہے ہے اگر مخالف فریق سچائی پر ہے ہے تو آپ اس مقدمے کو چھوڑ دیں۔

3۔ ’’یہ شہادت کافی نہیں، کوئی عادل گواہ پیش کیجئے۔‘‘

۔ یہ الفاظ قاضی عدالت نے امیر المومنین کے چچا سے کہے۔

۔ یہ بتانے کے لئے عدالت تحریر شہادت قبول نہیں کرتی۔

۔ جب سعید الخیر نے امیر المومنین کی تحریری شہادت عدالت میں پیش کی تو قاضی عدالت نے گواہی رد کر دی اور کہا کہ کوئی عادل گواہ پیش کریں جس کی گواہی عدالت تسلیم کریں۔

4۔ ’’جو کچھ میں نے کہا آپ نے سن لیا۔‘‘

۔ یہ الفاظ قاضی عدالت میں سعید الخیر سے کہے۔

۔ عدالت کا حتمی فیصلہ سناتے ہوئے کہے۔

۔ قاضی عدالت میں تحریری شہادت رد کی تو سعید الخیر قاضی عدالت سے کہا کہ آپ نے امیر المومنین کی شہادت کو غیر معقول قرار دے دیا۔

5۔ ”آج سلطنت کا وقار ختم ہو گیا، شاہی خاندان ذلیل و رسوا ہو گیا۔“
- یہ الفاظ سعید الخیر نے امیر المومنین سے کہے۔
- یہ الفاظ امیر المومنین کو اس بات کا احساس دلانے کے لئے کہے کے قاضی عدالت نے گواہی رد کر کے شاہی خاندان کی عزت خاک میں ملا دی۔
- عدالت میں تحریری گواہی رد ہونے کے باعث سعید الخیر امیر المومنین کو آگ بگولا کرنے کے لئے یہ بات کہتے ہیں کہ بادشاہ کی وقعت پر کاہ کے برابر نہیں رہی شاہی عزت بھی خاک میں مل گئی۔

6۔ ”کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں لوگوں کے معاملے میں خیال کاری کی بنیاد رکھوں۔“
- یہ الفاظ امیر المومنین نے سعید الخیر سے کہے۔
- اس بات کا احساس دلانے کے لیے کہے گئے کے قاضی صاحب انصاف کے مطابق فیصلہ کر رہے ہیں۔
- قاضی عدالت کے فیصلے سے سے سعید الخیر کے تیور بدل جاتے ہیں اور شامت بھرے لہجے میں امیر المومنین سے کہتے ہیں کہ مجھے آپ سے یہ توقع نہیں تھی امیر المومنین کہتے ہیں کہ جو فیصلہ کرتے وقت بادشاہ تک کو خاطر نہیں لاتا اس کے فیصلے کس قدر انصاف پر مبنی ہوں گے اور جس میں کسی کے متعلق قیاس آرائی نہیں کر سکتا۔

قواعد

سرگرمی نمبر ۹: مندرجہ ذیل محاورات سبق میں تلاش کریں اور خط کشید کریں پھر ان محاوروں کے سیاق و سباق کے مطابق معنی لکھیں:

محاورے	سیاق وسباق کے مطابق معنی	محاورے	سیاق وسباق کے مطابق معنی
خاطر میں نہ لانا	اہمیت نہ دینا	کنارہ کشی کر لینا	کسی کام سے علیحدگی اختیار کر لینا
باز پرس کرنا	پوچھ گچھ کرنا	تیور بدل جانا	آنکھوں سے غصّے کا اظہار ہونا

سرگرمی نمبر ۱۰: آپ پچھلی جماعتوں میں ”صفت“ اور ”مرکب توصیفی“ کی تعریف اور استعمال پڑھ چکے ہیں سبق میں سے ”صفات“ اور ”مرکب توصیفی“ چن کر درست کالم میں لکھیں۔

صفت	مرکب توصیفی	صفت	مرکب توصیفی	صفت	مرکب توصیفی	صفت	مرکب توصیفی
غیر معقول	غیر معقول گواہی	راست رو	محترم چچا	حق	نامور فقہاء	وقار	شاہی تحریر
حق گو	غیر معروف شخص	جسارت	ناکافی شہادت	غیر معقول	تمکنت آمیز آواز	مغرور	ابلتا ہوا لاوا
حق پرست	عادل گواہ	ذلیل و رسوا	عام دعویدار	متکبّر	شامت بھرا لہجہ	راست باز	غیر عادل گواہ
	باوقار سناٹا		عام دعویدار		تحریری گواہی		

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر ۱۱: لائبریری سے کتاب ”سنہری فیصلے کا مطالعہ کریں اور گروہوں کی صورت میں تین تین واقعات کے خلاصوں پر مشتمل کتابچہ بنائیں۔

جواب: طلبا و طالبات لائبریری سے کتاب لے کر اپنی مرضی کے واقعات کا خلاصہ تحریر کریں گے۔

(”سنہری فیصلے“ نام کی کتاب ’دار السلام‘ پر دستیاب ہے۔)

یوم آزادی

سرگرمی نمبر۱:　باہمی تبادلہ خیال کے ذریعے ''علامہ اقبال نے کیسے پاکستان کا خواب دیکھا تھا''، کے موضوع پر جال بنائیں۔

جواب:

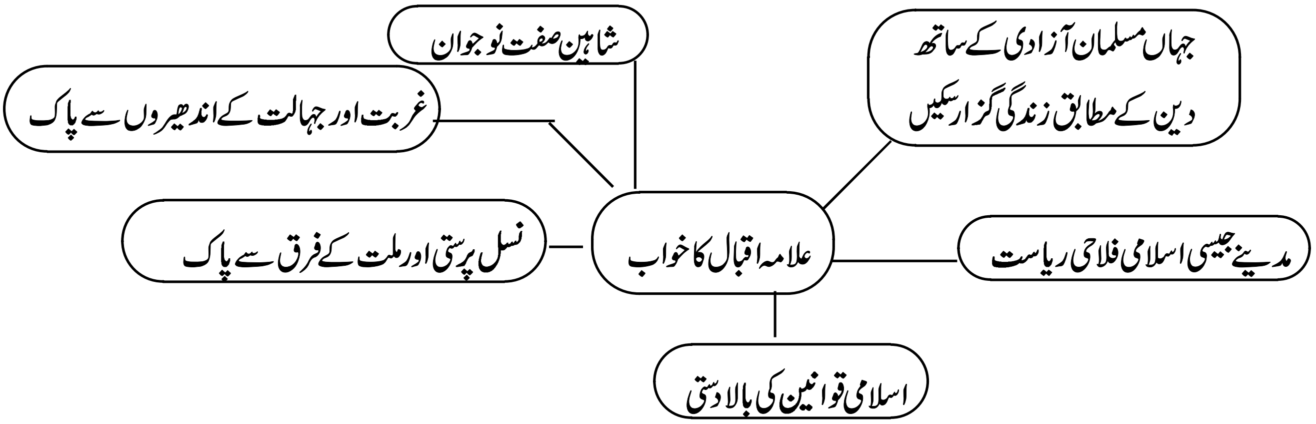

دورانِ مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی نمبر۲: (الف)　نظم میں استعمال شدہ مندرجہ ذیل الفاظ، مرکبات اور تراکیب کے مفہوم کا اندازہ لگائیں اور کالم میں تحریر کریں۔

(ب)　لغت کی مدد سے جانچیے کہ آپ کا اندازہ درست ہے یا نہیں۔

الفاظ ،، تراکیب، مرکبات	مفہوم　(یہ کالم بچوں کو خود بھرنا ہے)	درست مفہوم
مال وزر		مال و دولت
بام و در		چھت اور دروازے
شہرِ اغیار		دشمنوں کا شہر
مثل بادِ بہاری		بہار کی ہوا کی طرح
آمدِ فصلِ گل		بہار کی آمد
اہلِ فکر و نظر		بڑے علماء اور دانشور
ارباب دل		محبت والے لوگ
جہل و افلاس		غربت اور جہالت
تفریقِ ملت		ملت کا فرق
بیرونِ در		دروازے کے باہر
طرزِ یثرب		مدینہ کی طرح
الامان الحذر		چھٹکارہ پانا
معتمد نوکر		قابل اعتبار نوکر
انجمن ساز		انجمن بنانے والے

بے رداعورتیں		بے پردہ عورتیں
نو دولتیے		وہ لوگ جن کو مفلسی کے بعد نئی نئی دولت ملے
مسخرے		دوسروں کو ہنسانے کے لیے تماشہ کرنے والے
جنسِ اسلام		اسلام کی دولت
کم یاب ونایاب		نادر، قیمتی

سرگرمی نمبر۳: سرگرمی نمبر۲ میں دی گئی فہرست میں سے مناسب الفاظ، مرکبات اور تراکیب کو استعمال کرتے ہوئے عبارت مکمل کریں۔

جواب: جب پاکستان بنا تو قائداعظم کے پیچھے پاک و ہند کے مسلمان اپنے مال وزر اور بام و در چھوڑ کر خاک وخون میں نہانے کے باوجود شہر اغیار سے مسکراتے ہوئے پاکستان آگئے اوران کی آمد مثلِ بادِ بہاری تھی گویا وہ آمد فصل گل کی خوشخبری لائے ہوں۔ ان کا یہ سفر کوئی آسان سفر نہ تھا بلکہ دشوار گزار اور۔۔۔۔۔۔تھا قائد اور اقبال کا خواب تھا کہ وہ اس وطن کو حرم کی طرح بنائیں گے اور یثرب کی طرز پر حکومت قائم کریں گے مگر افسوس کی بات ہے کہ ان کا یہ خواب ابھی تک خواب ہی ہے۔ جنسِ اسلام کم یاب و نایاب ہے اللہ اس ملک پر کرم کرے اور ہمیں وقت کے میر جعفروں سے نجات دے اور صالح حکمرانوں سے نوازے، آمین۔

سرگرمی نمبر۴: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کیجیے۔

قائد، قدم، سبز پرچم، مال وزر، شہر اغیار، فصل گل، قرآن، کاروان، دل، جہل وافلاس، تفریق ملت، اہل فکرونظر، رہبر، یثرب کی طرز

جواب: کسی بھی قوم کی کامیابی کے لیے اس کے افراد اور قائد میں باہمی محبت وتعاون اور قدم ملا کر چلنا ناگزیر ہوتا ہے۔ جس طرح پاکستان حاصل کرنے کے لیے لاکھوں مسلمانوں نے مال وزر کی قربانیاں دیں۔ قرآن کو سینوں سے لگا کر سبز پرچم کی حرمت پر کٹ مرنے کا دلوں میں شوق وجذبہ لے کر اپنے وطن سے نکلے اور ہجرت کی راہ لی مگر افسوس کہ آج دشمن نے ناپاک سازشوں کے ذریعے ہمارے دل میں نفرتوں کے بیج بو دیے اور تفریق ملت پیدا کر دی۔ آج اپنا ہی وطن شہر اغیار نظر آتا ہے لیکن آج اگر ہمارے دانشور اہل فکرونظر اور قوم کے رہبر اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے پورا کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے ملک سے جہل وافلاس کا خاتمہ ہو جائے، ہمارا کارواں متحد اور منظم ہو جائے اور ہمارے ملک میں وہ فصل گل پیدا ہو جائے جسے کبھی انشاءاللہ زوال نہ آئے اور ہمارا ملک یثرب کی طرز کی مثالی ریاست بن جائے، (آمین)۔

سرگرمی نمبر۵: فہرست میں سے چھ الفاظ، مرکبات یا تراکیب منتخب کریں اور ان کی مدد سے ایک مربوط نثر پارہ تحریر کریں۔

قائد ، سبز پرچم ، کاروان ، مال وزر ، قدم ، یثرب کی طرز

جواب: آزاد وطن کے حصول کے لیے مسلمان اپنے مال وزر چھوڑ کر اپنے قائد کی رہنمائی میں کاروان کی صورت میں شہر اغیار سے نکل کھڑے ہوئے تاکہ ایک الگ اور آزاد وطن حاصل کر کے اسے یثرب کی طرز پر سجائیں اور دل و جان سے اسلام پر عمل پیرا ہو کر آزادی سے زندگی بسر کر سکیں۔

سرگرمی نمبر۶: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

ا: ''یہ وہی دن ہے یارو!'' سے شاعر کا اشارہ کس دن کی طرف ہے؟

جواب: یہ وہی دن ہے یارو سے شاعر کا اشارہ یوم آزادی کی طرف ہے۔

۲: مسلمان کیا کیا چھوڑ کر پاکستان آئے؟

جواب: مسلمان اپنا مال، دولت، گھربار اور خون میں ڈوبے ہوئے ساتھی چھوڑ کر پاکستان آئے۔

۳: دوسرے بند میں شاعر نے کن مصائب کا ذکر کیا ہے؟

جواب: دوسرے بند میں شاعر نے قید و بند کی تکالیف، اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر اور قدم قدم پر ایک نیا زخم کھانے جیسی تکالیف کا ذکر کیا ہے۔

۴: ہمارے قائدین کا پاکستان کو کیا بنانے کا منصوبہ تھا؟

جواب: ہمارے قائدین کا منصوبہ یہ تھا کہ وہ پاکستان کو حرم کی طرح بنائیں گے اور مدینہ جیسی مثالی ریاست قائم کریں گے۔

۵: کس چیز کی کمی نے آج تک اقبال کا خواب پورا نہیں ہونے دیا؟

جواب: جنسِ اسلام کی کمی نے اقبال کا خواب پورا نہیں ہونے دیا۔

سرگرمی نمبر ۷: مندرجہ ذیل کی وجوہات تحریر کیجیے۔

۱: مسلمان اپنا مال و اسباب چھوڑ کر پاکستان آ گئے تھے۔

جواب: مسلمان اپنا مال و اسباب چھوڑ کر پاکستان آ گئے تھے کیونکہ انھیں اپنے لیے ایک آزاد ملک چاہیے تھے جس میں وہ اسلام کے اصولوں پر اچھی طرح عمل پیرا ہو سکیں اور اسلام کو پھیلا سکیں۔

۲: ہمارے قائدین نے کہا تھا کہ ذات اور نسل کو بھلا کر نئے ملک کی بنیاد رکھی جائے گی۔

جواب: تاکہ ملت کے فرق کو ختم کر سکیں اور تمام مسلمانوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت کے جذبات پیدا ہو سکیں۔

۳: ہمارے قائدین نے پاکستان کو مثل مدینہ اسلامی ریاست بنانے کا عزم کیا تھا۔

جواب: کیونکہ مدینہ ایک اسلامی ریاست ہے اور وہاں صرف اسلام کے اصولوں کے تحت کام ہوتا ہے اور یہی پاکستان بنانے کا مقصد تھا اس لیے ہمارے قائدین کا عزم تھا کہ پاکستان کو مدینہ کی ریاست کی طرح بنائیں گے۔

سرگرمی نمبر ۸: درست کالم میں (☆) کا نشان لگائیے، اپنے جوابات کے لیے نظم سے مدد لیجیے۔

بیانات	صحیح	غلط	معلوم نہیں
مسلمان پاکستان کو اپنا ملک سمجھتے ہوئے تمام مال و زر چھوڑ آئے۔	☆		
تمام مال و اسباب اور اپنے در و بام کو چھوڑتے ہوئے انہوں نے پس و پیش سے کام لیا۔		☆	
اہل فکر و نظر نے تقریباً دو صدی شب و روز محنت کی۔		☆	
تعصب کی دیوار نے پندرہ لاکھ لاشوں کے انبار لگا دیے۔			☆

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر ۹: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

۱: مال و زر چھوڑ کر بام و در چھوڑ کر   خون میں ڈوبے ہوئے ہمسفر چھوڑ کر

اس شعر میں شاعر نے تاریخ پاکستان کے کس باب پر روشنی ڈالی ہے، چھ سطور میں جواب تحریر کریں۔

جواب: برصغیر کے مسلمانوں نے انتھک محنت اور جدوجہد کے بعد اپنے لیے الگ وطن حاصل کیا اور جب مسلمان اپنے وطن کی طرف ہجرت کر رہے تھے تو انھوں نے بے انتہا تکالیف اور اذیتیں برداشت کیں، اپنے مال و اسباب گھر بار سب لٹا دیا، بے سروسامانی کی حالت میں اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر پاکستان پہنچے انھوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے پیاروں اور عزیزوں کو جان قربان کرتے دیکھا اور وہ بے بسی کی حالت میں انھیں خون میں نہایا چھوڑ آئے اور

اپنی راہ میں آنے والی ہر مشکل کا سامنا کیا۔

۲: بند نمبر ۲ کی تشریح کرتے ہوئے قیام پاکستان کی راہ میں آنے والی مشکلات کو موثر انداز میں تحریر کیجیے۔

جواب: اس بند میں شاعر کہہ رہے ہیں کہ ہمارا وطن پاکستان ہماری وہ منزل مراد ہے جس کے حصول کے لیے جدوجہد کرنے والے لوگ ایک کے بعد ایک کر کے کاروان بناتے گئے اور راستے طے کرتے گئے انھوں نے تقریباً ایک صدی اپنے وطن کے لیے جدوجہد کی اور بے انتہا تکالیف برداشت کیں۔ قید و بند کی اذیتیں برداشت کیں، انھیں بیڑیاں اور ہتھکڑیاں پہنا کر جیل میں ڈالا گیا لیکن قوم کے بہادر، دلیر اور قابل احترام لوگ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اور اپنے کندھوں پر اپنی لاشیں اٹھائے نہایت دشوار گزار اور تنگ و تاریک راستوں سے گزرتے رہے اور جدوجہد کرتے رہے آخر کار یہ فاصلے ختم ہوتے گئے اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے اور اپنے لیے ایک الگ وطن حاصل کر لیا۔

۳: بند نمبر ۳ میں ہمارے لیے کیا پیغام ہے؟

جواب: بند نمبر ۳ میں ہمارے لیے یہ پیغام ہے کہ یہ وہی ملک ہے جس کے لیے ہمارے رہنماؤں نے قسم کھائی تھی کہ ہم اس ملک کو غربت اور جہالت کے اندھیروں سے نکال کر، نسل پرستی اور ملت کے فرق کو مٹا کر تمام بے بنیاد و دنیاوی چیزوں کا خاتمہ کر دیں گے اور اپنے دشمنوں کو سرحدوں کے باہر چھوڑ دیں گے اور اپنے وطن کو پہلے کونے سے لے کر آخری کونے تک اور فرش سے لے کر عرش تک حرم کی طرح پاک اور مدینہ منورہ کی طرح اسلامی فلاحی ریاست بنائیں گے۔

۴: نظم کے آخری بند میں شاعر کی اس سے کیا مراد ہے کہ ''خواب اقبال یارو! ابھی خواب ہے۔''

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ پاکستان ایک آزاد ملک تو بن گیا لیکن علامہ اقبال کا خواب جیسا پاکستان بنانے کا تھا وہ خواب ابھی تک پورا نہیں ہو سکا اب تک ویسی اسلامی فلاحی ریاست قائم نہیں ہو پائی کیونکہ اس ملک کے باشندے اس اصل مقصد کو بھول گئے۔

۵: نظم کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: مسلمانوں نے انتھک جدوجہد کے بعد پاکستان کو اسلام کے نام پر حاصل کیا جسے اسلامی ریاست بنانا مقصود تھا جبکہ ہم آج تک پاکستان میں اسلام کو مکمل طور پر نافذ نہیں کر سکے اور یہ فقط نام کا اسلام ملک رہ گیا۔

۶: نظم کا خلاصہ تحریر کیجیے۔

جواب: یہ وہ آزادی کا دن ہے جب مسلمانوں کا ایک ہی مقصد تھا کہ اپنے لیے الگ وطن حاصل کرنا ہے۔ اس مقصد کے تحت وہ اپنے گھر بار، مال و دولت اور اپنے شہید ہوئے ساتھیوں کو الوداع کہتے ہوئے اس راستے پر چل پڑے جس کا ان کو اندازہ نہیں تھا کہ کتنا مشکل اور دشوار گزار ہو گا۔ پوری ایک صدی مسلسل محنت اور جدوجہد ہوئی۔ انھیں ہر موڑ پر نئی نئی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا، لوگوں کو جیلوں میں ڈالا گیا، ہتھکڑیاں اور بیڑیاں پہنائی گئیں اور بہت سے ظلم و ستم ہوئے پھر بھی وہ لوگ دشمنوں کے شہر سے حمد و ثناء کرتے ہوئے نکلے اور ان کی جدوجہد کی بدولت ان کی راہیں آسان ہو گئیں اور وہ ایک آزاد وطن میں پہنچ گئے۔ اس وطن کے لیے ہمارے قائدین کا خواب تھا کہ وہ اسے یثرب کی طرح ایک اسلامی فلاحی ریاست بنائیں گے جس میں ہر مسلمان آزادی کے ساتھ اسلام کے احکامات پر عمل پیرا ہو گا مگر ایسا نہ ہو سکا اور علامہ اقبال کا خواب بس خواب بن کر ہی رہ گیا۔

۷: وقت کے میر صادقوں اور میر جعفروں نے اس ارض مقدس کو کیسے کیسے نقصان پہنچایا؟، موجودہ حالات کے تناظر میں ایک مربوط عبارت تحریر کریں۔

جواب: میر صادق اور میر جعفر نے جس طرح اپنے حکمرانوں کے ساتھ غداری کی تھی بالکل اسی طرح آج کے حکمران بھی ان کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اپنے وطن کو نقصان پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اپنے وطن کو نقصان پہنچا کر، وطن کا خزانہ لوٹ کر اپنے مفاد کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ اپنے

فائدے کے لیے دشمنوں تک سے ہاتھ ملا لیا ہے اور ملک کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ملک کے ہر شعبے میں بے ایمانی اور رشوت خوری کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ تعلیمی اداروں کا حال بدتر ہے، جس بنا پر ملک ترقی کی دوڑ میں بہت پیچھے ہے اور دنیا کے پسماندہ ممالک کی فہرست میں شامل ہے۔

یہ حکمران لوگوں کو امداد پہنچانے کے بجائے خود اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں جس کی وجہ سے ملک میں غربت بڑھتی جا رہی ہے اور ساتھ ہی ساتھ قرضوں کا بوجھ بھی بڑھ گیا ہے اور ان میر جعفروں اور میر صادقوں کی وجہ سے ملک پستی کی جانب بڑھ رہا ہے۔

قواعد

سرگرمی نمبر۱۰:　　مندرجہ ذیل مصرعوں میں استعارے موجود ہیں، دیے گئے کالم میں آپ ان مصرعوں کے مجازی اور حقیقی معنی تحریر کریں۔

استعارے	مجازی معنی	حقیقی معنی
آپ اپنی اٹھائے ہوئے سولیاں	اپنے اپنے اوپر سولی پہنے ہوئے لوگ	خطروں کو برداشت کرتے ہوئے
ہر قدم پر نیا زخم کھاتے ہوئے	جیسے ہی قدم اٹھائیں چوٹ لگ جائے	ہر موڑ پر دکھوں کا سامنا کرنا
ہر نئے موڑ پر سر کٹاتے ہوئے	جیسے ہی کسی موڑ پر پہنچیں سر کاٹ دیا جائے	اپنی جانوں کی پرواہ نہ کرنا
ایک پوری صدی، روز و شب مستقل	۱۰۰ سال کی دن اور رات بغیر آرام کیے محنت کرنا	ایک لمبے عرصے ان تھک محنت کرنا
یہ وہ دن ہے وہ منزل وہ گھر بھی مگر	یہ دن منزل اور گھر ہے	آزادی وطن کا دن پاکستان

سرگرمی نمبر۱۱:　　مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف تحریر کریں۔

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
زر	دولت	بام	چھت	در	دروازہ
تاریک	اندھیرا	روز	دن۔ سدا	جہل	جہالت/ بے علمی
افلاس	غربت	شب	رات	صنم	بت
فکر	پریشانی	رہگزر	راستہ		

سرگرمی نمبر۱۲:　　مندرجہ بالا الفاظ نظم کے مختلف مصرعوں میں استعمال ہوئے ہیں مترادف لگا کر نظم کو نثر میں تبدیل کریں۔

جواب: <u>نثر:</u>　　یہ وہ دن ہے دوستوں جب ہم اپنے قائد کے قدم کے ساتھ ملا کر اپنے سبز پرچم پر نظریں جمائے اور قرآن کو سینے سے لگائے اپنے مال و دولت، گھر بار اور اپنے خون سے ڈرتے ہوئے ساتھیوں کو چھوڑ کر نکلے تھے اللہ کی حمد و ثناء کرتے اور نعت پڑھتے ہوئے بہار کی ہوا کی طرح موسم بہار کی خوشخبری لے کر آئے تھے۔

یہ وہ منزل ہے جس کے لیے لوگ کارواں بناتے گئے ہر منازل طے کرتے گئے، بڑے بڑے علماء و دانشوروں اور محنتی لوگوں نے رات دن ان تھک محنت کی انھوں نے قید و بند کی سختیاں برداشت کیں اور اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر ہر موڑ پر دکھوں کا سامنا کرتے اور اپنی جانیں قربان کرتے ہوئے اندھیرے اور دشوار گزار راستوں پر چلتے رہے اور یہ فاصلے نزدیکیوں میں بدلتے رہے۔

محترم یہ وہی گھر ہے جس کے لیے رہنماؤں نے خدا کی قسم کھا کر عہد کیا تھا کہ ملک کو غربت اور جہالت کے اندھیروں سے نکال کر نسل پرستی اور ذات کے بتوں کا خاتمہ کر دیں گے اور اپنے دشمنوں کو شہر سے باہر ہی چھوڑ دیں گے اپنے گھر کی دیوار تک فرش سے چھت اور دروازوں اور میناروں تک اپنے ملک کو حرم کی طرح بنائیں گے اور یثرب کی طرح سجائیں گے۔ یہ وہی دن ہے وہی منزل اور وہی گھر ہے لیکن اے دانشوروں اور اہل علم ابھی چھٹکارہ نہیں ملا،

قوم کے محترم رہنماؤں کے قسم اور قابل اعتبار نوکروں اور انجمن بنانے والوں اور عقل مند لوگوں کی قسم، وقت کے میر صادقوں اور میر جعفروں کی اور لوگوں کا دل بہلانے والوں کی قسم کہ ابھی اسلام کی دولت نادر و نایاب ہے یعنی مکمل اسلام ہمارے ملک میں نافذ نہیں ہوا اقبال کا خواب ابھی پورا نہیں ہوا۔

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر ۱۳: نظریہ پاکستان کی جانب سے آج کے نوجوان کے نام ایک خط تحریر کیجیے جس میں نظریہ پاکستان نوجوانوں سے اپنے بچاؤ کی درخواست کر رہا ہو۔

اب ج،

کراچی،

پاکستان۔

پیارے نوجوان!

السلام علیکم

تم سوچ رہے ہوگے کہ میں کون ہوں اور آج تم سے کیوں مخاطب ہوں۔ پیارے نوجوان میں بدقسمت نظریۂ پاکستان ہوں اور تمہاری زندگی سے میرا گہرا تعلق ہے۔

ایک وہ دور تھا جب تمہارے اسلاف ہندوؤں کے ساتھ برصغیر میں اکھٹے رہتے تھے، وہاں ہر دم ان کے حقوق کا استحصال ہوتا تھا، ہندو اور انگریز مل کران کو دبانے اور مٹانے کی کوشش میں مگن تھے۔ اس وقت قائداعظم محمد علی جناح نے مسلمانوں کو سمجھایا کہ ہندو اور مسلمان ہر لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور ان کا یہ حق ہے کہ وہ اپنے عقائد و نظریات کے مطابق معاشی، معاشرتی اور سیاسی زندگی بسر کرسکیں۔ یہی وہ نظریہ تھا جس کی وجہ سے پاکستان وجود میں آیا۔

پیارے نوجوان! آج میں کسی کو یاد نہیں۔ سب لوگ مجھے بھلا کر غیر اسلامی طرز زندگی اپنائے ہوئے ہیں۔ پاکستان اپنا مقصد کھو چکا ہے۔ اب میری امید تم ہو، مجھے دوبارہ زندہ کرنا اور ان مقاصد کو حاصل کرنا جن کے لیے پاکستان وجود میں آیا اب تمہاری بیداری سے منسلک ہے۔ خدارا ہوش میں آؤ اور مجھے بچاؤ ورنہ اللہ تم سے سوال پوچھے گا کہ جس دین کی خاطر اتنے لوگوں نے قربانیاں دے کر یہ ملک حاصل کیا تم نے ان کی قربانیوں کو ضائع کیوں جانے دیا۔

فقط

تمہارا اپنا

نظریۂ پاکستان

مولانا محمد علی جوہر

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبر۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

(۱) تحریک آزادی کے چند رہنماؤں کے نام بتائیے۔

جواب: لیاقت علی خان، قائداعظم محمد علی جناح، مولانا شوکت علی، مولانا محمد علی جوہر، سردار عبدالرب نشتر

۲: تحریک آزادی کے رہنماؤں کی کیا چیز آپ کو متاثر کرتی ہے؟

جواب: ہمیں تحریک آزادی کے رہنماؤں کی لگن، جستجو، ثابت قدمی، ہمت اور ان کا حوصلہ متاثر کرتا ہے۔

دورانِ مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی سبق کے سیاق و سباق میں تحریر کریں۔اور کسی چھ کا لفظی جال بنائیں:

الفاظ	لغت سے معنی	سیاق و سباق کے مطابق معنی
تابناک	روشن/ چمکیلا	شاندار
فارغ التحصیل	کچھ حاصل کر کے فارغ ہونا	تعلیم مکمل کرنا
اسناد	سند کی جمع/ سرٹیفکیٹ	اعلیٰ تعلیم کی ڈگریاں
بے باک	بہادر/ شوخ	نڈر
بقا	پائیدار/ دوام	خلافت عثمانیہ کا بچاؤ
عدم تعاون	دوسروں کی مدد حاصل نہ ہونا	حکومت کے ساتھ تعاون نہ کرنا
جذبہ حریت	آزادی کا جذبہ	آزادی کا جوش پیدا کرنے والا جذبہ
مہمیز	لوہے کا کانٹا جو سواروں کی ایڑیوں میں لگا ہوتا ہے	اہمیت دی/ ہوا دی، آگے بڑھانا
خودمختاری	بااختیار ہونا/ آزادی	اپنے فیصلے خود کرنے کا اختیار
کلیدی	اہم/ بنیادی	بنیادی
روح رواں	وہ شخص جس پر کسی کام کا دارومدار ہو	تحریک خلافت کی جان تھے
مذمت آمیز	برائی کے ساتھ	نفرت سے بھرا ہوا
عتاب	غصہ/غضب	ظلم کا شکار
متعصّبانہ	بے جا حمایت/ بے جا طرفداری	جانبدارانہ (ہندوؤں کی طرفداری)
مردِ حُر	آزادی کے لیے لڑنے والا	آزادی کی حمایت کرنے والا
بہ بانگِ دہل	بغیر کسی خوف کے	بغیر ڈر یا خوف کے سب کے سامنے کہنا
ارمغان	تحفہ/ نذر	تحفہ

لفظی نقشہ

(i)

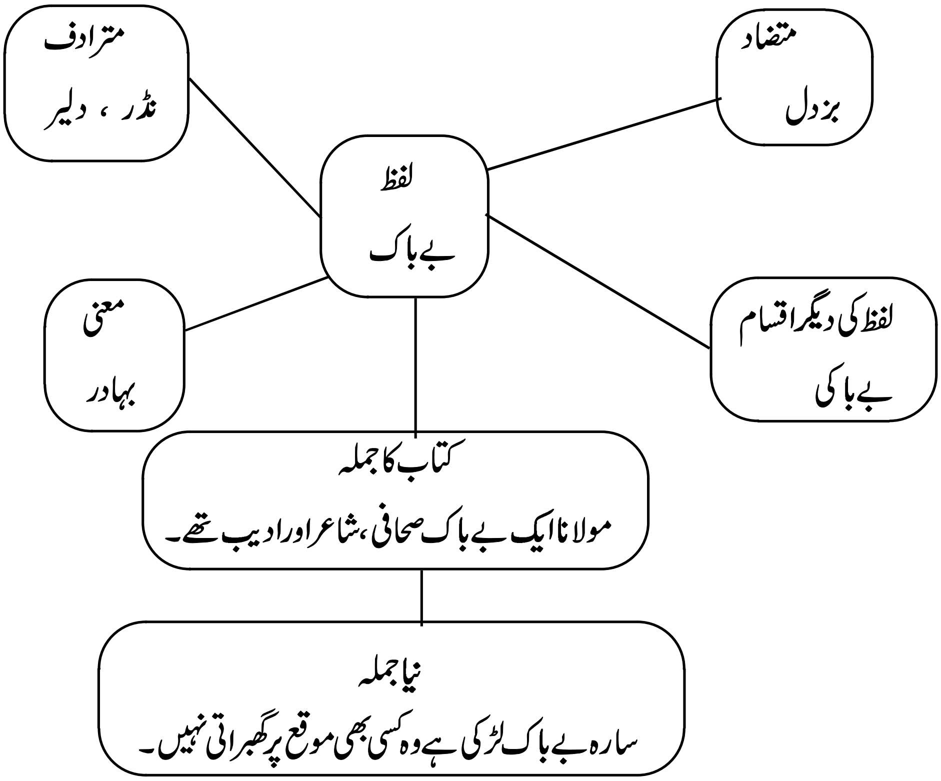

(ii)

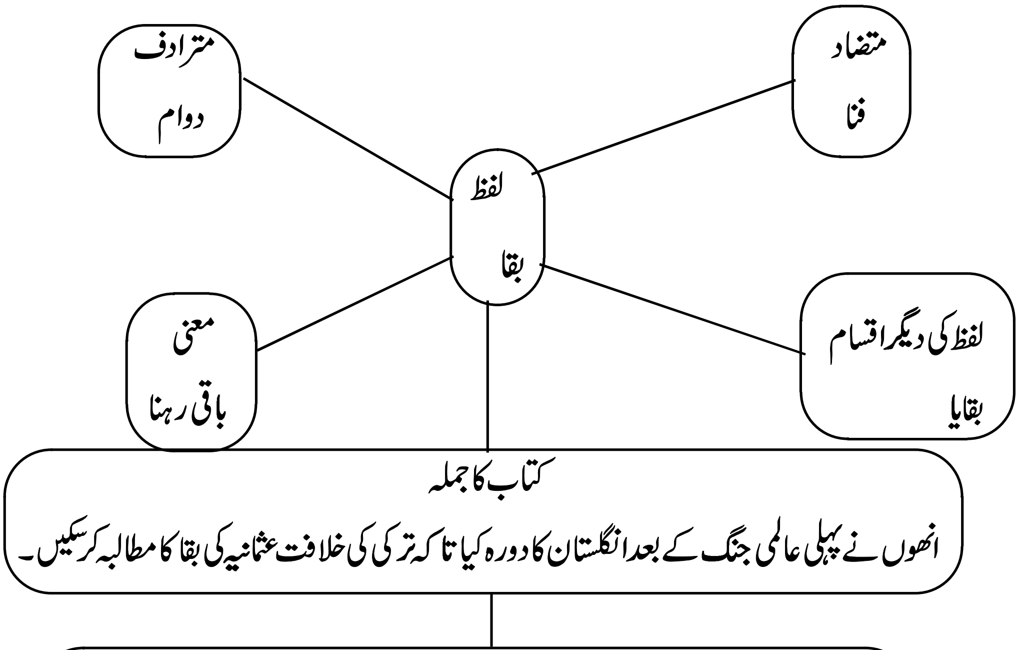

(iii)

لفظ کا صفحہ نمبر: خود مختاری

مترادف: آزادی

متضاد:

لغت سے معنی: با اختیار ہونا

لفظ کی دیگر اقسام: خود مختار

سبق میں موجود اُس لفظ کا جملہ

تحریکِ خلافت اور تحریک عدم تعاون نے ہندوستان کے مسلمانوں میں ایسا جذبہ خود مختاری پیدا کیا کہ جس نے پاکستان کے خواب کو تعبیر دی۔

میرا جملہ

سالانہ جلسہ کی تیاری کے لیے استاد صاحب نے طلبا کو چند مخصوص کاموں میں خود مختاری دے دی تا کہ وہ آزادنہ طور پر کام کر سکیں۔

(iv)

لفظ کا صفحہ نمبر: تابناک

مترادف: روشن

متضاد: تاریک

لغت سے معنی: چمکیلا

لفظ کی دیگر اقسام: تابنا کی

سبق میں موجود اُس لفظ کا جملہ

اس طرح تاریخ کا یہ روشن ستارہ اپنی تمام تر تابنا کیوں سے مسلمانوں کے مستقبل کو منور کرتے ہوئے بظاہر دنیا کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

میرا جملہ

والدین اپنی اولاد کے تابناک مستقبل کے لیے ہمیشہ دعا گو رہتے ہیں۔

(v)

لفظ کا صفحہ نمبر
مذمت آمیز

مترادف
رسوائی

متضاد
عزت افزا

لغت سے معنی
برائی کے ساتھ

لفظ کی دیگر اقسام
مذموم ،مذمومہ

سبق میں موجود اُس لفظ کا جملہ
خلافت کانفرنس کے موقع پر انگریز حکومت کے خلاف پرجوش خطابِ مذمّت آمیز بیانات کے نتیجے میں وہ انگریز حکومت کے عتاب کا نشانہ بنے۔

میرا جملہ
ہندوستان کی جانب سے آنے والے مذمّت آمیز بیانات عالم اسلام کے لیے تکلیف کا باعث بنتے رہے ہیں۔

(vi)

لفظ کا صفحہ نمبر
عتاب

مترادف
غضب

متضاد
اُلفت

لغت سے معنی
غصّہ

لفظ کی دیگر اقسام
ـ

سبق میں موجود اُس لفظ کا جملہ
وہ انگریز حکومت کے عتاب کا نشانہ بنے۔

میرا جملہ
احمد نے امّی کے عتاب سے بچنے کے لیے معصومیت سے اپنے دیر سے آنے کی وجہ بتائی۔

سرگرمی نمبر۳:(الف)　　فہرست کے الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کریں۔

جواب:　شاہ زین شہر کی بڑی یونیورسٹی میں پڑھ رہا تھا۔اس کے والدین کا خواب تھا کہ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اسے ایک تابناک مستقبل ملے۔اس کی بچپن سے اب تک کی تمام اسناد بڑی حفاظت سے اماں نے سنبھال کر رکھی ہوئی تھیں۔وہ بڑا بے باک نوجوان تھا۔یونیورسٹی میں منعقد ہونے والے تمام پروگرامات کی روحِ رواں وہی ہوا کرتا تھا۔سب اسے مردِ حر کے نام سے پکارتے تھے۔

جہاں تمام اساتذہ اس کی تعریف کرتے وہیں اس کے استاد راحیل صاحب کا رویہ اس کے ساتھ متعصّبانہ تھا کیونکہ ان کا اپنا بیٹا ان کے ساتھ پڑھتا تھا، بیٹے کی محبت کی پٹی آنکھوں پر باندھے وہ اکثر شاہ زین کے ساتھ مذمت آمیز لہجے میں بات کرتے اور وہ بیچارہ ان کے عتاب کا شکار رہتا۔

سرگرمی نمبر۳:(ب)　　مندرجہ بالا کہانی مکمل کیجیے۔

جواب:　　بچے کہانی خود مکمل کریں گے۔

سرگرمی نمبر۴:　　مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

۱:　مولانا محمد علی جوہر کا تعلق کس شہر سے تھا؟

جواب:　مولانا محمد علی جوہر کا تعلق رام پور سے تھا۔

۲:　ان کے والدین نے کس ملک سے ہجرت کر کے ہندوستان میں سکونت اختیار کی؟

جواب:　ان کے والدین نے افغانستان سے ہجرت کر کے ہندوستان میں سکونت اختیار کی۔

۳:　مولانا نے کس سن میں پہلی مرتبہ انگلستان کا دورہ کیا؟

جواب:　انہوں نے عالمی جنگ کے بعد ۱۹۱۹ء میں پہلی بار عالمی جنگ کے بعد انگلستان کا دورہ کیا۔

۴:　جنوبی ایشیا کے کن عظیم رہنماؤں نے تحریک عدم تعاون میں مولانا محمد علی جوہر کا ساتھ دیا؟

جواب:　تحریک عدم تعاون میں بڑے بڑے عظیم رہنماؤں نے مولانا محمد علی جوہر کا ساتھ دیا مثلاً مولانا شوکت علی، مولانا ابوالکلام آزاد، حکیم اجمل خان اور مختار احمد انصاری وغیرہ۔

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر۵:　　مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

۱:　مولانا محمد علی جوہر کن اعلیٰ اوصاف کے حامل تھے؟ کوئی پانچ خصوصیات تحریر کیجیے۔

جواب:　مولانا محمد علی جوہر اعلیٰ پایہ کے مقرر اور ادیب تھے بقول رشید احمد صدیقی جب مولانا تقریر کرتے تو ایسا محسوس ہوتا ابوالہول کی آواز احرامِ مصر میں گونج رہی ہے یا کھرب کے توپ خانے میں توپیں ڈھل رہی ہیں۔مولانا بے باک صحافی، شاعر اور ادیب تھے جن کے مضامین اردو اور انگریزی دونوں اخبارات میں شائع ہوتے تھے۔انھوں نے ہفت روزہ اخبار ہمدرد اور انگریزی اخبار ''کامریڈ'' جاری کیا۔مولانا محمد علی جوہر بے مثال رہنما تھے انھیں ہندوستان کی تین اہم ترین سیاسی جماعتوں کے لیے کلیدی کردار ادا کرنے کا موقع ملا۔

۲:　آپ کے خیال میں انگریزوں نے مولانا محمد علی جوہر کا مطالبہ کیوں مسترد کیا؟ دو دلائل دیجیے۔

جواب:　انگریزوں نے مولانا محمد علی جوہر کا مطالبہ مسترد کر دیا کیونکہ

(i)　وہ نہیں چاہتے تھے کہ مسلمانوں کی حکومت قائم ہو

(ii)　اگر انگریز مسلمانوں کا مطالبہ پورا کر لیتے تو مسلمان پورے برصغیر پر حکومت کرتے اور ترقی کی راہ میں انگریزوں سے آگے بڑھ جاتے اور اس

سے انگریزوں کا نقصان ہوتا جو کہ انگریز بالکل برداشت نہیں کرسکتے تھے۔

۳: تحریک خلافت اور تحریک عدم تعاون کا برصغیر کی سیاست پر کیا اثر پڑا؟

جواب: تحریک خلافت اور تحریک عدم تعاون نے ہندوستان کے مسلمانوں میں جذبہ حریت کو مہمیز دی اور ایسا جذبہ آزادی اور جذبہ خود مختاری پیدا ہوا جس نے پاکستان کے خواب کو تعبیر دی اور نعرۂ آزادی ہر دل کی دھڑکن بن گیا۔

۴: مولانا محمد علی جوہر نے انگریز حکومت پر دباؤ ڈالنے کے لیے کیا انتہائی اقدامات اٹھائے؟

جواب: مولانا محمد علی جوہر نے برطانوی حکومت پر دباؤ ڈالنے کے لیے تحریک عدم تعاون شروع کی۔ مولانا نے جرأت مندانہ قدم اٹھاتے ہوئے برطانوی حکومت کی طرف سے عطا کردہ اعزازات اور سرکاری خطاب واپس لوٹا دیے۔

۵: پہلی گول میز کانفرنس میں مولانا محمد علی جوہر کے تاریخ ساز الفاظ کیا تھے؟

جواب: تاریخ شاہد ہے کہ اس مردِ حر نے پہلی گول میز کانفرنس میں بانگِ دہل یہ الفاظ کہے کہ ''میں اپنے وطن صرف اس صورت میں جانا چاہتا ہوں کہ ارمغان آزادی میرے ہاتھ میں ہو میں ایک غلام ملک میں واپس نہیں جاؤں گا اگر تم ہمیں ہندوستان میں آزادی نہیں دے سکتے تو میرے لیے ایک قبر کی جگہ دینی ہوگی''۔

٦: مولانا محمد علی جوہر کی شخصیت کے کن پہلوؤں نے آپ کو بہت زیادہ متاثر کیا؟ پانچ نکات تحریر کیجیے۔

جواب: (i) مولانا نے جرأت مندانہ قدم اٹھاتے ہوئے برطانوی حکومت کو جواب دیا۔

(ii) مولانا نے اپنے پرجوش خطاب سے انگریزوں کو اپنا نشانہ بنایا۔

(iii) مولانا نے لوگوں کے دلوں میں جذبہ حریت کو مہمیز دی اور لوگوں کے دلوں میں جذبہ آزادی، جذبہ خود مختاری پیدا کیا جو کہ پاکستان کے خواب کی تعبیر بنا۔

(iv) مولانا ایک بے مثال رہنما کے ساتھ ساتھ بے باک صحافی اور شاعر بھی تھے۔

(v) باوجود خرابی صحت مولانا کی خواہش تھی کہ وہ پہلی گول میز کانفرنس میں ضرور شرکت کریں تا کہ آزادی کے حصول کے لیے آواز بلند کرسکیں۔

قواعد

سرگرمی نمبر٦: (الف) سبق میں جو رموز او قاف استعمال ہوئے ہیں انہیں نشان زد کیجیے۔

جواب: یہ کام بچے کتاب میں ہی کریں گے۔ ختمہ، سکنہ، واوین اور استفہامیہ علامت

ب: مندرجہ ذیل مکالمے میں مناسب رموز و اوقاف استعمال کرتے ہوئے اسے کاپی میں تحریر کیجیے۔

استاد اور شاگرد کے درمیان مکالمہ

(پابندیٔ وقت کے بارے میں)

استاد: کیا بات ہے وحید! آج بہت دیر سے اسکول آرہے ہو؟

شاگرد: معافی چاہتا ہوں سر، دراصل میں صبح دیر سے جاگا تھا اس لیے وقت پر تیار ہو کر اسکول پہنچنے میں دیر ہوگئی۔

استاد: کیوں؟ دیر سے جاگنے کی وجہ کیا تھی؟ طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟

شاگرد: آپ کی دعا سے بالکل ٹھیک ہوں، بس رات چونکہ دیر سے سویا تھا اس لیے صبح وقت پر نہ اٹھ سکا۔

استاد: دیر سے سوئے تھے کیا روزانہ دیر سے سوتے ہو یا صرف آج ایسا ہوا؟

شاگرد: جناب! یہ تو روز کا معمول ہے رات کو دیر تک پڑھتا ہوں اس لیے صبح سورج نکلنے سے پہلے اٹھنا مشکل ہوتا ہے۔

استاد: تو گویا فجر کی نماز نہ صبح کی سیر اس کا مطلب یہ ہوا کہ صحت کا دیوالیہ نکالنے کا ارادہ ہے۔

شاگرد: ماسٹر صاحب کیا کروں؟ اگر رات کو پڑھائی نہ کروں تو کورس کیسے ختم ہوگا۔

استاد: ارے بندۂ خدا! پڑھنے سے کون روکتا ہے؟ لیکن یہ کون سی عقلمندی ہے کہ آدمی وقت پر سوئے نہ وقت پر جاگے۔ ابھی کل ہی تو آپ لوگ کلاس میں پابندی وقت پر مضمون لکھ رہے تھے۔ سورہ العصر میں بھی انسان کو وقت کی اہمیت کا احساس دلا کر غفلت سے بیدار کیا گیا ہے۔

شاگرد: آپ کا ارشاد بجا ہے، اب آپ ہی کوئی مشورہ دیں کہ میں پڑھائی کا کیا پروگرام بناؤں؟

استاد: دیکھو ہر کام کو وقت پر سرانجام دینے کی عادت ڈالو یہ زندگی کا بہترین اصول ہے۔ تعلیم کا یہی فائدہ ہے کہ وہ ہم میں شعور پیدا کرتی ہے، وقت کی قدر کرنا سکھاتی ہے اور ہماری عادات میں باقاعدگی پیدا کرتی ہے۔

شاگرد: آپ کا مطلب یہ ہے کہ مجھے اسکول کی طرح گھر پر بھی ایک ٹائم ٹیبل کے مطابق زندگی بسر کرنی چاہیے؟

استاد: ہاں! اسی میں کامیابی کا راز ہے۔ اچھا طالبعلم وہی ہوتا ہے جو وقت کا پابند ہو، جس کے سونے، جاگنے، کھانے، پڑھنے اور کھیلنے کے اوقات مقرر ہوں۔ جس کے روزمرہ کے تمام معمولات میں باقاعدگی پائی جائے۔

شاگرد: ماسٹر صاحب! آپ کے قیمتی مشوروں کا بہت شکریہ۔ میں انشاءاللہ ان پر پورا عمل کروں گا۔

آئیے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر ۷: (الف)　　کسی تاریخی شخصیت کے بارے میں معلومات جمع کریں اور درج ذیل فارم پُر کیجیے۔

(ب): مندرجہ بالا معلومات کی مدد سے اپنی تاریخی شخصیت پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: یہ سرگرمی طلباء وطالبات کو گرہوں کی صورت میں کرنے کے لیے دیں۔ معلومات جمع کرنے کے لیے کم از کم ایک ہفتے کا وقت دیں پھر فارم کی مدد سے طلباء وطالبات جماعت میں مضمون تحریر کریں گے۔

قسطنطنیہ (استنبول)

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبر ۱: درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

۱: سیر و سیاحت سے انسان کی معلومات میں کیسے اضافہ ہوتا ہے؟ بیان کیجیے۔

جواب: جب ہم مختلف ملکوں کی سیر و سیاحت کرتے ہیں تو ہمیں وہاں کے تاریخی ورثے، وہاں کی ثقافت اور وہاں کے ملکی حالات و واقعات کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہے اور اسی سے انسان کی معلومات میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

۲: سیاح کسے کہتے ہیں؟

جواب: مختلف ملکوں اور شہروں کی سیر کرنے والے کو سیاح کہتے ہیں۔

۳: سیاحت کے کیا کیا مقاصد ہو سکتے ہیں؟

جواب: سیاحت کے مندرجہ ذیل مقاصد ہو سکتے ہیں۔

() اللہ کی نشانیوں پر غور کرنے کے لیے سیاحت کرنا۔ () دوسرے ملکوں کے بارے میں جاننا۔

() دوسرے علاقوں کی تاریخ کھنگالنا۔ () دوسرے علاقوں کی ثقافت جاننا۔ () تجارت کے مواقع تلاش کرنے کے لیے۔

دورانِ مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی نمبر ۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کریں اور ان میں سے کسی چھ کا لفظی نقشہ بنائیے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معنی
سیاحت	ملکوں اور شہروں کی سیر	عمامے	پگڑی/ دستار
حدفاصل	وہ حد جو دو چیزوں کے درمیان آ کر ان کو ایک دوسرے سے الگ کر دے	آویزاں	لٹکا ہوا/معلق
خلیج	پانی کا وہ حصہ جو تین طرف سے خشکی سے اور ایک طرف سے سمندر سے ملا ہو	طغروں	نشانی/تحریر عربی رسم الخط میں فنکارانہ صلاحیت
دہانہ	منہ	جامد و ساکت	جما ہوا/ٹھوس
مدّ و جزر	جوار بھاٹا/ چاند کی کشش سے سمندر کا اتار چڑھاؤ	تدریجی	درجہ بدرجہ/ آہستہ آہستہ
ثبت ہونا	دستخط ہونا/ درج کرنا/لکھنا/مہر لگانا	محیر العقول	عقل کو حیرانی میں ڈالنے والا/ عجیب و غریب
عظم المرتبت	بڑے مرتبے والا	برج	گنبد/ راس
اقدس	بہت پاک اطہر	آغوش	گرد/بغل
طبعی	قدرتی/خلقی	دلفریب مناظر	دل کو لبھانے والے مناظر
دلیل	ثبوت/شہادت	نا قابل تسخیر	جس کو فتح نہ کیا جا سکے

عظیم الشان	بڑی شان وشوکت/ بہت بڑا	شاہکار	سب سے بڑا کارنامہ
کلاہ	لمبی ٹوپی/ تاج شاہی، ٹوپی	دلکش	دل کو کھینچنے والا/ خوبصورت
ان گنت	لاتعداد		

لفظی نقشہ

(i)

لفظ کا صفحہ نمبر
ان گنت

متضاد
قابلِ شمار

مترادف
لاتعداد

لغت سے معنی
جو شمار میں نہ آ سکے/ بے شمار

لفظ کی دیگر اقسام

سبق میں موجود اُس لفظ کا جملہ
محل کے مختلف کمروں میں عثمانی دور کے ان عظیم حکمرانوں کی ان گنت یادگاریں رکھی ہوئی ہیں۔

میرا جملہ
لائبریری میں ان گنت نئی کُتب کا اضافہ طلبا کے لیے نہایت خوش آئند تھا۔

(ii)

لفظ کا صفحہ نمبر
سیاحت

متضاد
-

مترادف
سیر

لغت سے معنی
ملکوں یا شہروں کی سیر کرنا

لفظ کی دیگر اقسام
سیاح

سبق میں موجود اُس لفظ کا جملہ
میں باقی سارا دن شہر کی سیاحت میں صرف کرنا چاہتا تھا۔

میرا جملہ
احمد نے اس بار چھٹیاں سیاحت کے لیے جو وقف کرنے کا ارادہ کیا تا کہ مستقل کام، کام سے چھٹکارا حاصل کر سکے۔

(iii)

لفظ کا صفحہ نمبر
طبعی

متضاد
مصنوعی

مترادف
خلقی

لغت سے معنی
قدرتی

لفظ کی دیگر اقسام
طبع

سبق میں موجود اُس لفظ کا جملہ
اس مردِ حق آگاہ کے مزار کی عمارت اور اس کی دیکھ بھال ترکوں کی طبعی خوش ذوقی کی دلیل ہے۔

میرا جملہ
پوسٹ مارٹم کے بعد طبیب نے مریض کی موت کو طبعی قرار دیا۔

(iv)

لفظ کا صفحہ نمبر
جامد و ساکت

متضاد
متحرک/ رائع

مترادف
ٹھوس

لغت سے معنی
جما ہوا

لفظ کی دیگر اقسام
جمود

سبق میں موجود اُس لفظ کا جملہ
میوزیم میں ایک ایک طغری دیکھنے والے کو۔۔۔۔ جامد و ساکت کھڑا رہنے کی دعوت دیتا ہے۔

میرا جملہ
حادثہ دیکھ کر سارہ کتنی دیر وہیں جامد و ساکت کھڑی رہی۔

(v)

لفظ کا صفحہ نمبر
عتاب

متضاد
حقیر

مترادف
عظمت

لغت سے معنی

لفظ کی دیگر اقسام

عظّام

بڑی شان وشوکت

سبق میں موجود اُس لفظ کا جملہ
مسجدِ سلطان احمد جسے نیلی مسجد بھی کہا جاتا ہے استنبول کی ایک اور عظیم الشان عمارت ہے۔

میرا جملہ
فرعون کی عظیم الشان حکومت اور سلطنت اس کو اللہ کے عذاب سے نہ بچاسکی۔

(vi)

متضاد
قبیح

مترادف
خوبصورت

لفظ کا صفحہ نمبر
دلکش

لفظ کی دیگر اقسام
دلکشی

لغت سے معنی
دل کو کھینچنے والا

سبق میں موجود اُس لفظ کا جملہ
گولڈن ہارن کے کنارے اس عجائب گھر کے باغات ایک دلکش منظر پیش کرتے ہیں۔

میرا جملہ
باغ کے دلکش منظر نے بوجھل طبیعت کو بحال کردیا۔

سرگرمی نمبر۳:　　مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کریں۔

ان گنت　　اقدس　　دلفریب مناظر　　دلکش　　شاہکار　　آغوش　　جامدوساکت

جواب: اگر آپ طلاطم خیز دنیا سے دور ایک خاموش، پرسکون اور دلکش گوشہ کی تلاش میں ہیں ہیں بنجوسہ جھیل (راولاکوٹ آزاد کشمیر) آپ کا بہترین انتخاب ہے۔جھیل کے دلفریب مناظر ایسے ہیں کہ انسان جامدوساکت کھڑا اس کو دیکھتا ہی رہے۔یہ جھیل حقیقی معنوں میں اللہ کی ذات اقدس کی صناعی کا بہترین شاہکار ہے۔جھیل کے اطراف ان گنت پرندے چہچہاتے رہتے ہیں۔ یہاں آنے والے کا دل چاہتا ہے کہ یہ منظر اسے اپنی آغوش میں لے لے اور وہ کبھی واپس نہ جائے۔

دورانِ مطالعہ

سرگرمی نمبر۴:　　مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے ایک باربط عبارت تحریر کیجیے۔

آغوش ، دل فریب مناظر ، حدفاصل ، نا قابلِ تغیر ، ثبت ہونا ، ان گنت ، شاہکار ، دلکش

جواب: ہمارا پیارا ملک قدرت کے دلفریب مناظر سے بھرا پڑا ہے۔ جہاں پہاڑوں کی آغوش میں شور مچاتے دریا بہہ رہے ہیں تو وہیں دلکش برف پوش پہاڑ سے چمکتی نا قابلِ تغیّر سورج کی کرنیں ہر صبح نئے دن کی نوید دیتی نمودار ہوتی ہیں اور اپنے وجود کا ثبت ہونا زندگی کے اس کاروان میں ظاہر کرتی ہیں۔ میدانوں اور نظاروں میں حدّ فاصل پر لہلہاتے کھیت اور شجر اپنے اَن گنت مدّاحوں سے داد وصول کرتے ، جھومتے بہت خوبصورت اور دل آویز لگتے ہیں۔

قدرت کے اس حسین شاہکار کا ہم جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ جس نے چاروں موسم اور ہر طرح کی نعمتوں سے مالا مال یہ ملک ہم کو عطا کیا ہے۔ شکر الحمد للہ!

سرگرمی نمبر۵:　سبق میں موجود مندرجہ ذیل جگہوں کے متعلق آپ کو کیا معلومات حاصل ہوئیں؟ دو دو جملے میں تحریر کریں۔

آبنائے باسفورس: آبنائے باسفورس یورپ اور ایشیاء کے درمیان حد فاصل کا کام دیتی ہے ایک تنگ خلیج جو آبنائے باسفورس سے نکل کر چند میل خشکی کے اندر چلی جاتی ہے استنبول کے قدیم و جدید شہر کو ایک دوسرے سے ملاتی ہے۔

مسجد حضرت ابوایوب انصاری: حضرت ابوایوب انصاری کے مزار کے ساتھ ہی ایک خوبصورت مسجد تعمیر کی گئی ہے جسے ایوب مسجد کہتے ہیں۔ اس مردِ حق آگاہ کے مزار کی عمارت اور اس کی دیکھ بھال ترکوں کے طبعی خوش ذوقی کی دلیل ہے۔

گولڈن ہارن:　گولڈن ہارن کو ترک قلیچ کہتے ہیں۔ خشکی کی طرف سے گولڈن کا آخری سرا ایک چھوٹے سے دریا کے دہانے کے ساتھ مل جاتا ہے۔ گولڈن ہارن پر دو پل جدید اور قدیم آبادی کو آپس میں ملاتے ہیں۔

نیلی مسجد: مسجد سلطان احمد جسے نیلی مسجد کہا جاتا ہے، یہ استنبول کی ایک اور عظیم الشان عمارت ہے اس کی پہلی خصوصیت جو دور سے ایک سیاح کو اپنی جانب متوجہ کرتی ہے اس کے چھ مینار ہیں۔

محمد فاتح کا قلعہ:　محمد فاتح کے دادا سلطان مراد اول نے باسفورس کے مشرقی یا ایشیائی کنارے پر ایک قلعہ تعمیر کیا تھا جو آج بھی موجود ہے۔ یہ قلعہ ایک بلند ٹیلے پر واقع ہے۔ ٹیلے کا اہم ترین حصہ وہ برج ہے جہاں سلطان محمد کے زمانے کی یادگاریں موجود ہیں یہ برج تقریباً ۷۵ میٹر اونچا ہے۔

سرگرمی نمبر۶:　مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

۱:　انقرہ سے پرواز کے وقت وہاں کا موسم کیسا تھا؟

جواب:　انقرہ سے پرواز کے وقت آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے تھے اور موسم بہت دلکش تھا۔

۲:　استنبول کہاں واقع ہے؟

جواب:　استنبول ترکی کا اہم شہر ہے اور یہ ایشیاء کو یورپ سے جدا کرنے والی آبنائے باسفورس اور بحیرہ مارمورا کے کناروں پر واقع ہے۔

۳:　مصنف کے لیے استنبول میں سب سے بڑی دلچسپی کیا تھی؟

جواب:　مصنف کے لیے استنبول میں سب سے بڑی دلچسپی حضرت ابوایوب انصاریؓ کا مزار تھا۔

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر۷:　مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

۱:　حضرت ابوایوب کے مزار پر جا کر مصنف کو کن تاریخی واقعات کا خیال آیا؟ تفصیل سے تحریر کیجیے۔

جواب:　حضرت ابوایوب کے مزار پر جا کر مصنف کو اس واقعے کا خیال آیا جب حضور ﷺ نے مدینہ ہجرت کی سب لوگوں نے ان کا دل سے استقبال کیا اور سب لوگ چاہتے تھے کہ آپ ﷺ ان کے گھر تشریف لائیں، یہ صورتحال دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا میری اونٹنی جس گھر کے سامنے جا کر رکے گی میں وہی قیام کروں گا پھر آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی کو چھوڑ دیا، اونٹنی حضرت ابوایوب انصاری کے گھر کے سامنے جا کر بیٹھ گئی اور اس طرح حضرت ابوایوب انصاریؓ کو آپ ﷺ کی مہمان نوازی کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

۲:　سبق پڑھ کر آپ کو ترکی کی کن دو مساجد کے بارے میں آگاہی ہوئی؟ تفصیلاً تحریر کریں۔

جواب:　سبق پڑھ کر مندرجہ ذیل دو مساجد کے بارے میں آگاہی حاصل ہوئی۔

() سلطان احمد مسجد: سلطان احمد مسجد المعروف نیلی مسجد ترکی میں واقع ہے۔ یہ مسجد ۱۶۱۶ء-۱۶۰۹ء کے درمیان سلطان اوّل کے دور میں تعمیر کی گئی۔آج بھی سلطان احمد کا مقبرہ اس میں موجود ہے۔

رات میں یہ مسجد نیلے رنگ کی روشنی سے ڈھک جاتی ہے۔ جو قابلِ دید منظر ہوتا ہے اس میں نیلے رنگ کا استعمال بہت اعلیٰ اور نفاست سے کیا گیا ہے۔اوپر کی سطح میں ۲۰۰ کھڑکیاں وہاں پر قدرتی روشنی اور نیلے رنگ کی وجہ سے فنِ تعمیر کی بڑی مثال ہے مسجد کی اندرونی تزین و آرائش کے لیے قرآنی آیات نقش کی گئی ہیں جو کہ ایک مشہور آرٹسٹ سید قاسم نے بڑی نفاست اور خوب صورتی سے استعمال کیا ہے۔اس مسجد میں کُل چھ مینار، پانچ بڑے گنبد اور پانچ چھوٹے گنبد ہیں۔ ہر چھوٹے گنبد میں چودہ کھڑکیاں اور بڑے گنبد میں اٹھائیس کھڑکیاں ہیں۔

() مسجد سلیمانیہ: یوں تو استنبول میں ہزاروں مسجدیں ہیں مگر مسجد سلیمانیہ ایک نہایت ہی خوبصورت اور تاریخی مسجد ہے جس استنبول میں عثمانیہ دورِ حکومت میں بنائی گئی۔

یہ مسجد چار صدیاں گزرنے کے باوجود اپنی خوبصورتی اور دلکشی میں اپنی مثال آپ ہے۔اس مسجد کو عثمانی سلطان سلیمان نے تعمیر کروایا۔مسجد سلیمانیہ کی تعمیر ۱۵۵۰ میں شروع ہوئی اور ۱۵۵۸ میں مکمل ہوئی یہ مسجد اپنی خوبصورتی، عظمت اور مضبوطی میں خاص مقام رکھتی ہے۔اس مسجد کے بلند و بالا مینار پانچ وقت اللہ رب العزت کے پاک نام کی روشنی بکھیرتے ہیں۔

سلیمانیہ مسجد کا صحن عثمانی طرزِ تعمیر کا منہ بولتا ثبوت ہے۔عثمانی حکمرانوں نے مساجد کی تعمیر میں بالخصوص اپنے ایمان اور روحانی ذمہ داریوں کا منہ بولتا ثبوت دیا ان کے دورِ حکومت میں جگہ جگہ خوبصورت مساجد بنوائی گئیں۔

مسجد سلیمانیہ کے صحن کے درمیان میں وضو کرنے کے لیے روایتی چبوترہ بنایا گیا ہے اور صحن کے چاروں کونوں میں بلند و بالا مینار تعمیر کیے گئے ہیں۔ مسجد کا مرکزی ہال وسیع وعریض ہے۔ مسجد کا اندرونی حصہ بہت خوبصورت اور نفیس ہے، اس کے اندرونی حصوں میں خاص ٹائلوں کے ساتھ خوبصورت نقش و نگاری کی گئی ہے۔سفید سنگ مرمر کا محراب اور منبر یوں تو بہت سادہ ہے مگر دیکھنے میں بہت عالیشان دکھائی دیتا ہے۔

اس مسجد کو دیکھنے کے لیے پوری دنیا سے سیاح آتے ہیں۔

۳: ترکی کے قومی عجائب گھر کی منظر کشی اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب: استنبول کی ایک اور قابل دید تاریخی عمارت عثمانی سلاطین کا قدیم محل ہے جسے اب ایک عجائب گھر میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ گولڈن ہارن کے کنارے اس عجائب گھر کے باغات ایک دلکش منظر پیش کرتے ہیں اور گزر گاہوں کے کناروں پر سرو کے درختوں کی قطاریں دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاہانِ مغلیہ کی سی قدیم عمارت کی سیر کی جا رہی ہو۔محل کے مختلف کمروں میں عثمانی دور کے ان عظیم حکمرانوں کی ان گنت یادگاریں رکھی ہوئی ہیں۔ان کے لباس ان کی کلاہ، عمامے اور ان کے سکے اور اسلحہ جات سب یہاں موجود ہیں۔ خطاطی کے بہترین نمونے اس عجائب گھر میں موجود ہیں۔قرآن حکیم سے لے کر دیواروں پر آویزاں طغروں تک ہر چیز اس فن کا ایک شاہکار معلوم ہوتی تھی۔میوزیم میں ایک ایک طغریٰ دیکھنے والوں کو پہروں جامد و ساکت کھڑا رہنے کی دعوت دیتا ہے۔

سرگرمی نمبر ۸: گروہوں کی صورت میں مندرجہ ذیل نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے سیاحوں کے لیے پاکستان کے کسی تفریحی مقام کا تعارفی کتابچہ (بروشر) تیار کریں۔

جواب: مقام کا تعارف:

کراچی پاکستان کا سب سے بڑا تجارتی شہر ہے۔اس کا شمار پاکستان کے مشہور اور ترقی یافتہ شہروں میں ہوتا ہے۔اسے روشنیوں کا شہر بھی کہا جاتا

ہے۔کراچی میں تقریباً پاکستان کے ہر حصے سے تعلق رکھنے والے لوگ رہائش پذیر ہیں اسی لیے اسے منی پاکستان بھی کہا جاتا ہے۔

سفر کی ہدایات:

کراچی شہر میں سفر کرتے وقت اپنے سامان کا خاص خیال رکھیں اور جس ٹرانسپورٹ سے بھی سفر کریں نظم وضبط کا خیال رکھیں۔ بیرون ملک سے آنے والے لوگ ہوائی جہاز کے ذریعے سفر کرتے ہیں اور اندرون ملک میں لوگ ہوائی جہاز، ریل اور بس کے ذریعے بھی سفر کیا جاسکتا ہے۔

سڑک، ریل، ہوائی جہاز کا سفر:

غیر ممالک سے آنے والے لوگ بذریعہ ہوائی جہاز سفر کرتے ہیں۔کراچی میں پاکستان کا سب سے بڑا بین الاقوامی ہوائی اڈہ موجود ہے۔ اندرون ملک ریل گاڑی اور بذریعہ سڑک سفر کیا جاتا ہے۔

سفری قیام گاہیں:

کراچی میں بیرون ملک اور اندرون ملک سے آنے والے سیاحوں کے لیے خوبصورت سفری قیام گاہیں بھی موجود ہیں جہاں ہر قسم کی سہولت موجود ہوتی ہے، خوبصورت گیسٹ ہاؤسز اور ہوٹلز موجود ہیں۔

تفریحی مقامات:

کراچی میں بہت سے تفریحی مقامات ہیں جو اندرون اور بیرون ملک سے آنے والے سیاحوں کے لیے تفریح کا باعث بنتے ہیں۔کراچی سمندر کے کنارے آباد ہے اس لیے خوبصورت ساحل بھی تفریحی مقامات کا ایک اہم حصہ ہے۔ ہاکس بے، کیماڑی، دو دریا اور چائنہ پورٹ بھی قابل دید ہیں۔ یہاں بہت سے پارکس اور شاپنگ مالز بھی ہیں۔ ہائی وے پر خوبصورت ریسٹورنٹ ہیں جہاں کے کھانے ایک سے بڑھ کر ایک ہیں۔قائداعظم کا مزار بھی کراچی شہر میں موجود ہے۔

علاقائی سوغات اور مقامی تہوار:

کراچی کی مشہور سوغات حلیم اور بریانی ہے جو کہ اندرون اور بیرون ملک سے آنے والے سیاحوں کے لیے کسی سوغات سے کم نہیں۔کراچی شہر کے کھانوں میں خاص لذت پائی جاتی ہے جو بندے کو بار بار کھانے پر مجبور کرتی ہے۔

عید الفطر اور عید الاضحیٰ خاص تہوار ہیں۔ ماہ رمضان کی رونق بھی قابل دید ہے۔۱۴ اگست کو پورا شہر سبز اور سفید بتیوں سے سجایا جاتا ہے۔اس کے علاوہ مقامی تہوار بھی عقیدت واحترام سے منائے جاتے ہیں۔

قواعد

سرگرمی نمبر۹: سبق کا بغور مطالعہ کر کے مرکب اضافی اور مرکب توصیفی کی پانچ امثال تلاش کر کے تحریر کریں۔

مرکب اضافی	مرکب توصیفی	مرکب اضافی	مرکب توصیفی	مرکب اضافی	مرکب توصیفی
خطاطی کے نمونے	عظیم شہر	گھنٹہ بھر کی بروزز	گہرے بادل	بادلوں کی آغوش	بلند ٹیلے
دریا کے دہانے	بھاری زنجیر	جنگی پلان کا نقشہ	دلکش منظر		

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر۱۰: دیے گئے جال کی مدد سے اپنے کسی سفر کی روداد لکھیے۔

جواب: طالبات اپنے ذہنی استعداد کے مطابق جوابات تحریر کریں گی۔

ملی نغمہ

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبر۱:　　مختصراً جوابات تحریر کیجیے۔

۱:　امت مسلمہ اور کن القاب سے جانی جاتی ہے؟

جواب:　امت وسط، بہترین امت، انصار اللہ، ملت ابراہیمی

۲:　ملی نغمے کس جذبے کو اجاگر کرنے کے لیے لکھے جاتے ہیں؟

جواب:　ملی نغمے قومی جذبے اور وطن سے محبت جیسے جذبے کو اجاگر کرنے کے لیے لکھے جاتے ہیں۔

دورانِ مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی نمبر۲:　　مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کر کے تحریر کیجیے اور کسی چھ کا لفظی جال بنائیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ارذِل	گھٹیا رکمتر	تا بہ ابد	قیامت تک	مصطفوی	مصطفٰے سے منسوب
ولی	دوست رسرپرست	باطل	ناحق، بیہودہ، غلط، بے اصل	تغیر	تبدیلی
مسلک	قاعدہ، دستور	دادِ شجاعت	بہادری کی تعریف	استعمار	باطل، ناحق، ظلم وستم
وحدت	ایک ہونا ریکتائی رتوحید	فرقانی	حق اور باطل میں فرق کرنے والی	مرّحمت	مہربانی ررحم رکرم

لفظی نقشہ

(i)

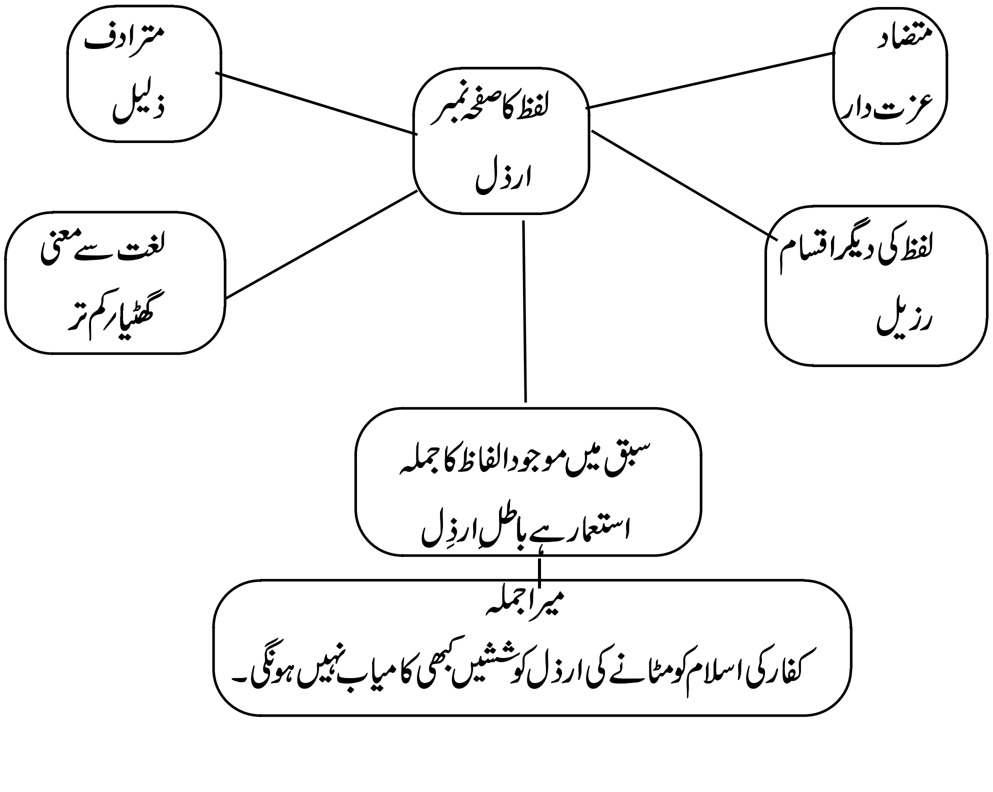

(ii)

لفظ کا صفحہ نمبر
تغیر

متضاد
ثبات

مترادف
تبدیلی

لفظ کی دیگر اقسام
تغیراتی

لغت سے معنی
بدلنا

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
ہم تا بہ ابد سعی و تغیر کے ولی ہیں۔

میرا جملہ
وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میرے خیالات میں تغیر آ گیا ہے۔

(iii)

لفظ کا صفحہ نمبر
ولی

متضاد
دشمن

مترادف
دوست

لفظ کی دیگر اقسام
ولایت

لغت سے معنی
ہم نشین، دوست

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
ہم تا بہ ابد سعی و تغیر کے ولی ہیں

میرا جملہ
اللہ ہی ہمارا سچا ولی ہے۔

(iv)

لفظ کا صفحہ نمبر
استعمار

متضاد
حق

مترادف
باطل

لفظ کی دیگر اقسام
استعماری

لغت سے معنی
حق / ظلم و ستم

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
استعمار ہے باطلِ ارزل۔

میرا جملہ
استعمار کے خلاف جہاد اللہ کو پسند ہے۔

(v)

لفظ کا صفحہ نمبر: باطل

متضاد: حق

مترادف: ناحق

لغت سے معنی: غلط/بے اصل

لفظ کی دیگر اقسام: باطلانہ

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ: استعمار ہے باطل ارزِل

میرا جملہ: غزوۂ بدر حق و باطل کا پہلا معرکہ تھا۔

(vi)

لفظ کا صفحہ نمبر: مسلک

متضاد: ـ

مترادف: دستور

لغت سے معنی: قائدہ

لفظ کی دیگر اقسام: مسلکی

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ: امن کی دعوت کل عالم میں مسلک عام ہمارا

میرا جملہ: اللہ کی توحید ہی مومن کا مسلک ہے۔

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کریں۔

سعی ، ارذل ، مسلک ، استعمار ، دادِشجاعت ، تابہ ابد ، مصطفوی

جواب: یہ بات ہمیں نہیں بھولنی چاہیے کہ ہم امت مسلمہ ہیں۔ہم وہ لوگ ہیں جو استعمار کی قوتوں کے سامنے ڈٹ کر کھڑے رہتے ہیں اور دادِشجاعت حاصل کرتے ہیں۔باطل کی یہ سعی تابہ ابد رہے گی کہ اس کا نظام غالب آجائے مگر بحیثیت مصطفوی قوم ہمارا یہ مسلک ہے کہ ان کی یہ ارذل کوششیں ناکام ہوکر رہیں گی۔

سرگرمی نمبر۴: سرگرمی نمبر۱ میں سے کوئی پانچ الفاظ منتخب کر کے ان کی مدد سے ایک مربوط نثر پارہ تحریر کریں۔

جواب: اللہ کا نیک بندہ ولی کہلاتا ہے وہ کبھی بھی باطل طاقتوں کے سامنے نہیں جھکتا کیونکہ اس کا مسلک ہے کہ جھوٹی طاقتیں ناکام رہیں گی کسی قسم کا تغیر اسے راہ حق سے نہیں ہٹا سکتا ایسے لوگ تابہ ابد اپنے نیک اعمال کی وجہ سے دادِشجاعت کے مستحق ہوتے ہیں۔

سرگرمی نمبر۵: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

ا: مصطفوی سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: مصطفوی سے مراد نبی کریم ﷺ کے امتی یا نبی کریم ﷺ سے منسوب لوگ ہیں یعنی امت مسلمہ۔

۲:　شاعر نے باطل ارذل کن قوتوں کو کہا ہے؟

جواب: شاعر نے باطل اور ارذل اسلام کی دشمن قوتوں کو کہا ہے۔

۳:　شاعر کے بقول امت مسلمہ کا پیغام کیا ہے؟

جواب: شاعر کے بقول امت مسلمہ کا پیغام سارے عالم میں امن کی دعوت دینا ہے۔

۴:　اخوّت کا جذبہ کس بات کی علامت ہے؟

جواب: اخوّت کا جذبہ مسلمان سے مسلمان کے اس رشتے کی علامت ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مدینے آمد کے بعد قائم کیا اور جس کے تحت ایک مسلمان نے دوسرے مسلمان کے وہ حقوق و فرائض ادا کیے جس کی دنیا میں مثال نہیں ملتی۔　یا

اخوّت کا جذبہ اُمّتِ مسلمہ پر اللہ کی مہربانی اور قوت ایمانی کی علامت ہے

بعداز مطالعہ

سرگرمی نمبر ۶:　درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

۱:　وحدت فرقانی سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: وحدت فرقانی سے شاعر کی مراد ہے کہ امّتِ مسلمہ وہ اُمّت ہے جو باطل کے خلاف ڈٹ جاتی ہے اور جہدِ مسلسل کے ساتھ اللہ کے دین کو نافذ کرنے اور باطل کو دنیا سے ختم کرنے کے لیے ہمیشہ ایک سیسہ پلائی دیوار ثابت ہوتی ہے۔

۲:　نظم میں ایک مصطفوی کی کیا کیا خوبیاں بیان ہوئی ہیں؟

جواب: نظم میں مصطفوی کی مندرجہ ذیل خوبیاں بیان ہوئی ہیں۔

(i) برائی کو روک کر اچھائی قائم کرنے والا　(ii) باطل کے سامنے ڈٹ جانے والا　(iii) محبت کا درس دینے والا

(iv) کبھی ہار نہ ماننے والا　(v) امن و امان قائم کرنے والا

۳:　"خیر ہے جد و جہد مسلسل"، اس مصرعے میں شاعر ہمیں کیا پیغام دے رہے ہیں؟

جواب: اس مصرعے میں شاعر ہمیں یہ پیغام دے رہے ہیں کہ ہم ایسے لوگ ہیں جو کتنی ہی سخت مشکل کیوں نہ ہو اس کے سامنے کھڑے ہو کر اس کا مقابلہ کرتے ہیں اور ہار نہیں مانتے اور امن و امان قائم کرنے کے لیے خوب جد و جہد کرتے ہیں۔

۴:　اس ترانے کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

جواب: دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو دنیا میں امن و آشتی کا پیغام دیتا ہے اور مسلمانوں کی ایمانی قوت اتنی پختہ ہے کہ تمام باطل طاقتیں اس سے لرزتی ہیں لہٰذا ہمیں اس قوت ایمانی کے زور پر دین اسلام کو پوری دنیا میں قائم کرنا ہے۔

سرگرمی نمبر ۷:　درج ذیل بند کی مع حوالہ تشریح کیجیے۔

شعر:
امن کی دعوت کل عالم میں مسلک عام ہمارا　　دادِ شجاعت دورِ ستم میں یہ بھی کام ہمارا
حق آئے باطل مٹ جائے یہ پیغام ہمارا　　اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

حوالہ: مندرجہ بالا بند ہماری اردو کی کتاب "ارمغان اردو" کے ملی نغمے سے لیا گیا ہے اور اس کے شاعر جناب جمیل الدین عالی ہیں۔

تشریح: شاعر کہتے ہیں کہ ہمارا دین ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ پوری دنیا میں امن و امان، محبت اور اتحاد کا قیام ہو کیونکہ جنگ و جدل، مسلمانوں کا شیوہ نہیں مگر ظالم کے سامنے ڈٹ جانا اور شجاعتِ ایمانی سے کام لینا ہی ایک مسلمان کا کام ہے اور ایک دن ایسا آئے گا جب دنیا سے ساری باطل طاقتوں کا خاتمہ

ہو جائے گا اور پوری دنیا میں صرف اسلام کا بول بالا ہو گا۔

قواعد

سرگرمی نمبر ۸: ذیل میں دیے گئے الفاظ کے دو دو ہم قافیہ الفاظ تحریر کیجیے۔

الفاظ	ہم قافیہ	ہم قافیہ	الفاظ	ہم قافیہ	ہم قافیہ
ولی	کلی	چلی	جید	سید	رعیت
باطل	غافل	حاصل	دعوت	عداوت	شجاعت
پیغام	طعام	قیام	سعی	کئی	مئی
مکمل	مسلسل	ہلچل	ابد	عدد	اشد
اکبر	اصغر	عنصر	استعمار	اشتہار	افتخار

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر ۹: دیے گئے اشارات کی مدد سے اتحاد بین المسلمین کی اہمیت پر سیر حاصل مضمون تحریر کیجیے۔ (تمام اشارات استعمال کرنا ضروری نہیں)

ملّتِ اسلامیہ ، اُمّتِ وسط ، کبریائی کا حق دار ، اللہ اکبر کا تقاضہ ، بہترین اُمّت ، مشن نبوی کے علم بردار ، باطل پرست ، غفلت کی زندگی ، جذبۂ جہاد ، قید و بند کی سختیاں ، اقامت دین، غلبہ حق کی کوششیں ، حق آ گیا باطل مٹ گیا باطل تو ہے ہی مٹنے کے لیے ، تاریخ کے ہر موڑ پر شجاعت کی مثالیں ، اخوت و محبت کے داعی ، اعلیٰ تہذیب کے حامل ، سلامتی کے پیغام پر کاربند ، علوم جدید سے آراستہ ، حرفِ آخر

جواب: طلباء و طالبات دیئے گئے ذخیرہ الفاظ کی مدد سے مضمون خود تحریر کریں گے۔

ہم اور خانے

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبر۱: گروہوں کی صورت میں مندرجہ ذیل بیان پر تبادلہ خیال کیجیے۔

۱: ایک پرسکون اور مطمئن گھر بنانے کے لیے اگر آپ کو پانچ چیزیں چننے کا موقع دیا جائے تو آپ کن چیزوں کو ترجیح دیں گے؟

جواب: طلباء وطالبات اپنے رجحانات کے مطابق اس کا جواب تحریر کریں گے۔

دوران مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی تحریر کیجیے نیز کسی پانچ کا لفظی جال بنائیں۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
غریب خانہ	گھر، جھونپڑی	دولت خانہ	محل، قصر، مکان	دیوان خانہ	ڈرائنگ روم
علامت	نشان	شفاخانہ	اسپتال	ہواخوری	کھلی ہوا میں سیر وتفریح کرنا
مصلحت	خوبی حکمت	عالم فاضل	بہت پڑھا لکھا	خانہ پری	نقشہ بھرنا، کسی کام کو فقط رسمی طور پر ادا کرنا
				صاحب خانہ	گھر والا، میزبان، گھر کا مالک

لفظی نقشہ

(i)

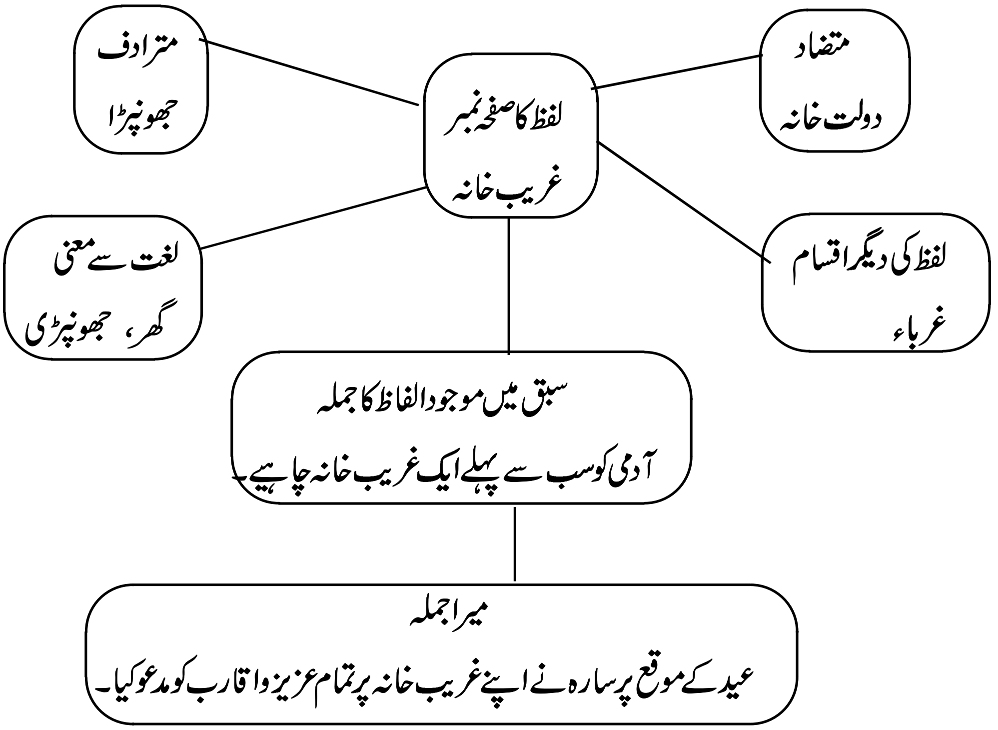

(ii)

لفظ کا صفحہ نمبر: مصلحت

مترادف: حکمت

متضاد: ۔

لغت سے معنی: خوبی، بھلائی

لفظ کی دیگر اقسام: صلح، مصلحتاً

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ: معلوم نہیں اس میں اخبار والوں کی کیا مصلحت ہوتی ہے۔

میرا جملہ: جب بحث طول اختیار کر گئی تو احمد کسی بھی قسم کی ناگوار صورتحال سے بچنے کے لیے مصلحتاً خاموش ہو گیا۔

(iii)

لفظ کا صفحہ نمبر: عالم فاضل

مترادف: دانا

متضاد: جاہل

لغت سے معنی: بہت پڑھا لکھا

لفظ کی دیگر اقسام: علامہ

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ: لیکن تعلیم یافتہ لوگوں کو اگر عالم فاضل بننا ہے تو اس کے لیے انھیں کُتب خانے ہی جانا پڑے گا۔

میرا جملہ: آج کل تو بڑے بڑے عالم فاضل سیاست چمکانے میں کسی سے کم نہیں۔

(iv)

لفظ کا صفحہ نمبر: صاحبِ خانہ

مترادف: میزبان

متضاد: مہمان

لغت سے معنی: گھر والا، گھر کا مالک

لفظ کی دیگر اقسام: ۔

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ: پھر بھی مائیں دیوان خانے میں پہنچ کر صاحبِ خانہ کا قلم اُٹھا لیتی ہیں۔

میرا جملہ: صاحبِ خانہ کی بھرپور کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنی گھریلو ذمہ داریوں کو بخوبی انجام دے۔

(v)

متضاد
غریب خانہ

لفظ کا صفحہ نمبر
دولت خانہ

مترادف
مکان

لفظ کی دیگر اقسام
-

لغت سے معنی
مکان ، محل

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
جواب میں اس شخص کو کہنا چاہیے کہ جی میں آپ کے دولت خانے پر حاضر ہو جاؤں گا۔

جملہ
احمد نے علی کی دعوت قبول کرتے ہوئے اس سے وعدہ کیا کہ ’’انشا اللہ میں ضرور آپ کے دولت خانہ پر حاضر ہو جاؤں گا۔‘‘

سرگرمی نمبر۳:　　مندرجہ ذیل الفاظ کی تصویر کشی کیجیے۔

غریب خانہ　　　دیوان خانہ　　　شفاخانہ

جواب:　طلباء وطالبات خود تصویر کشی انفرادی طور پر کریں گے۔

سرگرمی نمبر۴:　　مندرجہ ذیل بیانات کی وجوہات تحریر کریں۔

۱:　بچوں کو غور کرنے کی فرصت نہیں ملتی۔

جواب:　بچوں کو غور کرنے کی فرصت اس لیے نہیں ملتی کیونکہ اتنا ڈھیر سارا کام ہوتا ہے پھر تھوڑا بہت گھر کا کام اور کھیل ان کو مصروف رکھتے ہیں۔

۲:　لوگ رات کو برتن نہیں دھوتے۔

جواب:　لوگ رات کو برتن نہیں دھوتے اگر برتن دھوئیں گے تو ٹی وی پر ڈرامہ دیکھنے کا ٹائم نہیں ملے گا۔

۳:　لیٹر بکس کا رنگ لال ہوتا ہے۔

جواب:　لیٹر بکس کا رنگ لال ہوتا ہے کیونکہ یہ خطرے کی علامت ہے اور خطرہ اس بات کا ہوتا ہے کہ اگر ہم کوئی خط اس میں ڈالیں گے تو پتا نہیں وہ پہنچے گا یا نہیں۔

۴:　دواخانہ کے بجائے شفاخانہ زیادہ بہتر لفظ ہے۔

جواب:　شفاخانے کے لفظ میں جو بات ہے وہ دواخانے میں نہیں۔ دواخانے کا مطلب یہ ہوا کہ یہاں صرف دوا ملتی ہے جبکہ شفاخانے کے لفظ سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مریضوں کو شفا ملتی ہے۔

۵:　عالم فاضل بننے کے لیے کتب خانے جانا پڑے گا۔

جواب:　عالم فاضل بننے کے لیے کتب خانے جانا پڑتا ہے کیونکہ یہاں فیس کم ہوتی ہے اور علم زیادہ ہوتا ہے۔

سرگرمی نمبر۵:　　درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

۱:　آدمی کو سب سے پہلے کس خانے کی ضرورت ہوتی ہے؟

جواب: آدمی کو سب سے پہلے ایک غریب خانے کی ضرورت ہوتی ہے جہاں وہ اپنا سر چھپا سکے چاہے وہ جگہ چھوٹی ہو یا بڑی ہو، عالی شان ہو یا بے شان، غریب خانہ ہی کہلاتی ہے۔

۲: صبح کے وقت باورچی خانے میں برتنوں کا ڈھیر کیوں ہوتا ہے؟

جواب: صبح کے وقت باورچی خانے میں برتنوں کا ڈھیر اس لیے ہوتا ہے کہ رات میں لوگ برتن نہیں دھوتے کیونکہ انھیں رات میں ڈرامہ دیکھنا ہوتا ہے۔

۳: نعمت خانہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: نعمت خانہ اس چھوٹی سی الماری کو کہتے ہیں جس میں کبھی کبھی دودھ، دہی اور مٹھائی سنبھال کر رکھی جاتی تھی۔

۴: ڈاک خانے میں کس بات کا خطرہ ہوتا ہے؟

جواب: ڈاک خانے میں اس بات کا خطرہ ہوتا ہے کہ جو خط اس میں ڈالا جاتا ہے پتا نہیں پہنچتا بھی ہے یا نہیں۔

۵: کتب خانوں میں لوگ کیا لکھتے رہتے ہیں؟

جواب: کتب خانوں میں لوگ جو بھی کتاب پڑھنے کے لیے لیتے ہیں تو اس کے ہر صفحہ پر اپنی رائے ضرور لکھتے ہیں۔

بعد از مطالعہ

سرگرمی ۶: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

۱: باورچی خانے کا کیا نقشہ کھینچا گیا ہے؟

جواب: باورچی خانے کا بہت دلچسپ نقشہ کھینچا گیا ہے بتایا گیا ہے کہ دن بھر کے استعمال شدہ برتن رات میں بغیر دھوئے چھوڑ دیے جاتے ہیں یوں باورچی خانہ ہر وقت بے ترتیب اور بکھرا رہتا ہے۔

۲: شفاخانے میں صحت یابی کے لیے کن چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: شفاخانے میں صحت یابی کے لیے مندرجہ ذیل چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔

۱) صاف ستھرا ماحول　۲) اچھے اور تعلیم یافتہ ڈاکٹر　۳) معیاری ادویات　۴) ڈاکٹروں کا اپنے مریضوں کے ساتھ حسن سلوک

۳: ڈاک خانے کے دو فوائد اور دو خامیاں تحریر کریں۔

جواب: فوائد: ۱) اگر ڈاک خانے نہ ہوں تو دنیا سے ہمارا رشتہ ٹوٹ جائے گا یعنی ڈاک خانے کے ہونے سے ہمارا رشتہ دنیا سے جڑا رہتا ہے۔

۲) ہم اپنے پارسل، منی آرڈر اور خط اپنے رشتے داروں اور پیاروں کو بھیج سکتے ہیں۔

خامیاں: ۱) باہر ممالک سے جو خطوط آتے ہیں ان کے لفافوں پر جو ٹکٹ لگے ہوتے ہیں وہ غائب ہو جاتے ہیں۔

۲) ہمارے اچھے اچھے رسالے، خطوط، منی آرڈر اور پارسل بھی کبھی کبھار کھو جاتے ہیں۔

۴: ایک بہترین کتب خانہ کن خوبیوں کا حامل ہوتا ہے؟ نکات تحریر کریں۔

جواب: ۱) ایک بہترین کتب خانے میں کم فیس میں بہت سی کتابیں مہیا ہوتی ہیں جس کو پڑھ کر ہم عالم فاضل بن سکتے ہیں۔

۲) کتب خانوں کا ماحول بہت ہی خاموش اور پرسکون ہوتا ہے جہاں ہم دل لگا کر کتابیں پڑھ سکتے ہیں۔

۳) کتب خانوں میں بہت ہی اعلیٰ معیار کی تقریباً ہر موضوع پر کتابیں دستیاب ہوتی ہیں۔

۴) کتب خانوں میں تمام کتابیں ترتیب سے رکھی ہوتی ہیں اس لیے ہمیں اپنی مرضی کی کتاب آسانی مل جاتی ہے۔

۵) کتب خانوں سے کتاب گھر لا کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔

سرگرمی۴: مندرجہ ذیل الفاظ کو درست خانوں میں تحریر کریں۔

پنکھا　جدید موبائل فون　پلنگ　کتب　مشہور جگہ کا برگر　جائے نماز　لان کا سوٹ

مشہور برانڈ کے جوتے　اے سی　کمپیوٹر

ضرورت کا خانہ	خواہش کا خانہ	ضرورت کا خانہ	خواہش کا خانہ	ضرورت کا خانہ	خواہش کا خانہ
پنکھا	جدید موبائل فون	جائے نماز	مشہور جگہ کا برگر	کتب	مشہور برانڈ کے جوتے
لان کا سوٹ	اے سی	پلنگ		کمپیوٹر	

قواعد

سرگرمی نمبر۸:　مندرجہ ذیل سابقے اور لاحقے کی مدد سے دو دو مرکبات تحریر کریں۔

سابقے اور لاحقے	مرکبات	مرکبات	سابقے اور لاحقے	مرکبات	مرکبات
پاک	پاک دامن	پاکباز	ترقی	ترقی پسند	ترقی یافتہ
بد	بددیانت	بدزبان	صاحب	ماسٹر صاحب	خان صاحب
خوب	خوبصورت	خوب سیرت	نما	خوشنما	بدنما
بو	بدبو	خوشبو	کشی	نسل کشی	خودکشی
پرست	سرپرست	حسن پرست	مند	ضرورتمند	ہنرمند

سرگرمی نمبر۹:　سبق میں سے پانچ محاورات تلاش کر کے اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

محاورہ	جملے
واسطہ پڑنا	بعض اوقات نہ چاہتے ہوئے بھی ہمارا واسطہ ایسے لوگوں سے پڑ جاتا ہے جو ہمیں پسند نہیں ہوتے۔
پیٹ کی آگ بجھانا	مہنگائی کے سبب غریب کے لیے پیٹ کی آگ بجھانا مشکل ہو گیا ہے۔
امید اچھی رکھنا	برے حالات میں بھی ہمیں اللہ تعالیٰ سے اچھی امید رکھنی چاہیے کیونکہ اللہ کے گھر پر دیر ہے اندھیر نہیں۔
خانہ پری کرنا	ہمیں ہر کام احسن طریقے سے کرنا چاہیے اور محض خانہ پری سے گریز کرنا چاہیے۔
ہضم ہونا	علی کا آج کل شرارتی لڑکوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہے اس لیے اسے اچھی باتیں ہضم نہیں ہوتیں۔

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر۱۰:　اپنے دوست کے نام خط لکھیں جس میں آپ لوگوں کی فلاح کے لیے کُتب خانہ بنانے کی خواہش کا اظہار کیجیے اور اُسے اس کارِ خیر میں شمولیت کے لیے آمادہ کیجیے۔ خط میں اپنے دوست کو اپنے منصوبے کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کیجیے۔

تفہیم

سوال نمبر۱:　مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

(i) مصنف نے جس گھر میں کتابیں نہ ہوں اُسے کس سے تشبیہہ دی ہے؟

جواب: مصنف نے اس گھر کو جہاں کتابیں نہ ہوں اس اس جسم سے تشبیہ دی ہے جس میں روح نہ ہو۔

(ii) ۱۹۹۴ء اور ۱۹۹۵ء کا سال مصنف کی زندگی کا اہم ترین سال کیوں تھا؟

جواب: ۱۹۹۴ء اور ۱۹۹۵ء مصنف کی زندگی کے اہم ترین سال تھے کیونکہ ان دو برسوں میں مصنف نے قرآن کریم کا مطالعہ ترجمے کے ساتھ کیا اور قرآن کریم کے مطالعے کو اپنا معمول بنالیا۔

(iii) قرآن کریم کے مطالعے کے بعد مصنف کی زندگی میں کیا انقلاب آیا؟

جواب: قرآن کریم کے مطالعے کے بعد مصنف کی زندگی میں ایک عجیب انقلاب پیدا ہونا شروع ہوگیا۔ ان کی نمازوں میں باقاعدگی آنے لگی اور انفرادی نماز کے بجائے باجماعت نماز ادا کرنے لگے اور زندگی کے دوسرے معاملات طے کرتے ہوئے بھی قرآن کے احکامات رہنمائی کرنے لگے۔

(iv) بدنصیب شخص کسے کہا گیا ہے؟

جواب: بدنصیب وہ علم دوست شخص ہے جو دنیا جہاں کی کتابیں پڑھ ڈالے مگر قرآن کی روشنی سے محروم رہے۔

(v) اس عبارت میں آپ کو کون سا حصّہ دلچسپ لگا؟ اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔

جواب: طالبات اپنے رجحانات کے مطابق جواب دیں گی۔

(vi) عبارت کو مناسب عنوان دیجیے۔

جواب: ہماری زندگی میں قرآن پاک کی اہمیت

(vii) درج بالا عبارت کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

جواب: قرآن پاک وہ کتاب ہے جسے پڑھنے اور سمجھنے کے بعد اس کے احکامات پر عمل کر کے نہ صرف ہمارے کردار میں انقلاب برپا ہوتا ہے بلکہ ہم اپنی زندگی کا اصل مقصد بھی پہچان سکتے ہیں۔

سوال نمبر۲: تقابلی مضمون لکھیے: ”جدید دور کی ضرورت قرآن مجید یا دنیاوی کُتب“

جواب: طالبات مضمون خود تحریر کریں گی۔

نعت

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبر ۱: (i) لفظ تعریف کا مترادف بتایئے؟

جواب: لفظ تعریف کا مترادف ثنا ہے۔

(ii) حبِ رسول اللہ ﷺ کا اصل تقاضہ کیا ہے؟ جال بنائیے

جواب:

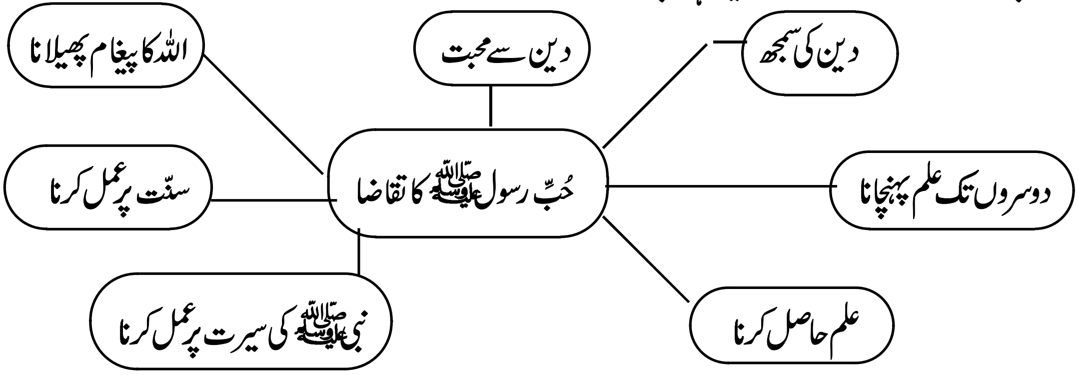

دوران مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی نمبر ۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لغت کی مدد سے تحریر کیجیے۔ نیز کسی پانچ کا لفظی نقشہ بھی بنائیے۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
گنبدِ خضریٰ	حضور ﷺ کے روضہ مبارک کا گنبد	پست	نیچا	حق	سچائی / انصاف
غیرتِ مسلم	مسلمانوں کی غیرت	چرچا	مشہور	تصویر تمنا	آرزو / خواہش
طیبہ	مدینہ منورہ کا نام	بے تاب	بے قرار / بے چین	تقاضا	طلب / خواہش
گستاخ	بے ادب				

لفظی نقشہ

(i)

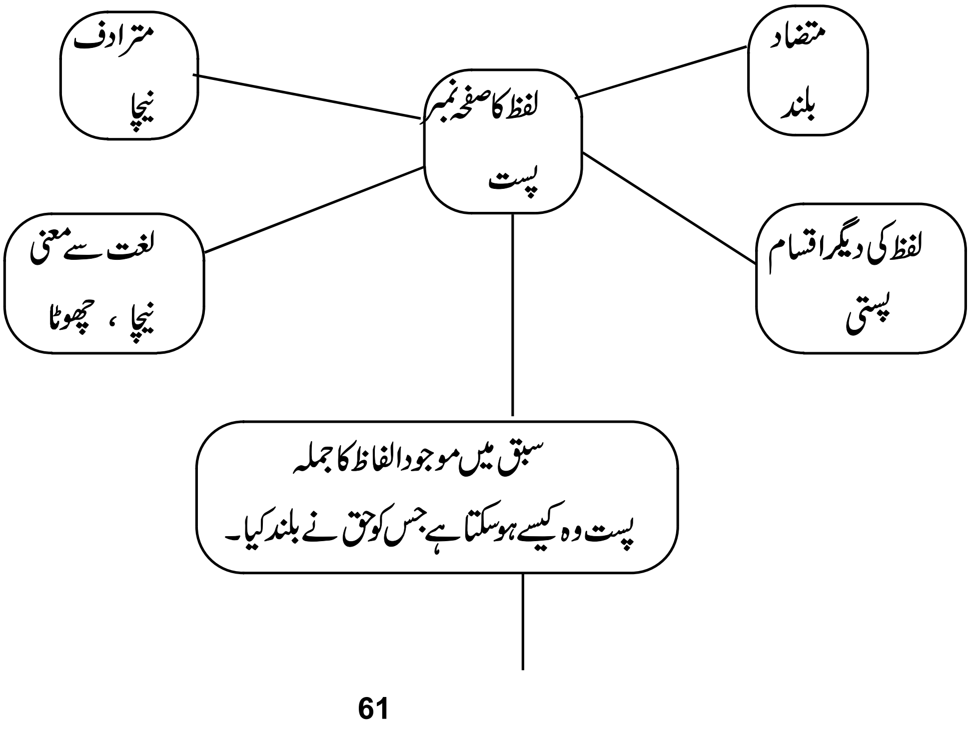

میرا جملہ
اُمّ المومنین حضرت صفیہؓ پست قد کی مالک تھیں۔

(ii)

لفظ کا صفحہ نمبر
چرچا

مترادف
شہرت

متضاد
گمنام

لغت سے معنی
مشہور

لفظ کی دیگر اقسام
۔

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
دونوں جہاں میں اُن کا چرچا کل بھی تھا اور آج بھی ہے۔

میرا جملہ
آمنہ کی تقریر اتنی زبردست تھی کہ پورے اسکول میں اس کا چرچا ہونے لگا۔

(iii)

لفظ کا صفحہ نمبر
گستاخ

مترادف
شریر

متضاد
مؤدب

لغت سے معنی
بے ادب

لفظ کی دیگر اقسام
گستاخی

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
بتلا دو گستاخ نبی ﷺ کو غیرتِ مسلم زندہ ہے۔

میرا جملہ
گستاخِ رسول اللہ ﷺ کی سزا سزائے موت ہے۔

(iv)

لفظ کا صفحہ نمبر
بے تاب

متضاد
مطمئن

مترادف
مضطرب

لغت سے معنی
بے چین

لفظ کی دیگر اقسام
بے تابانہ ، بے تابی

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
جن آنکھوں سے طیبہ دیکھا وہ آنکھیں بے تاب ہیں۔

میرا جملہ
تمام طالبات اسکول پکنک کی بے تابی سے منتظر تھیں۔

(v)

لفظ کا صفحہ نمبر
حق

متضاد
باطل

مترادف
صدق

لغت سے معنی
سچائی

لفظ کی دیگر اقسام
حقانیت

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
پست وہ کیسے ہو سکتا ہے جس کو حق نے بلند کیا۔

میرا جملہ
روزِ اوّل سے حق و باطل کی جنگ جاری ہے اور جیت ہمیشہ حق کی ہوئی ہے۔
دینِ اسلام ہی حق ہے اور باقی ادیان جھوٹے اور باطل ہیں۔

سرگرمی نمبر۳:　　مندرجہ ذیل الفاظ سے دی گئی عبارت مکمل کیجیے۔

بے تاب ، تقاضہ ، چرچا ، حق ، بلند ، گستاخ

حامد ایک جھگڑالو اور گستاخ بچہ تھا۔ وہ ہر آتے جانے والے کو تنگ کرنے کے لیے بے تاب رہتا۔ اس کی جھگڑالو طبیعت کا چرچا پورے محلّے میں تھا۔ محلّے کے بزرگ اُسے سمجھاتے کہ وہ ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتا ہے جن کے اخلاق بہت اعلیٰ اور بلند ہیں۔ اس بات کا تقاضہ ہے کہ وہ یہ روش

ترک کردے اور اپنی زندگی دینِ حق کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے گزارے۔

سرگرمی نمبر۴:　　سرگرمی نمبر۲ میں دی گئی فہرست میں سے ۵ الفاظ کے معیاری جملے بنائیے۔

نمبر شمار	الفاظ	جملے
	بے تاب	احمد اپنے امتحان کا نتیجہ دیکھنے کے لیے بہت بے تاب ہے۔
	حق	مسلمانوں کا کام ہے کہ پوری دنیا میں حق کو غالب کریں اور باطل کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔
	پست	انسان کے پست خیالات اسے برائی کی طرف لے جاتے ہیں۔
	تقاضہ	زندگی کا تقاضہ یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق گزارے۔
	گستاخ	کامران ایک گستاخ لڑکا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے والدین اس سے ناخوش ہیں۔

سرگرمی نمبر۵:　　درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

۱:　　پہلے شعر میں شاعر نبی اکرم ﷺ سے کس رشتے کی بات کررہے ہیں؟

جواب:　پہلے شعر میں شاعر نبی کریم ﷺ سے اس رشتے کی بات کررہے ہیں جو ہمارے نبی کریم ﷺ کے درمیان ہے یعنی آپ ﷺ ہمارے آخری نبی ہیں اور ہم آپ ﷺ کے اُمتی ہیں۔ ہر مومن کا نبی کریم ﷺ سے امتی کا رشتہ ہے۔

۲:　　دوسرے شعر میں شاعر عاشقانِ رسول اللہ ﷺ کو کیا پیغام دے رہے ہیں؟

جواب:　شاعر ہمیں یہ پیغام دے رہے ہیں کہ ہمیں اِدھر اُدھر بھٹکنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہمارے پاس ہمارے نبی کریم ﷺ کی زندگی کا عملی نمونہ موجود ہے آپ ﷺ کی سیرت طیبہ اور آپ ﷺ کا پیغام موجود ہے جس پر عمل کر کے یا جس پر چل کر ہم اپنی دنیا اور آخرت سنوار سکتے ہیں۔

۳:　　''بتلادو گستاخِ نبی کو غیرتِ مسلم زندہ ہے'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب:　شاعر کی مراد یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو پتا ہونا چاہیے کہ مسلمانوں کی غیرت زندہ ہے یعنی غیرت مند اُمّت مسلمہ زندہ ہے اور وہ اپنے نبی کی شان میں گستاخی کرنے والے کا ڈٹ کر مقابلہ کرسکتے ہیں اور مسلمان گستاخ نبی کی جان لے بھی سکتے ہیں اور اپنے نبی کے لیے اپنی جان دے بھی سکتے ہیں۔

۴:　　شاعر آخری شعر میں کس بات کی تمنا کررہے ہیں؟

جواب:　اس شعر میں شاعر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ سب لوگ نبی کریم ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کر کے آ گئے مگر وہ ابھی تک نہیں جاسکے ان کی بھی شدید خواہش ہے کہ وہ بھی مدینہ منورہ جا کر نبی کریم ﷺ کے روضہ مبارک پر حاضری دیں اور زیارت کریں۔

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر۶:　　مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

۱:　　دوسرے اور تیسرے شعر میں شاعر دنیا والوں کو کیا پیغام دے رہے ہیں؟ وضاحت کیجیے۔

جواب:　دوسرے اور تیسرے شعر میں شاعر دنیا والوں کو پیغام دے رہے ہیں کہ ہماری رہنمائی اور بھلائی کے لیے ہمارے نبی ﷺ کی ذات کا عملی نمونہ موجود ہے آپ ﷺ کی تعلیمات آپ کا دیا گیا علم موجود ہے جو آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو دیا تو پھر ہمیں اِدھر اُدھر بھٹکنے کی کیا ضرورت ہے آپ ﷺ کی ذات مبارکہ ہی ہمارے لیے سب کچھ ہے اور اس پر ہمارا پختہ یقین کل بھی تھا آئندہ بھی رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم ﷺ کو سچائی اور انصاف کی

بدولت بلند درجہ عطا کیا ہے وہ کبھی پست نہیں ہوسکتا آپ ﷺ کا چرچا دونوں جہاں میں ہے یعنی آپ ﷺ کی تعریف وتوصیف دونوں جہاں میں کی جاتی ہے

۲: شعر۲ ، ۳ اور۴ کی تشریح کیجیے۔

جواب: شعرنمبر۲ اور کسی جانب کیوں جائیں اور کسی کو کیوں دیکھیں اپنا تو سب کچھ گنبدِ خضرا کل بھی تھا اور آج بھی ہے

حوالہ: مندرجہ بالا شعر ہماری اُردو کی کتاب ارمغانِ اُردو کی نظم نعت سے لیا گیا ہے اور اس کے شاعر کا نام صبیح رحمانی ہے۔

تشریح: اس شعر میں شاعر کہہ رہے ہیں کہ جب ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہمیں اتنی اعلیٰ تعلیمات سے نوازا ہے اور اپنی سنت کا تحفہ ہمیں دیا ہے تو ہمیں اتنی اعلیٰ تعلیمات کو چھوڑ کر اِدھر اُدھر بھٹکنے کی کیا ضرورت ہے ہمیں صرف اور صرف آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے اور کسی دوسرے راستے پر نہیں بھٹکنا چاہیں ہم آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کی رہنمائی میں سچے اور نیک مسلمان بن سکتے ہیں کیونکہ ہمارا سب کچھ آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ ہے۔

شعرنمبر۳: پست وہ کیسے ہوسکتا ہے جس نے حق کو بلند کیا دونوں جہاں میں ان کا چرچا کل بھی تھا اور آج بھی ہے

تشریح: اس شعر میں شاعر کہہ رہے ہیں کہ آپ ﷺ کی ذات پست کیسے ہوسکتی ہے جس سے حق وانصاف نے بلند و بالا اونچا مقام عطا کیا ہے آپ کی ذات سب سے اعلیٰ اور بہترین ہے یعنی وہ ذات جو سب سے اعلیٰ اور بہترین ہے وہ پست نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دونوں جہاں میں بلند و بالا مقام عطا کیا ہے اور آپ کی تعریف وتوصیف دونوں جہاں میں کی جاتی ہے۔

شعرنمبر۴: بتلادو گستاخ نبی کو غیرت مسلم زندہ ہے دین پر مرمٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

تشریح -: اس شعر میں شاعر فرمارہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو بتادو کہ مسلمانوں میں غیرت ابھی زندہ ہے یعنی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا ہے یا آپ صلی اللہ وسلم کی شان کو ٹھیس پہنچانے کی کوشش کرتا ہے ان کے خلاف جہاد کرنے کا جذبہ اس مسلمان امت میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اور وہ اپنے نبی کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے اور دین کی خاطر اپنی جان قربان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے اور اپنے دین پر جان قربان کرنے کا یہ جذبہ پہلے بھی مسلمانوں میں موجود تھا آئندہ بھی رہے گا۔

(i) اس نعت میں شاعر نے نبی پاک صلی اللہ وسلم سے کس طرح اپنی محبت کا اظہار کیا ہے وضاحت کیجیے؟

جواب: اس نعت میں شاعر نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی محبت کا اظہار اس طرح سے کیا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہمارا سب کچھ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے آخری نبی ہیں اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں اور ہمیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی محبت ہے کہ ہم آپ کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کرسکتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف ہر وقت ہمارے لبوں پر موجود رہتی ہے۔

قواعد -:

سرگرمی نمبر ۷ : مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادفات تحریر کیجیے۔

الفاظ	مترادفات	الفاظ	مترادفات	الفاظ	مترادفات
رشتہ	تعلق	پست	نیچے	جانب	طرف
بلند	برتر	چرچا	مشہور/تذکرہ	جذبہ	جوش
تقاضہ	مطالبہ	بیتاب	بےچین	گنبد	گول چھت/برج
تمنا	ارمان/خواہش				

آ یئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر ۸:　مندرجہ ذیل موضوع پر کم از کم دس مکالموں پر مشتمل مکالمہ تحریر کیجیے۔

ایک مسلمان اور غیر مسلم کے درمیان مکالمہ تحریر کیجیے۔ جس میں مسلمان دلائل سے ثابت کرے کہ نبی ﷺ اللہ کے آخری نبی ﷺ ہیں۔

جواب:　طلبا و طالبات گروہوں کی صورت میں مکالمات خود تحریر کریں گے۔

سویرے جو کل آنکھ میری کھلی (پطرس بخاری)

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبرا: (i) امتحانات کی تیاری ایک مشکل عمل ہے کیا آپ اس بات سے متفق ہیں؟

جواب: امتحانات کی تیاری مشکل عمل بھی ہے اور آسان بھی۔ مشکل ان لوگوں کے لئے ہیں جو ابتدا سے ہی محنت کرنے کے قائل نہیں ہوتے اور جب امتحان کے دن قریب آتے ہیں تو امتحان کی تیاری مشکل عمل ثابت ہوتا ہے اور آسان ان لوگوں کے لیے ہے جو سال کے شروع سے ہی محنت کرتے ہیں اور امتحان کے دنوں میں انہیں مشکل نہیں پیش آتی۔

(ii) صبح کے وقت بیدار رہونا اتنا دشوار کیوں محسوس ہوتا ہے؟

جواب: اللہ تعالی نے انسانی ضروریات کے ساتھ جسم کی بھی کچھ ضروریات بنائی ہیں جس میں جسم کا اچھے آٹھ گھنٹے نیند لینا ضروری ہے جس کے لیے اللہ تعالی نے رات کا ٹائم وقف کیا ہے اگر انسان اپنی ضرورت یعنی نیند کو صحیح وقت کے مطابق پورا نہیں کرتا تو اس کے لیے صبح اٹھنا دشوار ہو جاتا ہے اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے بعد سونے کو ترجیح دیتے تھے۔

دورانِ مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی نمبر۲: لغت کا استعمال کرتے ہوئے درج ذیل الفاظ کے معانی تحریر کریں نیز کسی پانچ کا لفظی نقشہ بنائیں۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
برسبیل تذکرہ	تذکرے کے طور پر	چٹخنی	دروازے کو روکنے کی چیز	ارمان انگیز	خواہشات سے بھرا
عالم خواب	خواب کی دنیا	لغویات	بیہودہ باتیں	تقطیع	ٹکڑے ٹکڑے کرنا/کتاب کا سائز
چوبی دیواریں	لکڑی کی بنی دیواریں	روح افزا	تازگی بخشنے والا	ندارد	غیر حاضر/موجود نہ ہونا
جلترنگ	ایک باجا	صبح کاذب	صبح کی روشنی جس کے بعد اُجالا ہو جاتا ہے	جادو بیانی	سحر البیان، جسکی تقدیر یا کلام میں تاثیر ہو
قائل	لاجواب ہونے والا	عدم تشدد	مار دھاڑ کے بغیر	خدائی فوجدار	ہر بات میں ٹانگ اڑانے والا
قسمت خوابیدہ	سوئی ہوئی قسمت	وارد ہونا	نازل ہونا	منظورِ نظر	جس پر خاص عنایت ہو پیارا/محبوب

لفظی نقشہ

(i)

لفظ کا صفحہ نمبر
عالمِ خواب

متضاد
عالم بیداری

مترادف
خوابیدہ

لفظ کی دیگر اقسام
-

لغت سے معنی
خواب کی دنیا

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
کچھ دیر تو ہم سمجھے کہ عالمِ خواب ہے۔

میرا جملہ
عمرے کی شدید خواہش کے باعث معارج عالمِ خواب میں بھی حرم میں پہنچ گیا۔

(ii)

لفظ کا صفحہ نمبر
قائل

متضاد
منکر

مترادف
لاجواب

لفظ کی دیگر اقسام
-

لغت سے معنی
تسلیم کرنے والا

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
دیوار پر لٹکا ہوا کیلنڈر پنڈولم کی طرح ہلنے لگا تو ہمیں بیداری کا قائل ہونا ہی پڑا۔

میرا جملہ
معارج کی دلیل سُن کر تمام دوست اس کے قائل ہو گئے۔

(iii)

لفظ کا صفحہ نمبر
لغویات

متضاد
مفید

مترادف
بیہودہ

لفظ کی دیگر اقسام
لغو

لغت سے معنی
بے ہودہ باتیں / بے کار

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
آخر اس نتیجے پر پہنچے کہ تین بجے اُٹھنا لغویات ہے۔

میرا جملہ
مومن نہ صرف گناہ کے کاموں سے بلکہ لغو کاموں سے بھی پرہیز کرتا ہے۔

(iv)

لفظ کا صفحہ نمبر
روح افزا

مترادف
فرحت بخش

متضاد
روح فرسا

لغت سے معنی
تازگی بخشنے والا

لفظ کی دیگر اقسام
روح

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
آپ کی نوازش سے میں نے صبح کا سہانا اور روح افزا وقت بہت اچھی طرح صرف کیا۔

میرا جملہ
صبح کی چہل قدمی طبیعت کے لیے روح افزا ثابت ہوتی ہے۔

(v)

لفظ کا صفحہ نمبر
ندارد

مترادف
غیر حاضر

متضاد
حاضر

لغت سے معنی
موجود نہ ہونا

لفظ کی دیگر اقسام
وارد

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
کل ذرا مجھے چھے بجے یعنی جس وقت چھے بجیں ۔۔۔۔۔۔خواب ندارد۔

میرا جملہ
معلّمہ فاطمہ کا نام تین بار پکار چکی تھیں مگر جواب ندارد، معلوم ہوا طبیعت کی خرابی کے باعث جلدی چلی گئی۔

سرگرمی نمبر ۳:　مندرجہ ذیل الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے عبارت مکمل کیجیے۔

خدائی فوجدار ، جادو بیانی ، عالم خواب ، چوبی دیواریں ، قائل ، صبح کاذب ، قسمت خوابیدہ ، جلترنگ ، روح افزا ، ارمان انگیز۔

جب سورج کی کرنیں خدائی فوجدار کی طرح چوبی دیواروں پر پڑتی ہیں تو صبح کاذب کے اس سہانے وقت میں عالم خواب سے نکلنے کا اپنا ہی مزہ ہوتا ہے۔ پرندوں کی چہچہاہٹ کسی جلترنگ کی طرح سنائی دیتی ہے کوئل کی کوک جادو بیانی کا کام کرتی ہے ایسے ارمان انگیز اور روح افزا منظر سے لطف اندوز ہونے کے لیے سحر خیزی کے فوائد کا قائل ہونا لازمی امر ہے ورنہ نیند کے غلبے میں سحر طلوع ہوتی تو قسمت خوابیدہ کو جگائے بغیر گزر جائے گی۔

سرگرمی نمبر۴:　سرگرمی نمبر۲ میں دیے گئے الفاظ میں سے پانچ الفاظ منتخب کر کے ایک مربوط عبارت تحریر کیجیے۔

نیک اور متقی لوگ اپنے نیک اعمال کی بدولت اللہ تعالی کے منظورِ نظر ہوتے ہیں وہ نہ صرف لغویات سے بچے رہتے ہیں بلکہ اپنا زیادہ سے زیادہ وقت نکال کر اللہ تعالی کی حمد و ثنا کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کی تلاوت بھی کرتے ہیں۔ تلاوت قرآن پاک انکی طبیعت پر روح افزا اثر ڈالتی ہے اور ان کی قسمت خوابیدہ کو جگا دیتی ہے اور بندے کو اپنے رب کی مہربانیوں اور نوازشات کا قائل کر دیتی ہے۔

سرگرمی نمبر۵:　مندرجہ ذیل بیانات کی وجوہات تحریر کیجیے۔

(i)　مصنف نے کہا ذرا ہمیں صبح جگا دیجیے.

جواب: مصنف نے کہا ذرا ہمیں صبح جگا دیجیے کیونکہ انہوں نے صبح اٹھ کر امتحان کی تیاری کرنی تھی .

(ii)　مصنف نے فیصلہ کیا کہ پہلے کتابوں کو ترتیب سے میز پر لگا دیں۔

جواب: مصنف نے کتابوں کو ترتیب سے لگانے کا فیصلہ اس لیے کیا کیونکہ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اپنی ساری کتابوں میں سے پہلے کونسی کتاب پڑھیں۔

(iii)　مصنف تیسرے دن لالہ جی سے نے ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے.

جواب: مصنف خیال تھا کہ لالہ جی کافی ناراض ہیں لہذا ماحول کو ٹھیک رکھنے اور ان کی ناراضگی دور کرنے کے لیے مصنف نے خوش گفتاری سے کام لیا .

سرگرمی نمبر۶:　مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے۔

(i)　مصنف نے صبح کو بیدار کرنے کے لیے لالہ جی کا انتخاب ان کی کس خوبی کی وجہ سے کیا؟

جواب: مصنف نے صبح کو بیدار ہونے کے لیے لالہ جی کا انتخاب ان کی سحر خیزی کی عادت کی وجہ سے کیا.

(ii)　مصنف سورج گرہن کا خدشہ کیوں ہوا؟

جواب: مصنف کو سورج گرہن کا خدشہ اس لیے ہوا کیونکہ آسمان پر ستارے جگمگا رہے تھے اور سورج نکلنے کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے تھے.

(iii)　مصنف کو لالہ جی پر غصہ کیوں آیا؟

جواب: مصنف کو لالہ جی پر اس لئے غصہ آیا کہ انہوں نے مصنف کو رات تین بجے ہی جگا دیا تھا اور دروازے پر گولہ باری شروع کر دی تھی۔

(iv)　لالہ جی مصنف سے ناراض کیوں تھے؟

جواب: لالہ جی مصنف سے اس لیے ناراض تھے کہ وہ لالہ جی کے اٹھانے کے باوجود بھی لائٹ بند کر کے سو گئے تھے۔

(v)　دوسرے دن لالہ جی کے اٹھانے پر مصنف کتنے بجے اٹھے؟

جواب: دوسرے دن مصنف لالہ جی کے اٹھانے پر دس بجے اٹھے۔

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر۷:　مندرجہ ذیل سوالات کے جامع جوابات تحریر کیجیے۔

(i)　پہلے دن جب لالہ جی مصنف کو اٹھانے آئے تو انہوں نے مصنف کو کس انداز سے اٹھایا؟

جواب: لالہ جی جب مصنف کو اٹھانے آئے تو انہوں نے دروازے پر مکا بازی شروع کر دی یہ گولہ باری لحہ بہ لحہ تیز ہوتی گئی اور کمرے کی چوبی دیواریں لرزنے لگیں صراحی پر رکھا گلاس جلترنگ کی طرح بجنے لگا اور دیوار پر لٹکا ہوا کیلنڈر پنڈولم کی طرح ہلنے لگا تو اس سے مصنف کو بیداری کا قائل ہونا ہی پڑا اور یہ گولہ باری جب تک جاری رہی جب تک مصنف نے اٹھ کر کمرے کی بتّی نہیں جلائی۔

(ii)　آپ کے خیال میں مصنف تیسرے دن کس وقت اٹھے؟ اور وہ شبے کا شکار کیوں تھے؟

جواب:　مصنف تیسرے دن صبح دس بجے اٹھے انہیں یہ تو یاد تھا کہ انہوں نے آنکھیں کھول دیں تھیں اور سچے مسلمان کی طرح کلمہ بھی پڑھا مگر یہ یاد نہیں تھا کہ لحاف اوپر سے اتار دیا یا شاید سر اس میں لپیٹ دیا شاید کھانسے یا خدا جانے خراٹا لیا لیکن یہ یقینی امر تھا کہ وہ صبح دس بجے اٹھ گئے تھے اور انھیں یہ بھی یاد نہیں تھا کہ دس بجے سے پہلے کا وقت انہوں نے سوکر گزارا یا پڑھ کر۔

(iii)　مصنف نے امتحانات کی تیاری کے لیے مطالعہ کا باقاعدہ آغاز کس طریقے سے کیا؟

جواب:　مصنف نے امتحانات کی تیاری کے لیے پہلے ساری کتابوں کو ترتیب سے رکھ دیا یعنی بڑی تقطیع کی کتابوں کو علیحدہ کر دیا اور چھوٹی تقطیع کی کتابوں کو سائز کے مطابق الگ قطار میں کھڑا کر دیا۔ ایک نوٹ پیپر پر ایک ایک کتاب کے صفحوں کی تعداد لکھ کر سب کو جمع کیا اور پھر صفحوں کی تعداد کو دنوں کی تعداد میں تقسیم کیا۔

(iv)　آپ کے خیال میں گیدڑ کا شہر کی طرف دوڑنا اس کی موت کیوں ہے؟

جواب:　گیدڑ کا شہر کی طرف دوڑنا اس کی موت اس لیے ہیں کیونکہ وہ ایک جنگلی جانور ہے اور جنگلی جانور لوگوں کے لیے خطرے کا باعث ہوتا ہے اس لئے اگر وہ شہر کی طرف دوڑے گا تو لوگ اپنے بچاؤ کے لیے لازمی اسے مار دیں گے۔

سرگرمی نمبر ۸:　اس کہانی کو مکمل کیجیے۔

جواب:　اور پھر اگلے دن مصنف لالہ جی کے اٹھانے پر صبح 6 بجے ہی اٹھ گئے تاکہ امتحانات کی تیاری کر سکیں مصنف نے صبح کے سہانے اور روح افزہ وقت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے امتحانات کی تیاری شروع کر دی جب امتحانات شروع ہوئے تو اس بات کی فکر تقریباً ختم ہو چکی تھی کہ امتحانات کی تیاری کیسے کریں یا ابھی تک امتحانات کی تیاری شروع نہیں کی۔ مصنف نے بفضل تعالیٰ امتحانات بہت اچھے سے دیے اور پھر اپنی محنت کے اچھے نتیجے کا انتظار کرنے لگے۔

سرگرمی نمبر ۹:　اس کہانی کا خلاصہ بیان کیجیے۔

جواب:　ایک دن مصنف اپنے پڑوسی سنکر جی سے تذکرہ کر بیٹھے کہ لالہ جی امتحان کے دن قریب آ رہے ہیں آپ سحر خیز ہیں ذرا ہمیں بھی صبح جگا دیا کیجیے۔ دوسرے دن لالہ جی نے مصنف کے دروازے پر مکا بازی شروع کر دی جس کی وجہ سے کمرے کی تمام چیزیں لرزنے لگیں اور یہ گولا باری تب تک جاری رہی جب تک مصنف نے اٹھ کر بلب روشن نہیں کیا۔ مصنف نے کھڑکی سے باہر آسمان کو دیکھا تو ستارے جگمگا رہے تھے اور انھیں ڈھونڈنے پر بھی صبح کاذب کی کوئی نشانی نظر نہ آئی تو لالہ جی سے آواز دے کر پوچھا کہ آج یہ کیا بات ہے کچھ اندھیرا اندھیرا سا ہے۔ لالہ جی نے جواب دیا تین بجے سورج نکل آئے؟ تین بجے کا نام سن کر مصنف کے ہوش اڑ گئے اور انھیں لالہ جی پر اتنی جلدی اٹھانے کی وجہ سے شدید غصہ آیا۔ مصنف نے لیمپ بجھایا اور بڑبڑاتے ہوئے دوبارہ سو گئے اور دس بجے تک اٹھے۔ شام کو واپس ہوسٹل میں داخل ہوئے تو طبیعت ذرا مچلی ہوئی تھی اس لئے ترنگ میں گاتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے کہ اتنے میں پڑوسی کی آواز آئی مسٹر یہ آپ گا رہے ہیں؟ مصنف نے کہا جی میں کس لائق ہوں لیکن خیر فرمایئے، بولے میں ڈسٹرب ہوتا ہوں مصنف نے سوچا اور نابکار انسان پڑھنے والے یوں پڑھتے ہیں مصنف نے دعا مانگی اور باقاعدہ مطالعہ کا آغاز کتابوں کی ترتیب سے کرنے کا سوچا کتابوں کی ترتیب کے بعد کتابوں کے صفحات کو دنوں میں تقسیم کیا ساڑھے پانچ سو جواب آیا لیکن اضطراب کی کیا مجال جو چہرے پر ظاہر ہونے پائے۔ دل میں تھوڑا سا پچھتائے اور اپنے آپ کو ملامت کرتے ہوئے سوچا کہ تین بجے اٹھنا تو لغو بات ہے پانچ چھ سات بجے اٹھنا نہایت معقول ہوگا۔ لالہ جی کو اگلے دن دوبارہ اٹھانے کا کہا اور سو گئے لالہ جی نے انہیں دوسرے دن صبح چھ بجے اپنے وعدے کے مطابق جگا دیا۔

مصنف صبح آٹھ بجے اٹھ گئے اور انہوں نے سچے مسلمان کی طرح کلمہ بھی پڑھا مگر یہ یاد نہیں تھا کہ دس بجے سے پہلے کا وقت انہوں نے سوکر گزارا یا پڑھ کر محض

شبہے کی بناء پر مصنف نے صبح سے شام تک اپنے ضمیر کی ملامت سنتے رہے اور اپنے آپ کو کوستے رہے مگر لالہ جی سے ہنس ہنس کر باتیں کیں اور صبح چھ بجے اٹھانے کا شکریہ بھی ادا کیا تا کہ لالہ جی کی دل شکنی نہ ہو حد درجہ طمانیت بھی ظاہر کی کہ آپ کی نوازش صبح کا سہانا اور روح افزہ وقت بہت اچھی طرح صرف کیا لالہ جی نے اس صنف کی جادو بیانی کی یو داد دی کہ آپ پوچھنے لگے "تو میں آپ کو صبح 6 بجے جگا دیا کروں۔ "مصنف نے کہا یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے مصنف رات میں آنے والی صبح کے مطالعہ کے لیے نہایت ہی نیک منصوبے باندھ کر سو گئے۔

سرگرمی نمبر۱۰: اپنی جماعت میں چار چار طلبا کے گروہ بنا کر مذاکرہ کیجیے اور اس کے نتیجے میں فلو چارٹ کی صورت میں تحریر کیجیے کہ

''طالب علم کو اپنے اوقات کار کی تقسیم اور منصوبہ بندی کس طرح کرنی چاہیے کہ وہ مصنف کی طرح پریشانی کا شکار نہ ہوں۔''

طالبعلم کے اپنی اوقات کار کی تقسیم

فجر میں اٹھ کے نماز پڑھنے کے بعد اپنا سبق دہرانا

اسکول کی تیاری

اسکول روانگی 7:00

اسکول کی پڑھائی 2:00

گھر واپسی	2:30
دوپہر کا کھانا، نماز ظہر کی ادائیگی اور آرام	5:00
عصر کی ادائیگی اور تلاوت قرآن	6:00
کھیل کا وقت	6:30
مغرب کی ادائیگی اور اسکول کا ہوم ورک	7:00 - 9:00
عشاء کی نماز اور رات کا کھانا	9:00 - 10:00
سونے کا وقت	10:00

قواعد

سرگرمی نمبر۱۱: مندرجہ ذیل محاورات سبق میں تلاش کیجیے اور خط کشیدہ کیجیے اور پھر ان محاوروں کے سیاق وسباق کے مطابق معانی تحریر کیجیے۔

محاورے	سیاق وسباق کے مطابق معنی
نفلوں کے بھوکے ہونا	ثواب کا لالچ ہونا
قسمت خوابیدہ کا جاگنا	قسمت بدل جانا - بری قسمت کا اچھی قسمت میں تبدیل ہو جانا
ہوش گم ہونا	انتہائی پریشان ہو جانا
اصلاح کا ٹھیکہ لینا	کسی کی اصلاح کو اپنی ذمہ داری سمجھ لینا
شامت آنا	مشکل میں پڑ جانا

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر۱۲: ذیل میں دیے گئے عنوانات یا اپنی پسند کے کسی اور عنوان پر مزاح نگاری کے دیے گئے اُصولوں کو ذہن نشین کرتے ہوئے ایک مزاحیہ مضمون تحریر کیجیے۔

اساتذہ طلباء وطالبات سے مزاح نگاری کے اصول پر گفتگو کریں اور چند مزاحیہ تحاریر پڑھنے کو دیں پھر طلباء وطالبات کو گروہ کی صورت میں مضمون تحریر کرنے کے لیے دیں۔

حضرت عثمان غنیؓ (منقبت)

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبر ا:　(i)　خلفائے راشدین کے نام بتائیے۔

جواب:　حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ

(ii)　حضرت عثمانؓ کس لقب سے مشہور ہوئے اور کیوں؟

جواب:　حضرت عثمانؓ "غنی" کے لقب سے مشہور ہوئے کیونکہ آپؓ نے مسلمانوں کے لیے سخاوت کے بہت سے کام کیے مثلاً ایک یہودی سے کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا ایک مرتبہ جب قحط پڑا تو ایک قافلے سے تمام اناج خرید کر مسلمانوں میں دے دیا وغیرہ۔

دوران مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی ۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لغت کی مدد سے تحریر کیجیے نیز کسی پانچ کا لفظی نقشہ بنائیں۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
لائق تحسین	قابل تعریف	حرمت	عزت، آبرو، عظمت	تفسیر	تشریح/ وضاحت
جُہل	بے علمی/ جہالت	جاگیر	وہ زمین جو بادشاہ یا حکومت کی طرف سے انعام کے طور پر دی جائے/ جائیداد	جامع القرآن	قرآن کو جمع کرنے والا/ قرآن کی تدوین کرنے والا
تقصیر	کوتاہی، غلطی	شرپسند	جھگڑا فساد کرنے والے	شانِ استغنیٰ	بے نیازی/ بے پرواہی
تکفیر	کافر کہنا/ کفر کا فتویٰ دینا	نجوم	ستارے، سیارے	خونِ ناحق	کسی کا بلاقصور قتل کرنا
امتزاج	ملاوٹ/ آمیزش	قابل صد رشک	رشک کے قابل	جبیں	پیشانی/ ماتھا
تطہیر	پاک کرنا	تقدیر	قسمت/ نصیب/ مقدر	مصحف	قرآن پاک

لفظی نقشہ

(i)

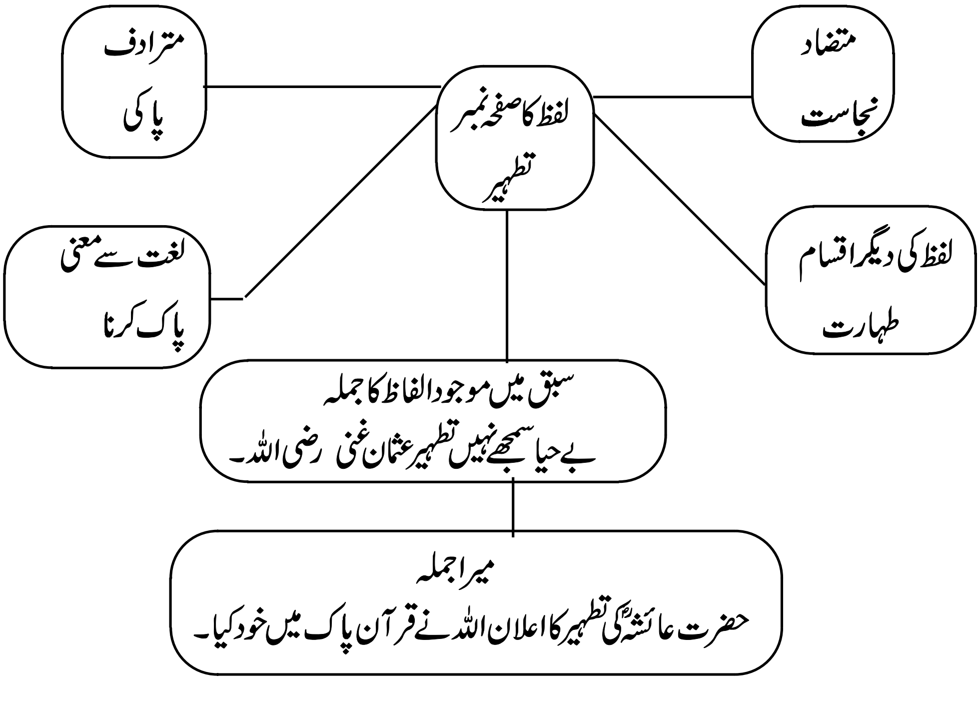

(ii)

لفظ کا صفحہ نمبر
حرمت

متضاد
ذلّت

مترادف
عظمت

لفظ کی دیگر اقسام
حرم

لغت سے معنی
عزت/آبرو/عظمت

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
حرمت دین نبی پر سانس میں ہر آن میں۔

میرا جملہ
مومن کی یہ شان رہی ہے کہ وہ ہر دور اپنے دین کی حرمت کے لیے کٹ مرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔

(iii)

لفظ کا صفحہ نمبر
تکفیر

متضاد
تسلیم

مترادف
منکر

لفظ کی دیگر اقسام
کفر

لغت سے معنی
کافر کہنا/کفر کا فتویٰ دینا

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
کون کر سکتا ہے یوں تکفیر عثمان غنی رضی اللہ۔

میرا جملہ
مباحثہ کے فریقین اپنے دلائل سے قائل کرنے کے بجائے صرف ایک دوسرے کی تکفیر کرنے لگے۔

(iv)

لفظ کا صفحہ نمبر
امتزاج

متضاد
خالص

مترادف
آمیزش

لفظ کی دیگر اقسام
-

لغت سے معنی
ملاوٹ/آمیزش

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
عرش تا فرش ایمان وحیا کا امتزاج۔

میرا جملہ
غروب آفتاب کے وقت آسمان پر مختلف رنگوں کا امتزاج قدرت کا حسین نمونہ ہے۔

(v)

متضاد
۔

مترادف
قرآن مجید

لفظ کا صفحہ نمبر
مصحف

لغت سے معنی
قرآن پاک

لفظ کی دیگر اقسام
صحیفہ

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
مصحفِ خوں آفریں تفسیر عثمان غنی رضی اللہ۔

میرا جملہ
علیزہ کا معمول ہے کہ وہ صبح سویرے مصحف سے تلاوت کر کے اپنے کاموں کا آغاز کرتی ہے۔

سرگرمی نمبر۲: ذیل میں دی گئی عبارت مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے مکمل کیجیے۔

تدبیر ، تقصیر ، امتزاج ، لائق تحسین ، شان استغنیٰ ، جہل ، تکفیر ، حرمت ، تقدیر ، جاگیر

بحیثیت مسلمان امت ہمارے اسلاف کی ایسی زندہ مثالیں موجود ہیں جو لائق تحسین ہیں۔ یہ وہ جیتی جاگتی تصاویر ہیں جن میں تطہیر اور تقصیر کے امتزاج کا رنگ بھرا ہوا ہے۔ ان کی شانِ استغنیٰ ایسی نرالی تھی کہ انھیں دنیا کی جاگیر کی کوئی خواہش نہ تھی۔ انہوں نے دین کی حرمت کی خاطر وقت کے فرعونوں کے جہل اور تکفیر کا مقابلہ کیا۔ اس لیے ان کی تقدیر میں جنت لکھ دی گئی۔

سرگرمی نمبر۴: سرگرمی نمبر۲ کی فہرست میں سے پانچ الفاظ چن کر ایک مربوط عبارت تحریر کریں۔

جواب: تفسیر ، لائق تحسین ، جبیں ، مصحف ، تقدیر

بلال نہایت نیک، سمجھدار اور سعادت مند ہونے کی وجہ سے سب کی نظروں میں لائق تحسین ہے۔ اس نے کم عمری میں ہی نہ صرف قرآنی مصحف حفظ کر لیا بلکہ اس کی تفسیر بھی پڑھنا شروع کر دی۔ وہ خوش رو ہونے کے ساتھ ساتھ روشن جبیں بھی ہے۔ اس کے انھی اوصاف کی وجہ سے اس کے والدین ہمیشہ اپنے رب کے شکر گزار رہتے ہیں کہ اس نے ان کی تقدیر میں نیک اور صالح اولاد عطا فرمائی۔

سرگرمی نمبر۵: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

۱:　شعر نمبر ۲ اور ۶ میں کس واقعے کی طرف اشارہ ہے؟ تحریر کیجیے۔

جواب:　ان دونوں اشعار میں حضرت عثمان غنیؓ کے قرآن پڑھتے ہوئے شہید کیے جانے کے واقعے کی طرف اشارہ ہے۔

۲:　نظم میں سیرت اصحاب کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے اور کیوں؟

جواب:　نظم میں سیرت اصحاب کو چاند اور تاروں سے تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ تمام صحابہ آپ ﷺ کی تعلیمات سنتے اور ان پر عمل کرتے تھے اور وہ رتبے میں تمام مسلمانوں میں چاند اور ستاروں کی مانند نمایاں تھے۔

بعد از مطالعہ

سرگرمی ۶: مندرجہ ذیل بیانات کی وجوہات بتائیے۔

۱:　حضرت عثمان غنیؓ کو جامع القرآن اور ذوالنورین کا لقب دیا گیا۔

جواب:　حضرت عثمان غنیؓ نے قرآن پاک کی تدوین کی اس لیے انھیں جامع القرآن کا لقب دیا گیا اور آپ ﷺ کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان غنیؓ کی زوجیت میں آئیں تھیں اس لیے انھیں ذوالنورین (یعنی دو نوروں والا) کا لقب ملا۔

۲:　رسول اللہ ﷺ نے بیعت رضوان لی۔

جواب:　جب حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کی افواہ پھیلی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان غنیؓ کے قتل کا بدلہ لینے کے لیے بیعت رضوان لی۔

۳:　حضرت عثمان غنیؓ سے فرشتوں کو حیا آتی تھی۔

جواب:　حضرت عثمان غنیؓ حیا کا مکمل نمونہ تھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''عثمان میری امت میں سب سے حیا والے ہیں''۔ فرشتے حضرت عثمان غنیؓ سے اس طرح حیا کرتے تھے جیسے اللہ اور اس کے رسول سے۔

سرگرمی نمبر ۷:　مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

۱:　نظم میں شاعر نے حضرت عثمان غنیؓ کی کون کون سی خصوصیات کا ذکر کیا ہے؟

جواب:　حضرت عثمان غنیؓ قابل تعریف اور اعلیٰ اخلاق و کردار کے مالک تھے، نہایت دلیر اور بہادر تھے۔ حرمتِ دین کا ہر لمحہ پیش نظر رکھنے والے تھے۔ شرم و حیا کے پیکر تھے۔ بہترین تدبیر کرنے والے تھے۔ دنیا کی دولت سے بے نیاز تھے۔ پاکیزگی کا پیکر تھے۔ حضرت عثمان غنیؓ نہایت نیک تھے اس لیے انھیں جنت کی بشارت ملی۔

۲:　نظم کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

جواب:　اس منقبت میں شاعر نے حضرت عثمان غنیؓ کے اوصاف و ذکر کو بیان کرتے ہوئے دنیا اور آخرت میں ان کے مقام کو واضح کیا ہے۔

۳:　مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔

شعر　خون ناحق رنگ لاتا ہے مگر تاخیر سے　　روز محشر دیکھنا تقدیر عثمان غنی

حوالہ:　یہ شعر ہماری اردو کی کتاب کی منقبت حضرت عثمان غنیؓ سے لیا گیا ہے اور اس کے شاعر کا نام نعمت اللہ حکیم ہے۔

تشریح:　اس شعر میں شاعر یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر کسی بھی جان کو ناحق اور بلاقصور مارا جائے یا شہید کیا جائے تو اس کا خون اپنا اثر لازمی دکھاتا ہے یعنی اس کی اچھائی لازمی دکھائی دیتی ہے بے شک دیر سے ہی کیوں نہ دکھائی دے اور حضرت عثمان غنیؓ کو بھی ناحق اور بلاقصور شہید کیا گیا ان کا ناحق خون بہایا گیا قیامت کے روز اپنے بہترین اوصاف و کردار کی بدولت حضرت عثمان غنیؓ کی تقدیر دیکھنے کے لائق ہوگی۔

شعر: عمر بھر جن سے فرشتوں کو حیا آتی رہی　　بے حیا سمجھے نہیں تدبیر عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ

تشریح: اس شعر میں شاعر بتا رہے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ شرم و حیا کا پیکر تھے۔ فرشتوں کو بھی ان سے حیا آتی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ عثمان میری امت میں سب سے حیادار ہیں لیکن اس بات کا نہایت افسوس ہے کہ وہ بے حیا لوگ جن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ناحق شہید کر کے اپنی عاقبت خراب کی حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پاکیزگی کو سمجھ ہی نہیں پائے۔

قواعد:

سرگرمی نمبر ۸: اپنے سکول کی لائبریری سے شاعری کی کسی کتاب سے منقبت پڑھ کر اس کے دو اشعار تحریر کیجیے:

جواب: شعر: چمک اٹھا جو ستارہ ترے مقدر کا　　حبش تجھ کو اٹھا کر حجاز میں لایا

شعر: ہوئی اسی سے ترے غم کدے کی آبادی　　تیری غلامی کے صدقے ہزار آزادی

(یہ اشعار حضرت بلال کے بارے میں لکھی گئی منقبت سے لیے گئے ہیں۔)

سرگرمی نمبر ۹: مندرجہ ذیل الفاظ کے دو دو ہم قافیہ تحریر کیجیے:

الفاظ	ہم قافیہ	ہم قافیہ	الفاظ	ہم قافیہ	ہم قافیہ
بھٹکے	جھٹکے	کھٹکے	عظمت	ظلمت	محنت
جبیں	حسین	زمین	حیا	ضیاء	گیا

سرگرمی نمبر ۱۰: مندرجہ ذیل واحد الفاظ کی جمع تحریر کیجیے۔

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
تدبیر	تدابیر	تصویر	تصاویر	صحابی	اصحاب
		لقب	القاب	ورق	اوراق
نجم	نجوم				

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر ۱۱: درج ذیل اشارات کی مدد سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت پر جامع مضمون تحریر کیجیے۔

ایمان و حیا کا امتزاج　　ذوالنورین　　جامع القرآن　　غنی　　واقعۂ شہادت

یا

اصحابِ رسول اللہ ﷺ میں سے کسی بھی صحابی یا صحابیہ کے بارے میں معلومات جمع کیجیے۔

سرگرمی نمبر ۱۲: مندرجہ بالا معلومات کی مدد سے ان صحابی یا صحابیہ پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

جواب:۔ طلباء و طلبات گروہوں کی صورت میں تحقیق کریں اور مضامین تحریر کریں۔

تیس ہزار دینار

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبرا: گروہوں کی صورت میں مندرجہ ذیل سوال پر تبادلہ خیال کیجیے۔

سوال: انسان کی زندگی میں کون سے رشتے سب سے زیادہ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں اور کیوں؟

جواب: انسان کی زندگی میں سب سے اہم رشتے ماں باپ، بہن بھائی اور اولاد ہیں۔ یہ رشتے اللہ تعالیٰ نے بنائے ہیں اور ان میں بے پناہ پیار، محبت اور خلوص شامل ہوتا ہے۔ یہ سب رشتے ایک دوسرے کے دکھ درد کے ساتھی ہوتے ہیں۔

باپ گھر کا سربراہ اور گھر کی رونق، ماں گھر کی روشنی اور بھائی اپنے والدین کے بازو ہوتے ہیں اور بہنوں کی دعائیں سب کو اپنے حصار میں رکھتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ یہ رشتے بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

دوران مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی نمبر۲: سبق میں استعمال شدہ مندرجہ ذیل الفاظ و مرکبات کے مفہوم کا اندازہ لگائیں اور کالم میں تحریر کیجیے۔ لغت کی مدد سے جانچیے کہ آپ کا اندازہ درست ہے یا نہیں۔

الفاظ و مرکباب	مفہوم (بچے خود لکھیں گے)	لغت سے معنی
شادمانی		خوشی/مسرت
خوش رو		اچھی شکل وصورت
روشن جبیں		چمکتی پیشانی
سیاست وقیادت		سرداری اور رہنمائی
سرگزشت		ماجرا/ داستان/ قصہ
کشادہ دست		کھلا ہاتھ، سخی
جنبش لب		ہونٹوں کی حرکت/ ہونٹوں کا ہلنا
محدث		علم حدیث کا جاننے والا
اجتہاد		کوشش کرنا/ درست راہ ڈھونڈنا
جودوشرف		عزت واکرام
وفورِشوق		بہت زیادہ اشتیاق سے
تنومند		مضبوط بدن/صحت مند
تسخیرعالم		دنیا کو فتح کرنا
جوہر		خوبی/قیمتی پتھر

زیرک		عقل مند/ دانا
رختِ سفر		سفر کی تیاری کرنا
ترویج		رواج دینا/ اشاعت
بیاض		یادداشت کی کاپی/ وہ کتاب جس میں اشعار لکھے جاتے ہیں
لیاقت وقابلیت		استعدادوخوبی
حقیقت		اصلیت/ بنیاد
استعجاب		تعجب/ حیرانی
ذی مرتبہ		بلند مرتبے والے/ صاحب
تابعی		وہ مسلمان شخص جس نے رسول ﷺ کو دیکھا ہو
فیاض وسخی		دریادل
عابدوزاہد		عبادت گزاراور پرہیزگار
انبساط		کھلنا/خوشی
نخلستان		ریگستان میں سرسبزاورشاداب خطہ
جہادی معرکے		دین کی حمایت میں لڑی جانے والی جنگیں
آرزوئے شہادت		شہید ہونے کی خواہش
فضل وکمال		علم ولیاقت
حرکات وسکنات		عادات واطوار/ اٹھنا بیٹھنا

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کیجیے۔

فضل و کمال، تنومند، تسخیر عالم، جہادی معرکوں، زیرک، وفورِ شوق، لیاقت و قابلیت، جوہر، سرگزشت، خوش رو، خوش جبین، آرزوئے شہادت

راشد ایک خوش رو اور خوش جبیں بچہ تھا۔ اس کی سرگزشت کچھ اس طرح ہے کہ اس نے اپنی ابتدائی عمر سے ہی لیاقت وقابلیت کے جوہر دکھانے شروع کر دیے۔ اس کے وفورِ شوق کو دیکھتے ہوئے اس کی زیرک والدہ نے اس کے لیے پاک فضائیہ کا انتخاب کیا تاکہ وہ جہادی معرکوں میں شریک ہو سکے۔ تسخیرِ عالم کا خواب دیکھنے والے اس تنومند جوان نے اپنے وطن کا دفاع کرتے ہوئے ۲۰ سال کی عمر میں جامِ شہادت نوش کیا۔ جی ہاں! یہ فضل و کمال اور آرزوئے شہادت رکھنے والا نوجوان راشد منہاس شہید کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ انھیں پاکستان کے سب سے بڑے اعزاز نشانِ حیدر سے نوازا گیا ہے۔

سرگرمی نمبر۴: سرگرمی نمبر۲ کی فہرست میں دیے گئے الفاظ ومرکبات میں کسی پانچ کی مدد سے ایک مربوط عبارت تحریر کریں۔

ابرار نے علم حاصل کرنے کے لیے طالبانِ علم کی جماعت کے ساتھ مدینہ یونیورسٹی جانے کے لیے رختِ سفر باندھا۔ اس کی ماں نے بھی اس کے وفورِ شوق کو دیکھتے ہوئے اجازت دے دی۔ اس کو یہ امید تھی کہ اس کا بیٹا اپنی لیاقت وقابلیت کے باعث جلد ہی فضل وکمال کی بلندی کو چھو لے گا اور

اپنی زندگی ترویج علم میں کھپادے گا اور یوں وہ اس کے لیے صدقۂ جاریہ بن جائے گا۔

سرگرمی نمبر ۵:　　مندرجہ ذیل محاورات کے معانی تحریر کیجیے نیز ان کے جملے تخلیق کیجیے۔

محاورات	معنی	جملے
غضب ناک ہونا	شدید غصہ آنا	ابوعلی کے امتحان میں فیل ہوجانے پر غضب ناک ہوگئے ہیں۔
سکوت چھا جانا	خاموشی چھا جانا	بھرے مجمع میں گولی چلنے کی آواز سے سکوت چھا گیا۔
رختِ سفر باندھنا	سفر کی تیاری کرنا	سارہ اور اس کے گھر والوں نے لاہور جانے کے لیے رختِ سفر باندھ لیا۔
گزربسر کرنا	گزارہ کرنا	پانی کی شدید قلت کے باعث عوام مشکل سے گزربسر کر رہی ہے۔
موقع غنیمت جاننا	موقع کا فائدہ اٹھانا	چور نے موقع غنیمت جان کر دوکان میں چوری کر لی۔

سرگرمی نمبر ۶:　　مندرجہ ذیل جدول مکمل کیجیے۔

نمبر شمار	بیانات	کس نے کہا	کس سے کہا	کیوں کہا؟
۱	اے لوگو کیا یہ میرا گھر کسی اور کے قبضے میں چلا گیا۔ کیا میری بیوی فوت ہوگئی ہے؟ کیا تم میں سے کوئی مجھے نہیں پہچانتا	فروخ نے	پڑوسیوں سے	کیونکہ کوئی اسے پہچان نہیں رہا تھا
۲	بیٹے یہ تمہارے والد محترم ہیں اے ابوعبدالرحمٰن یہ تمہارے فرزند ربیعہ ہیں	ماں نے	بیٹے سے	تعارف کروانے کی غرض سے کیونکہ وہ اپنے والد کو نہیں پہچانتا تھا
۳	بھلے مدینے میں کوئی ایسا آدمی بھی ہوسکتا ہے جو شیخ کو نہ جانتا ہو	ایک شخص نے	فروخ سے	شیخ کی قابلیت بتانے کے لیے
۴	تو کون ہے؟ رات کی تاریکی میں تو ضرور میرے گھر میں بری نیت سے داخل ہوا ہے میں تجھے نہیں چھوڑوں گا	ربیعہ نے	اپنے والد سے	کیونکہ وہ انھیں نہیں جانتا تھا
۵	آپ بتائیے دونوں میں سے آپ کو کون زیادہ عزیز ہے بیٹے کا مقام یا تیس ہزار دینار؟	بیوی نے	اپنے شوہر سے	اپنے بیٹے کی تعلیمی قابلیت کا احساس دلانے کے لیے

سرگرمی نمبر ۷:　　مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

۱:　سجستان کو فتح کرنے والے لشکرِ اسلامی کی قیادت کس کے ہاتھ میں تھی اور ان کے ساتھ کون تھا؟

جواب:　سجستان کو فتح کرنے والے لشکرِ اسلامی کی قیادت ایک بزرگ صحابی ربیع بن زیاد حارثی کر رہے تھے اور ان کے ہمراہ فروخ نامی ان کا غلام تھا۔

۲:　سجستان رحلت نبوی ﷺ کے کتنے سال بعد فتح ہوا؟

جواب:　سجستان رحلت نبوی ﷺ کے چالیس سال بعد فتح ہوا۔

۳:　ربیع بن زیاد حارثیؓ نے اپنے غلام فروخ کی عزت افزائی کیوں اور کس طرح کی؟

جواب:　جہاد کے دوران غلام فروخ نے بہادری کے ایسے جوہر دکھائے کہ ربیع بن زیاد حارثی نے خوش ہو کر نہ صرف اسے آزاد کر دیا بلکہ انھیں اموالِ غنیمت سے بھی نواز کر ان کی عزت افزائی بھی کی۔

۴:　فروخ نے جہاد پر جاتے ہوئے اپنی بیوی کو کیا تاکید کی؟

جواب: فروخ نے جہاد پر جاتے ہوئے اپنی بیوی کے ہاتھ میں ایک تھیلی دی اور کہا ''دیکھو اس میں تیس ہزار دینار ہیں ان کو کسی نفع بخش تجارت میں لگا دینا۔ اس سے اپنے اخراجات پورے کرنا اور نومولود کی پرورش کا انتظام بھی کرنا حتیٰ کہ میں جہاد سے واپس آجاؤں یا پھر اللہ میری تمنائے شہادت پوری کر دے۔

۵:　ربیعہ نے کن معزز افراد کی شاگردگی اختیار کی؟

جواب: ربیعہ نے مسجد نبوی میں حضرت انس بن مالک، تابعین میں سعید بن مسیّب اور سلمہ بن دینارؓ کی شاگردی اختیار کی۔

۶:　فروخ کی بیوی کو کیا فکر کھائے جا رہی تھی؟

جواب: فروخ کی بیوی کو اس خوشی کے موقع پر یہی فکر کھائے جا رہی تھی کہ وہ تیس ہزار دینار بیٹے کی تعلیم و تربیت پر ہی خرچ ہو گئے اور ربیعہ اتنا کشادہ، دست اور سخی ہے کہ ایک درہم بچا کر نہیں رکھتا اور اب اس کو پریشانی تھی کہ فروخ کو کیا جواب دے گی۔

۷:　ربیع کی محفلِ درس میں کون کون سے علماء و فقہاء شامل ہوتے تھے؟

جواب: ان کی محفل میں مالک بن انسؒ، ابو حنیفہ النعمانؒ، یحییٰ بن سعید انصاریؒ اور سفیان ثوری جیسے علماء و فقہاء شامل ہوتے تھے۔

۸:　ربیعہ کو ربیعۃ الرائے کیوں کہا جاتا تھا؟

جواب: ربیعہ کو ربیعۃ الرائے اس لیے کہا جاتا تھا کہ اگر علماء کسی نئے معاملے کے شرعی حکم کو سلجھانے سے عاجز ہوں تو انھی سے رجوع کرتے۔ وہ اجتہاد و قیاس کے ذریعے اس کا ایسا حکم دیتے کہ سوال کرنے والا مطمئن ہو جاتا۔

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر ۸:　درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

۱:　فروخ جب ایک عرصے کے بعد اپنے شہر میں داخل ہوا تو اس کے احساسات کیا تھے؟ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

جواب: فروخ جب ایک عرصے کے بعد اپنے شہر میں داخل ہوا تو وہ بہت خوش تھا۔ شادمانی کا احساس اس کے چہرے سے عیاں تھا۔ اپنے شہر کی ہر چیز کو نہایت محبت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اور ان میں اپنے ماضی کی کھوئی ہوئی یادوں کو تلاش کرتا محسوس ہو رہا تھا۔ جذبات کے احساس سے ہر گھر کے سامنے رکتا کہ شاید یہ ہی میرا گھر ہے مگر پھر جھنجھلاہٹ کے ساتھ آگے بڑھ جاتا ہے۔ اچانک وہ ایک مکان کے سامنے رکا اور اپنے دماغ پر زور دیتے ہوئے اس نے کہا کہ یہی میرا گھر ہے۔

۲:　یہ جاننے کے بعد کہ ربیعہ اس وقت کے عظیم علماء میں شمار کیے جاتے تھے؟ فروخ کی کیا کیفیت ہوئی اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

جواب: یہ جاننے کے بعد کہ ربیعہ اس وقت کے عظیم علماء میں شمار کیا جاتا ہے فروخ بہت خوش ہوا اور اس خوشی کے باعث اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ اس کی کیفیت اس وقت ایسی تھی جو نا قابل بیان ہے وہ اندر سے بہت خوشی محسوس کر رہا تھا کہ اس کا بیٹا اتنا عظیم عالم بن چکا ہے۔

۳:　ربیعۃ الرائے کی والدہ نے ان کی تعلیم و تربیت کا کیا انتظام کیا؟ اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔

جواب: ربیعۃ الرائے کی والدہ نے اپنے شوہر کی طرف سے دیے گئے پیسوں کو اپنے بیٹے کی تعلیم و تربیت پر لگا دیا۔ انھوں نے اپنے بیٹے کو چھوٹی سی عمر میں قرآن پاک بھی حفظ کروا لیا تھا اور احادیث کی بھی تعلیم دلائی اور ان کے بیٹے نے مسجد نبوی میں بڑے بڑے علماء اکرام اور صحابہ اکرام کی نگرانی میں تعلیم و تربیت حاصل کی۔ ان کی والدہ ہمیشہ ان کے اچھے مستقبل کے لیے دعا گو رہتیں۔

۴:　جملے کی وضاحت کیجیے۔

''میں تو ایک چھوٹا سا باغ خریدنا چاہتا تھا، تم نے تو پہلے سے ہی ایک بڑا نخلستان آباد کر رکھا ہے۔ جس کی ٹھنڈی، میٹھی اور معطر ہوا سارے صحرائے عرب میں پھیلتی جا رہی ہے۔''

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ فروخ اپنے گزر اوقات کے لیے ایک چھوٹا سا باغ خریدنا چاہتا تھا لیکن اس کی بیوی نے اپنے بیٹے کو اتنی بہترین تعلیم دلوائی کہ اس کا شمار عظیم علماء میں ہونے لگا اور ان کا بیٹا ایک ٹھنڈی اور معطر ہوا ثابت ہوا جس کے علم سے پورا عرب مستفید ہو رہا تھا اور سب کو اچھی پدریت میسر ہو رہی تھی۔

۵: سبق کا خلاصہ تحریر کیجیے۔

جواب: اس سبق میں ساٹھ سال کا ایک فروخ نامی آدمی اپنے شہر تیس سال بعد لوٹا تھا۔ فروخ تیس سال پہلے بحستان کو فتح کرنے والے لشکر میں شامل تھا۔ جہاد کے دوران غلام فروخ نے بھی اپنے ایسے جوہر دکھائے کہ ربیع بن زیاد حارثیؓ نے خوش ہو کر نہ صرف آزاد کر دیا بلکہ اموالِ غنیمت سے بھی نوازا۔ فروخ نے ایک پیکرِ شرافت اور زیرک خاتون سے شادی کر لی۔ کچھ ماہ گزرنے کے بعد مسجد نبوی سے اعلان جہاد ہوا۔ فروخ نے دوبارہ رختِ سفر باندھ لیا اور اپنی بیوی کو تسلی دے کر اللہ کی امان میں دیا اور جاتے ہوئے اس کو تیس ہزار دینار دیئے اور کہا کہ اس سے اپنے اخراجات پورے کر لے اور نومولود کی پرورش کا انتظام بھی کرے کہ وہ جہاد سے واپس آ جائے یا پھر اللہ اس کی تمنائے شہادت پوری کر دے۔ اس کی بیوی نے وہ دینار اپنے بیٹے کی تعلیم و تربیت پر خرچ کر دیے انھوں نے اپنے بیٹے کو قرآن حفظ کروایا احادیث کی تعلیم دلوائی اور مسجد نبوی میں بڑے بڑے علماء کی زیر قیادت زیادہ تر وقت گزارا۔

تیس سال بعد جب فروخ اپنے گھر واپس آتا ہے تو اسے کوئی نہیں پہچانتا تو وہ لوگوں سے پوچھتا ہے کہ کیا تم بھول گئے اس شخص کو جو تیس سال سے آرزوئے شہادت لیے جہادی معرکوں میں شریک رہا۔ اس کی بیوی نے اپنے شوہر کی آواز پہچان کر اپنے بیٹے سے کہا بیٹے یہ تمہارے والد ہیں دونوں باپ بیٹا ایک دوسرے سے مل کر بہت خوش ہوئے۔

فروخ اپنی بیوی کو تیس سالہ مجاہدانہ زندگی کی سرگزشت سناتا ہے سر مستقبل کے منصوبے سوچتا ہے۔

صبح بیدار ہوتے ہی فروخ مسجد میں نماز فجر کی ادائیگی کے لیے جاتا ہے جانے سے پہلے بیٹے کے بارے میں معلوم کرتا ہے تو فروخ کی بیوی بتاتی ہے کہ ربیعہ اذان ہوتے ہی مسجد پہنچ جاتا ہے۔ فجر کی نماز کی ادائیگی کے بعد فروخ ایک شیخ کے گرد ایک بڑا مجمع دیکھتا ہے تو دریافت کرنے پر پتا چلتا ہے کہ وہ شیخ خود اس کا اپنا بیٹا ربیعہ ہے جو ربیعۃ الرائے کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ سن کر اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو نکل پڑتے ہیں اور وہ سوچتے ہیں کہ بخدا اس فضل و کمال اور جود و شرف کے آگے ساری دنیا ہیچ ہے۔

قواعد

سرگرمی نمبر ۹: مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادفات تحریر کیجیے۔

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
شادمانی	مسرت	زیرک	دانا	انبساط	خوشی
تنومند	صحت مند	ترویج	اشاعت	آرزو	خواہش
جوہر	خوبی/کمال	استعجاب	تعجب	لیاقت	قابلیت

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر۱۰:　ذیل میں چند کہانیوں کے ابتدائیے دیے جا رہے ہیں آپ ان کے سامنے لکھیے کہ کہانی کا آغاز کیسے ہو رہا ہے؟

۱:	'م'	۲:	'ی'	۳:	'آ'	۴:	'م'	۵:	'و'
۶:	'و'	۷:	'و'	۸:	'م'	۹:	'ی'	۱۰:	'آ'

سرگرمی نمبر۱۱:　مندرجہ بالا ابتدائیوں میں سے کسی ایک کہانی کو مکمل کیجیے۔

جواب:　یہ سرگرمی طلباء و طالبات خود کریں گے۔

سرگرمی نمبر۱۲:　اپنی لائبریری سے پانچ کہانیاں منتخب کر کے ان کے ابتدائیے تحریر کیجیے اور ابتدائیے کی قسم کی نشاندہی کیجیے۔

جواب:　یہ سرگرمی طلباء و طالبات خود کریں گے۔

سرگرمی نمبر۱۳:　سبق میں موجود کہانی کے آغاز کو تبدیل کر کے اسے اپنے الفاظ میں دوبارہ تحریر کیجیے۔

جواب:　یہ سرگرمی طلباء و طالبات گروہوں میں کر سکتے ہیں۔

مسدس حالی

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبر ۱: آپ کے خیال میں سب سے خطرناک مرض کونسا ہے؟

جواب:۔ طلباء طلبات مختلف جوابات دیں گے۔

سرگرمی نمبر ۲: چند روحانی بیماریوں کی فہرست بنائیں؟

جواب:۔ حسد، بغض،، کینہ، جھوٹ کی عادت۔

دورانِ مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی نمبر ۳: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کر کے تحریر کیجیے۔ نیز کسی پانچ کا لفظی نقشہ بنائیں۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
مہلک	جان لیوا	طبیب	ڈاکٹر	ہذیان	بخار کی حالت ربے معنی گفتگو
تشخیص	مرض کا پہچاننا رجانچ رمعین کرنا	بھنور	پانی کا چکر رگرداب	چپ وراست	دائیں بائیں
رعونت	غرور	بہائم	چوپائے رمویشی	بپا ہونا	بر پا رکھڑا رقائم
اوبار	پیٹھ دکھانا ربد نصیبی رنحوست	فلاکت	مفلسی رنحوست	پس پیش	سوچ بچار راندیشہ
منڈلانا	چکر لگانا رگھومنا	تنزل	زوال راترنا رکمی	شاداں	خوش حال رخوش

لفظی نقشہ

(i)

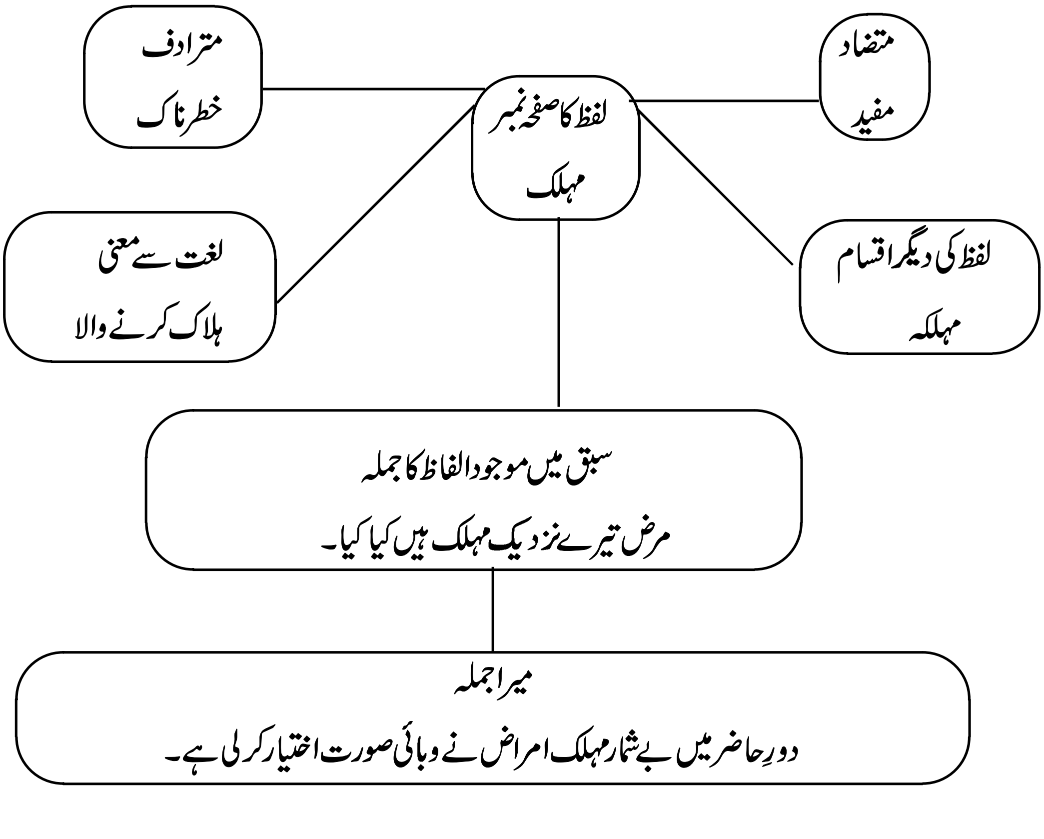

(ii)

لفظ کا صفحہ نمبر
تنزل

متضاد
عروج

مترادف
زوال

لغت سے معنی
زوال/اترانا/کمی

لفظ کی دیگر اقسام
تنزلی

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
تنزل پہ اپنے قناعت وہی ہے۔

میرا جملہ
قرآن وسنت سے دوری اُمّت مسلمہ کی تنزلی کا سبب ہے۔

(iii)

لفظ کا صفحہ نمبر
شاداں

متضاد
مغموم

مترادف
خوش

لغت سے معنی
خوش حال

لفظ کی دیگر اقسام
شادمانی

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
کہ جس حال میں ہیں اسی میں ہیں شاداں۔

میرا جملہ
گاؤں میں اسپتال اور اسکول کی تعمیرات کے آغاز سے سب لوگ شاداں وفرحان تھے۔

(iv)

متضاد
مریض

لفظ کا صفحہ نمبر
طبیب

مترادف
معالج

لفظ کی دیگر اقسام
طبّ

لغت سے معنی
علاج کرنے والا

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
کہے جو طبیب اس کو ہذیان سمجھیں۔

میرا جملہ
طبیب کا مریضوں سے خوش اخلاقی سے پیش آنا آدھے مرض کو دور کر دیتا ہے۔

(v)

متضاد
انکساری

لفظ کا صفحہ نمبر
رعونت

مترادف
تکبر

لفظ کی دیگر اقسام
-

لغت سے معنی
غرور

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
ملے خاک میں پر رعونت وہی ہے۔

میرا جملہ
خالد کی سخت مزاجی اور رعونت اس کی تنہائی کا سبب بنی اور ایک ایک کر کے سب دوستوں نے اس سے کنارہ کر لیا۔

سرگرمی نمبر۴: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کریں۔

انسان اپنی جسمانی صحت کے لئے بہت فکر مند رہتا ہے۔ اس کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ ہر طرح کی مہلک بیماریوں سے بچا رہے۔ مگر اس کی نظر باطنی بیماریوں پر نہیں جاتی۔ باطنی بیماریوں کے طبیب سے رابطہ نہیں کرتا جب کوئی اس کی توجہ اس جانب مبذول کرواتا ہے تو سی خیال ہوتا ہے کہ اس کو ہذیان ہو گیا ہے۔ باطنی بیماریوں کی تشخیص مشکل کام ہے۔ انسان ان کے بھنور میں پھنس جاتا ہے اور اسے خبر بھی نہیں ہوتی۔ وقت کے ساتھ ساتھ ادبار کی گھٹا اس پر چھانے لگتی ہے اور وہ انسانیت کے معاملے میں فلاکت کا شکار ہو جاتا ہے اس کے پس و پیش اس کی شخصیت کی گراوٹ نحوست کی طرح چھا جاتی ہے۔ مگر وہ غفلت میں پڑا رہتا ہے اور تنزل پر ہی قناعت کر لیتا ہے۔ اس کی عزت دوسروں کی نظر میں خاک بھی نہیں رہتی مگر اس کی رعونت وہی رہتی ہے پھر آپ کی طرف سے کوئی حادثہ مشکل یا پریشانی پیش آتی ہے اور اس کی آنکھیں کھول دیتی ہے یہ بھی اس رب عظیم کی انسان پر رحمت کا ثبوت ہے۔

سرگرمی نمبر۵: سرگرمی نمبر۳ میں سے کسی پانچ الفاظ کی مدد سے ایک مربوط عبارت تحریر کیجیے۔

مفلسی ، پس وپیش ، شادان ، طبیب ، مہلک

سکینہ نہایت غریب گھرانے سے تعلق رکھتی تھی۔ایک دن اچانک اس کی طبیعت خراب ہوئی تو اسے فوراً ہسپتال لے جایا گیا جہاں طبیب نے ایک مہلک مرض کی نشاندہی کی سکینہ کے گھر والے نہایت مفلسی کی حالت میں زندگی گزار رہے تھے اور اچھا علاج معالجہ ان کے اختیار سے باہر تھا۔موت سکینہ کے پس وپیش منڈلا رہی تھی کہ اچانک ہی ایک مہربان فرشتہ بن کر آیا اور اس نے سکینہ کے علاج معالجے کا خرچ اپنے ذمہ لے لیا سکینہ کے والدین شاداں ہوگی اور اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو کر شکر ادا کیا۔

سرگرمی نمبر٦: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

(i) آپ کے خیال میں بقراط کون ہے؟

جواب: میرے خیال میں بقراط علم طب کے بانی تھے۔

(ii) بقراط نے بیماریوں کے بارے میں کیا کہا؟

جواب: بقراط نے بیماریوں کے بارے میں کہا کہ دنیا میں کوئی مرض ایسا نہیں جس کی دوا اللہ تعالی نے نہ بنائی ہو۔

(iii) مرض کے بڑھنے کی عموماً کیا وجہ ہوتی ہے؟

جواب: مرض کے بڑھنے کی عموماً وجہ لاعلاج پر پرہیزی ہوتی ہے کہ اگر مریض کو مرض کے بارے میں معلوم ہو پھر بھی وہ دوا نہ کھائے اور پرہیز نہ کرے تو بیماری بڑھ جاتی ہے۔

(iv) غفلت میں پڑی قوم کی حالت کیا ہوتی ہے؟

جواب: غفلت میں پڑی قوم اپنی کوتاہیوں کے باعث زوال پذیر ہو کر پستی کا شکار ہو جاتی ہے۔

سرگرمی نمبر۷: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

(i) شاعر نظم میں کس مرض کی بات کر رہے ہیں؟

جواب: شاعر نظم میں دین سے دوری کے مرض کی بات کر رہے ہیں کہ مسلمان قوم دین سے دور ہونے کے باعث تنزلی کا شکار ہو رہے ہیں۔

(ii) شاعر کا اشارہ کس قوم کی طرف ہے؟

جواب: شاعر کا اشارہ موجودہ مسلمان قوم کی طرف ہے جو تنزلی کی طرف بڑھ رہی ہے اور غفلت میں ڈوبی ہوئی ہے۔

(iii) شاعر میں غافل قوم کی کیا نشانیاں اس نظم میں بیان کیں ہیں؟

ج۔شاعر نے غافل قوم کی مندرجہ ذیل نشانیاں بیان کی ہیں۔

۔یہ قوم ایسی ہے کہ ترقی کرنے کے بجائے غفلت کی نیند سو رہی ہے۔

۔غافل قوم کو اپنی پستی پر کوئی دکھ نہیں اور ترقی یافتہ لوگوں پر رشک بھی نہیں۔

۔اپنی بے عزتی کا احساس نہیں نا ہی بیدار ہونے کی خواہش۔

۔اپنے حالت بدلنے کے لیے جدوجہد نہیں کرتے۔

۔جانوروں کی طرح اپنے موجودہ حالات پر خوش ہیں۔

(iv) بند نمبر ۵،۳ اور ٦ کی تشریح کیجیے۔

بند نمبر ۳:

یہی حال دنیا میں اس قوم کا ہے　　بھنور میں جہاز آ کے جس کا گھرا ہے
کنارہ ہے دور اور طوفان بپا ہے　　گماں ہے یہ ہر دم کہ اب ڈوبتا ہے

نہیں لیتے کروٹ مگر اہلِ کشتی
پڑے سوتے ہیں بے خبر اہلِ کشتی

حوالہ: مندرجہ بالا بند ہماری اردو کی درسی کتاب ارمغان اردو کی نظم مسدس حالی سے لیا گیا ہے اور اس کے شاعر الطاف حسین حالی ہیں۔

تشریح: شاعر اس قوم کا حال بیان کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ جو قوم غفلت کی نیند سو رہی ہے انکا حال کشتی میں سوار ان لوگوں کی طرح ہے جن کی کشتی بھنور میں پھنس گئی ہو اور کشتی میں سوار تمام لوگ جانتے ہو کے سمندر میں طوفاں ہے اور کنارہ بہت دور ہے اور اس سے نکلنا بہت مشکل اور کوشش کی جائے تو طوفان سے بچا سکتا ہے لیکن پھر بھی اس کشتی کے سوار لوگ اپنے بچاؤ کی کوئی کوشش نہ کریں تو آخر کار ان کا انجام ہلاکت ہی ہوگا۔

شاعر کہتے ہیں کہ غفلت میں پڑی قومیں اور غفلت کی نیند سونے والے غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے طوفان میں گھر کر بھی بیدار نہیں ہوتے تو انجام ہلاکت ہی ہوگا۔

بند نمبر ۵:

اس قوم کی غفلت وہی ہے　　تنزل پہ اپنے قناعت وہی ہے
ملے خاک میں پر رعونت وہی ہے　　ہوئی صبح اور خوابِ راحت وہی ہے

نہ افسوس انہیں اپنی ذلت پہ ہے کچھ
نہ رشک اور قوموں کی عزت پہ ہے کچھ

تشریح: شاعر غافل قوم کا حال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایسی قوم کو غفلت پر ہی ناز ہے۔ یعنی اتنا غافل ہیں کہ انہیں یہ تک معلوم نہیں کہ ہم غفلت کی نیند سو رہے ہیں اور وہ اسی حال میں صبر شکر کر کے بیٹھے ہوئے ہیں غلامی اور اور محکومی کی وجہ سے عزت خاک میں مل گئی ہے مگر غرور و تکبر نہیں جاتا آرام طلبی اور نیند کی حالت پر ہے کہ بیداری کا وقت آ گیا ہے۔ مگر سکون اور اطمینان رات کی نیند جیسا ہے۔ غفلت کی انتہا یہ ہے کہ پستیوں میں گھر چکے ہیں مگر احساس ذلت بیدار نہیں اور نہ ہی ایسی قوموں پر رشک آتا ہے جسے دیکھ کر اپنی پستی کی حالت پر رونا آئے۔

بند نمبر ۶:

بہائم کی اور ان کی حالت ہے یکساں　　کہ جس حال میں ہیں اسی میں ہیں شاداں
نہ ذلت سے نفرت نہ عزت کا ارماں　　نہ دوزخ سے ترساں نہ جنت کے خواہاں

لیا عقل و دیں سے نہ کچھ کام انھوں نے
کیا دین برحق کو بد نام انہوں نے

تشریح: شاعر کہہ رہے ہیں کہ غافل قوم کی حالت یہ ہے کہ جانوروں اور ان میں کوئی فرق نہیں رہا یعنی ان کی حالت جانوروں سے سی ہو گئی ہے مگر غفلت کا یہ عالم ہے کہ وہ اس حالت میں بھی خوش و خرم ہیں یعنی ان کے اندر احساس ذلت بیدار نہیں ہو رہا این اے نا کوئی اپنی بے عزتی میں کوئی نفرت یا برائی محسوس ہو رہی ہے اور نہ ہی ان میں عزت حاصل کرنے کا شوق ہے اور اطمنان اتنا ہے کہ نہ تو دوزخ سے خوفزدہ ہے اور نہ ہی جنت کی خواہش مند ہیں اس قوم نے اپنے عقل سمجھ سے اور دین سے کام لینے کے بجائے اپنے سچے دین کو بدنام کر دیا۔

(v)　نظم کا مرکزی خیال تحریر کریں:

جواب:　نظم مسدس حالی میں شاعر نے غافل قوم کی نشانیاں بتائی ہیں۔ مسلمان قوم کی موجودہ حالت کا صحیح نقشہ کھینچتے ہوئے مسلمان قوم کی توجہ ان کی کوتاہیوں کی طرف مبذول کروائی۔

سرگرمی نمبر۸:　مندرجہ ذیل الفاظ کو سابقے لاحقے کے طور پر استعمال کرتے ہوئے نئے مرکب الفاظ بنائیے۔

الفاظ	مرکب الفاظ	مرکب الفاظ	مرکب الفاظ	الفاظ	مرکب الفاظ	مرکب الفاظ	مرکب الفاظ
کار	کارساز	کاریگر	کارآمد	دار	عزت دار	کرائے دار	مال دار
انگیز	حیرت انگیز	سحر انگیز	ولولہ انگیز	بے	بے باک	بے آبرو	بے اصل
گیر	ملک گیر	جہاں گیر	بغل گیر	آموز	سبق آموز	نصیحت آموز	جرات آموز
نواز	دل نواز	رب نواز	بندہ نواز	ہم	ہم آواز	ہم جماعت	ہم پلہ

آیئے تخلیق کار بنیں:

سرگرمی نمبر۹:　مسدّس حالی کا بغور مطالعہ کیجیے اور گروہوں کی صورت میں ایک بند پر مشتمل مسدّس تخلیق کیجیے۔

جواب:　طلباء وطلبات گرہوں کی صورت میں مسدس خود تخلیق کریں گے۔

ایک مثالی استاد

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبر۱: باہمی گفتگو کے بعد ذیل میں دیے گئے سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے۔

(i) شہادت کس قسم کی موت کو کہتے ہیں؟

جواب: اگر اللہ کی راہ میں کسی کام سے نکلیں اور اللہ کی راہ میں ہی موت واقع ہو جائے تو اسے شہادت کہتے ہیں یعنی اللہ کی راہ میں اپنی جان قربان کر دینا شہادت کہلاتا ہے۔

(ii) بہادری کی کیا علامات ہوتی ہیں؟ جال بنائیے۔

جواب:

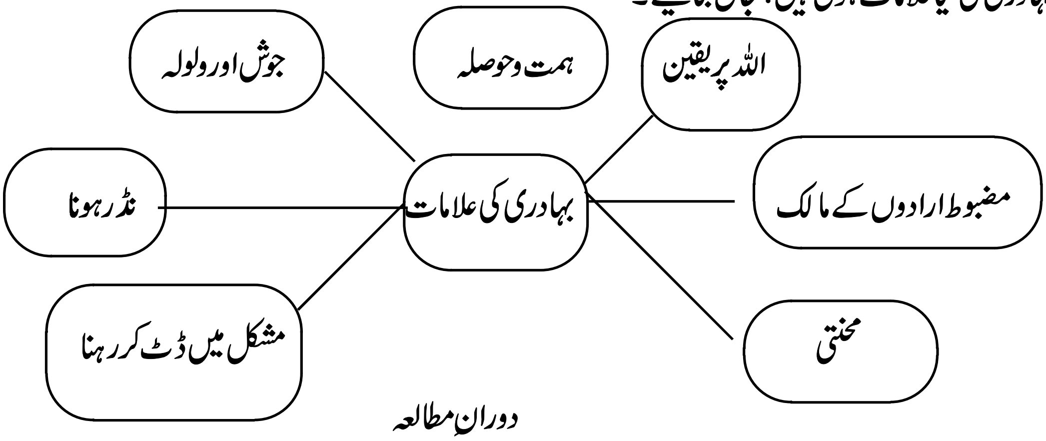

دورانِ مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی نمبر۲: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کیجیے، نیز کسی پانچ کا لفظی جال بنائیں۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
بقیدِ حیات	عرصہ زندگی/زندگی کی مدت	مرّبی	پرورش کرنا/سرپرست	کثیر	بہت زیادہ
حلقۂ یاراں	دوستوں کی مجلس	بقعہ نور	نور کا گھر	اجتماعی کاوش	مجموعی جستجو/مجموعی تلاش
قصرِ صدرات	صدارتی محل	لائحہ عمل	نصب العین/ دستور العمل/ نظام عمل	مرکز نگاہ	توجہ کا مرکز
اشکبار	آنسو برسانے والی	پروقار	مکمل متانت کے ساتھ بردباری سے بھرپور	رضائے الٰہی	اللہ کی مرضی/کی رضا
منشا	ارادہ/ قصہ	معروف	مشہور	رعب و دبدبہ	ڈر، خوف
پایۂ تکمیل	انجام تک پہنچانا	سیاحتی	ملکوں اور شہروں کی سیر	اجاگر	روشن ظاہر
مشعلِ راہ	راستے کا چراغ/راستے دکھانے والا چراغ	شجاعت	بہادری	اخلاقی قدریں	اچھے طور طریقے
مہمیز	لوہے کا کانٹا جو سواروں کی ایڑی پر لگا ہوتا ہے۔ ایڑ لگانا	بعد از مرگ	مرنے کے بعد	کوہ گراں	ناگوار بوجھ

کوچ	رخصت ہونا	دنیائے فانی	فنا ہونے والی دنیا	فرحت بخش	خوشی دینے والا
جوہرِ خاص	خاص خوبی	منصب	عہدہ	رزمِ حق	سچائی کی جنگ

لفظی نقشہ

(i)

لفظ کا صفحہ نمبر: مربّی

متضاد: -

مترادف: سرپرست

لغت سے معنی: پرورش کرنا/سرپرست

لفظ کی دیگر اقسام: رب

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ: بحیثیت پرنسپل اور اُستاد شجیع شہید ایک بہترین مربّی ثابت ہوئے۔

میرا جملہ: استاد صرف ایک معلم ہی نہیں بلکہ ایک بہترین مربّی کی حیثیت سے اپنے طلبا کی رہنمائی کرتا ہے۔

(ii)

لفظ کا صفحہ نمبر: شجاعت

متضاد: بزدل

مترادف: دلیر

لغت سے معنی: بہادری

لفظ کی دیگر اقسام: شجیع

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ: آپ کے اس اقدام نے شجاعت اور قربانی کی ایک لازوال داستان رقم کردی۔

میرا جملہ: مومن اپنے زورِ بازو اور شجاعت پر بھروسہ نہیں کرتا بلکہ اللہ کی مدد اور ایمان کی قوت سے میدانِ عمل میں اترتا ہے۔

(iii)

لفظ کا صفحہ نمبر
معروف

مترادف
مشہور

متضاد
گمنام

لغت سے معنی
مشہور

لفظ کی دیگر اقسام
عرف

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
آپ ایک معروف اسکول کے پرنسپل بھی تھے۔

میرا جملہ
مرحوم اشتیاق احمد بچوں کی پسندیدہ اور معروف شخصیت تھے۔

(iv)

لفظ کا صفحہ نمبر
فرحت بخش

مترادف
راحت بخش

متضاد
اذیت ناک

لغت سے معنی
خوشی دینے والا

لفظ کی دیگر اقسام
فرح

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
جب معاملہ شاگردوں یا اقربا و احباب سے ہوتا تو ان کے لیے مزاج میں محبت کی فرحت بخش چاشنی اُمڈ آتی۔

میرا جملہ
سخت گرمی میں ٹھنڈا ٹھنڈا مشروب نہایت فرحت بخش معلوم ہوتا ہے۔

(v)

متضاد
قلیل

مترادف
بے شمار

لفظ کا صفحہ نمبر
کثیر

لغت سے معنی
بہت زیادہ

لفظ کی دیگر اقسام
کثرت

سبق میں موجود الفاظ کا جملہ
بچپن ہی سے خوش مزاج اور دوستانہ مزاج ہونے کے باعث دوستوں کی تعداد ہمیشہ کثیر رہی۔

میرا جملہ
سالانہ جلسہ میں لوگوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ تاحدِ نگاہ لوگ ہی لوگ تھے۔

سرگرمی نمبر ۳: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کیجئے۔

بقعۂ نور ، پُروقار ، مرکزِ نگاہ ، اشکبار ، رعب ودبدبہ ، پایۂ تکمیل ، بعداز مرگ ، امر ، مشعلِ راہ ، مہمیز

آج اسکول بقعۂ نور بنا ہوا تھا کیوں کہ آج چار ستمبر تھا۔ اس لیے اسکول میں یوم دفاع کی ایک پروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں فوجی بلے بازیب تن کیے چھوٹے بچے مرکزِ نگاہ بنے ہوئے تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔ اس کے بعد بچوں نے پرجوش تقاریر کیں۔ ان تقاریر میں بچوں نے پاک فوج کے شہدا کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے رعب ودبدبے کے سامنے دشمن ٹھہر نہ سکا۔ پاک وطن کے شہداء کو بعداز مرگ نشان حیدر سے نوازا گیا جو انہیں امر کر دیا ہمارے لئے ان کے کارنامے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تقریر کے بعد بچوں نے ترانوں سے شاندار ٹیبلو پیش کیے۔ ان ترانوں نے حاضرین کے جذبات کو مہمیز کر دیا آخر میں قومی ترانے کے بعد یہ تقریب پایا تکمیل کو پہنچی بلاشبہ یہ ایک یادگار تقریب تھی۔

سرگرمی نمبر ۴: سرگرمی نمبر ۲ میں سے ۶ الفاظ کی مدد سے ایک مربوط نثر پارہ تحریر کیجیے۔

اجتماعی کاوش ، مرکزِ نگاہ ، اجاگر ، رضائے الٰہی ، مشعل راہ ، مرّبی۔

کچھ لوگ (رضاءالٰہی) کے حصول کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ وہ لوگوں کے لئے (مشعل راہ) بن کر ان کے ایمان کو (اجاگر) کرنے کی (اجتماعی کاوشوں) میں مصروف رہتے ہیں ان کی زندگی کا مقصد اللہ کا پیغام پھیلانا اور لوگوں کو سیدھے راستے پر لے کر چلنا ہے وہ ان کوششوں کی بدولت (مرکز نگاہ) بن جاتے ہیں۔ اور لوگ انہیں اپنا (مربی) مان لیتے ہیں۔

سرگرمی نمبر ۵: مندرجہ ذیل جملوں کی وضاحت کیجیے۔

ا۔ ''لوٹ چل اپنے رب کی طرف، تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔''

جواب: نصر اللہ شجیع نے رضائے الٰہی کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی اللہ کی رضا میں گزار دی اور ان کی خواہش تھی کہ انہوں نے شہادت کی موت آئے، اور جب موت نصیب ہوئی تو وہ بھی شہادت کی۔ اس لئے ان کی زندگی پر سورہ الفجر کی آیت پوری اترتی ہے۔

۲۔ استاد اور شاگرد کے مقدس رشتے کو امر کر دیا۔

جواب: آپ کا اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر اپنے شاگرد کو بچانے کی پوری کوشش کرنا اور پھر بد قسمتی سے دونوں کا شہید ہو جانا، استاد اور شاگرد کے مقدس رشتے کو امر کرتا ہے۔ یعنی استاد اور شاگرد کا رشتہ دنیا تک نہیں بلکہ مرنے کے بعد بھی زندہ رہتا ہے۔

۳۔ ساری زندگی رضا الٰہی کے حصول کو بنیادی ہدف بنائے رکھنا۔

جواب: نصراللہ شجیع نہایت دردمند دل رکھنے والے انسان تھے۔ اپنا ہو یا ہمدردی اور مدد کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے اس لئے ساری زندگی کا مقصد اللہ کی رضا حاصل کرنا بنا رکھا تھا۔

۴۔ ہمیں خلیفہ اللہ فی الارض تیار کرنے ہیں۔

جواب: یعنی آپ نے طالبعلم تیار کرنے میں جو دین کی تعلیمات کو آگے بڑھائیں جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا کام سرانجام دیں اور اس قابل ہو کہ اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام قائم کر کے اللہ کا خلیفہ ہونے کا حق ادا کر سکیں۔

۵۔ شہر کراچی میں تعلیم سے تعمیر وطن کے بیج بونے والا اس دنیا فانی سے کوچ کر چکا تھا۔

جواب: تعلیم دینے سے لے کر مستقبل کے معمار تیار کرنے والا اس دنیا سے رخصت ہو گیا یعنی جو وطن کے لیے بہترین شاگرد مستقبل کے معمار تیار کر رہا تھا وہ اس دنیا سے چلا گیا۔

سرگرمی نمبر ۶: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

۱۔ نصراللہ شجیع کا مختصر تعارف تحریر کیجیے۔

جواب۔ نصراللہ شجیع 14 جولائی 1976ء کو حیدر آباد کالونی کراچی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد نثار احمد باعمل انسان تھے۔ 1974ء میں حیدر آباد دکن سے ہجرت کر کے پاکستان آ بسے تھے اور خود بھی استاد کے منصب پر فائز رہے۔ نصراللہ شجیع کل چھ بھائی بہن تھے۔ ابتدائی تعلیم ایک نجی تعلیمی ادارے لٹل فوک اسکول سے حاصل کی۔ پھر نیشنل کالج سے اعلیٰ ثانوی، اسلامی کالج سے گریجویشن اور کراچی یونیورسٹی سے بین الاقوامی تعلقات میں ماسٹرز کیا۔ طالب علمی کے زمانے میں ہر دلعزیز رہے۔ جہاں تعلیمی سرگرمیوں میں نمایاں نظر آئے وہی ہر قسم کی غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتے رہے۔

۲۔ نصراللہ شجیع طلبہ کو سیاحتی دورے پر کہاں اور کیوں لے جایا کرتے تھے؟

جواب۔ نصراللہ شدید سال آخر کے طلبہ کو ملک کے شمالی علاقہ جات کے مطالعاتی دورے پر لے کر جاتے تھے۔ اس موقع پر اپنے اساتذہ کے تعاون سے ہر طالب علم پر الگ الگ محنت کر کے اس کی خامیوں پر قابو پانے اور خوبیوں کو اجاگر کرنے کی بھرپور منصوبہ بندی کی جاتی۔

۳۔ انہیں تمغہ شجاعت کیوں دیا گیا؟

جواب۔ پاکستان کے سیاحتی دورے کے دوران آپ کا ایک طالب علم دریائے کنہار میں گر گیا۔ آپ اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر اس کو بچانے کے لیے دریا میں کود گئے۔ اور بد قسمتی سے دونوں شہید ہو گئے۔ آپ کے اس عظیم اقدام کے اعتراف میں صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان نے جناب نصراللہ شجیع شہید کو تمغہ شجاعت سے نوازا۔

۴۔ نصراللہ شجیع کا بچپن کیسا تھا؟

جواب۔ آپ بچپن ہی سے خوش آزاد اور دوستانہ طبیعت کے مالک تھے۔ اسی کے باعث دوستوں کی تعداد ہمیشہ کثیر رہی۔ طالب علمی کے زمانے سے ہی ہر دلعزیز رہے۔ والدین بزرگوں اور بہن بھائیوں کا بہت احترام کرتے۔ تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ غیر نصابی سرگرمیاں میں بھی بھرپور حصہ لیتے ہیں۔

۵۔ نصراللہ شجیع کا ان کے شاگردوں کے ساتھ تعلق کسا تھا؟

جواب۔ آپ اپنا طلبہ سے بے حد محبت کرتے اور ہر شاگرد پر محنت کر کے اس کی خوبیوں کو اجاگر کرنے کی اور اس کی خامیوں پر قابو پانے کی بھرپور کوشش کرتے۔ آپ نے اپنے شاگردوں کو اتنا اعتماد دیا تھا کہ وہ بلا جھجک آپ سے اپنے مسائل کے لئے رجوع کرتے۔ طلباء کو ان کے نام، خاندانی پس منظر اور ان کی ممکنہ خوبیاں اور کمزوریوں کے ساتھ یاد رکھنا شجیع صاحب کا جوہر خاص تھا۔

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر ۷: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

ا۔ نصر اللہ شجیع کن خوبیوں کے مالک تھے؟ جال بنائیے۔

جواب:

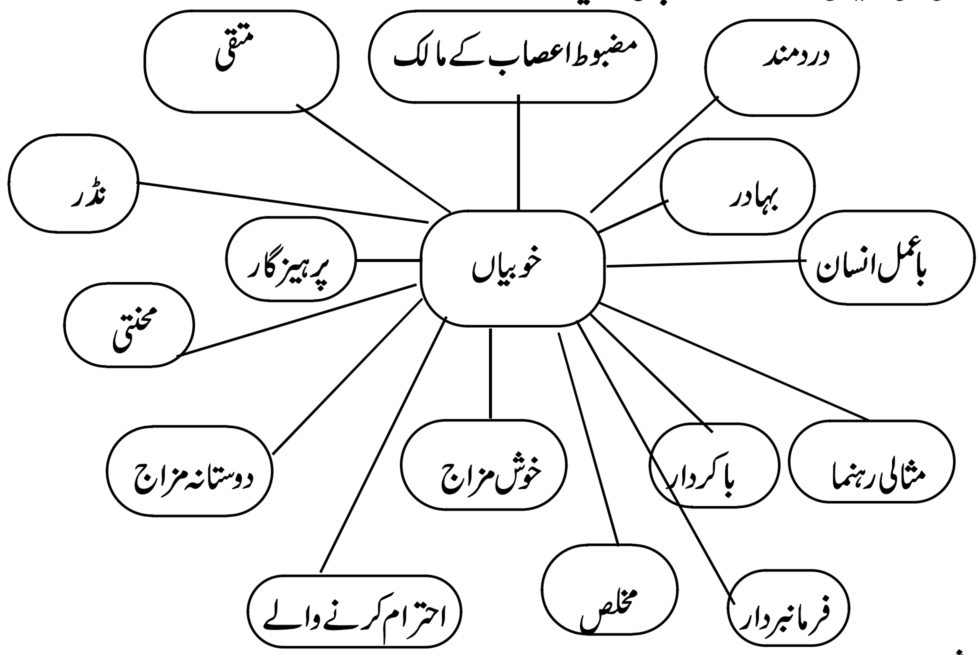

۲۔ نصر اللہ شجیع شہید کے واقعہ شہادت کو اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔

جواب۔ جناب نصر اللہ شجیع ایک معروف اسکول کے پرنسپل تھے۔ پاکستان کے سیاحتی دورے کے دوران آپ کے ایک طالب علم دریا کنہار میں گر پڑے۔ جناب نصر اللہ شجیع اپنے طالب علم کو بچانے کی کوشش میں اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر فوراً خود دریا میں کود گئے۔ گو بدقسمتی سے دونوں شہید ہو گئے۔

۳۔ سبق میں شامل یہ شعر نصر اللہ شجیع کی زندگی سے کیسے مطابقت رکھتا ہے؟

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم　　　رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

جواب۔ جناب نصر اللہ شجیع بہت خوبصورت شخصیت کے مالک تھے، آخرت پر یقین رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے ہر نیک عمل کا بدلہ اللہ سے چاہتے تھے۔ دوست احباب، بہن بھائی سب کے ساتھ نہایت محبت و شفقت والا رویہ رکھتے اور ان کے مزاج میں محبت بھری چاشنی ہوتی لیکن جب حق و انصاف کی بات آتی تو رعب و دبدبے کا یہ عالم ہوتا کہ مخالف شکست خوردہ ہو جاتا۔

۴۔ نصر اللہ شجیع کی کن خوبیوں نے آپ کو متاثر کیا؟ ۵ نکات تحریر کیجیے۔

جواب: 1۔ والدین، بزرگوں اور بہن بھائیوں کا احترام　　2۔ دردمند دل رکھنے کے باعث ہر انسان کی بھلائی کرنے کی عادت۔

3۔ خوش مزاج اور دوستانہ مزاج۔　　4۔ مضبوط اعصاب اور بہترین قوت فیصلہ کے مالک۔

5۔ اپنے شاگردوں کے ساتھ دوستانہ رویہ اتنا اعتماد دینا کہ وہ بلا جھجک اپنی بات آپ سے کر سکتے۔

۵۔ سبق کا خلاصہ تحریر کیجیے۔

جواب: ۲۳ مارچ ۲۰۱۵ء کی خوبصورت شام قصر صدارت بقعہ نور بنا ہوا تھا انتہائی پروقار تقریب میں حاضرین محفل اپنے پیاروں کی یادیں لیے صدر

پاکستان سے ایوارڈ وصول کرنے کے منتظر تھے اور پھر شاہی فرمان کے ساتھ میزبان یوں مخاطب ہوتا ہے۔

جناب نصراللہ شجیع شہید پاکستان کراچی کے ایم سپاہی، سماجی رہنما اور رکن سندھ اسمبلی رہ چکے تھے آپ ایک معروف اسکول کے پرنسپل بھی تھے۔ پاکستان کے سیاحتی مقامات کے دورے کے دوران آپ کے ایک طالب علم دریا کنیا میں گر پڑے۔ جناب نصراللہ شجیع اپنے طالب علم کو بتانے کے لیے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر خود بھی دریا میں کود گئے۔ گو بدقسمتی سے دونوں افراد شہید ہو گئے۔ اس عظیم قربانی کے اعتراف میں صدر پاکستان اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب نصر اللہ شجیع کو تمغہ شجاعت سے نوازا۔

جناب نصراللہ شجیع بے انتہا خوبیوں کے مالک تھے۔ غریبوں یتیموں اور بے سہاروں کے سرپرست شفقت رکھنے والے تھے۔ اللہ کا خوف رکھنے والے باکر اور بہادر انسان تھے۔

نصراللہ شجیع ۱۴ جولائی ۱۹۷۲ء کو حیدرآباد کراچی میں پیدا ہوئے اور ایک نجی اسکول سے تعلیم حاصل کی اور کراچی یونیورسٹی سے بین الاقوامی تعلیمات میں ماسٹرز کیا۔ طالب علم کے زمانے سے ہی ہر دلعزیز رہے۔ نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتے رہے۔ نہایت فرماں بردار بیٹے تھے۔ رضائے الٰہی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے ہمیشہ متحرک اور مرکز نگاہ رہتے۔

طلبہ کو شمالی مغربی حصوں کے مطالعاتی دورے پر لے کر جاتے۔ انہوں نے اپنے طلبہ کو اتنا اعتماد دے رکھا تھا کہ وہ بلا وجہ اپنے مسائل ان سے رجوع کرتے۔ ان کی تدریسی کاوشیں پہلے ہی ایک عظیم قوم کی تیاری کی طرف اہم پیشرفت کے مترادف تھیں لیکن ان کی اس انداز میں شہادت تدریسی ذمہ داری اور اپنے شاگردوں کے ساتھ حقیقی وابستگی کا مکمل حق ادا کر دیا۔

بیش بہا خوبیوں کو مہمیز دینے والی شجیع کی بہت بڑی خوبی اللہ رب العزت کے ساتھ ان کا تعلق تھا اوتوں کو اللہ کے حضور کھڑے ہو کر اپنی پریشانی اور خواہش اسی کی بارگاہ میں پیش کرتے۔

جناب نصراللہ شجیع کے رعب و دبدبہ کا یہ عالم تھا کہ مخالف شکست خوردہ ہوتا لیکن جب معاملہ شاگردوں، اقرباء، واب آپ سے ہوتا تو ان کے لیے مزاج میں محبت کی فرحت بخش چاشنی امنڈ آتی۔ نصراللہ شجیع جب تک بقید حیات رہے اپنے رب کی منشا کے مطابق جی اور جب گئے تو بھی اپنی دیرینہ خواہش کے مطابق شہادت موت پائی۔ اللہ تعالیٰ ان کی شہادت قبول فرمائے اور جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ (آمین)

قواعد:

سرگرمی نمبر ۸: ذیل میں دی گئی ضرب الامثال کی فہرست کو لوط کی مدد سے ان کے درست مفہوم سے ملائیں:

ضرب المثال	درست مفہوم
۱۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا	پریشانی میں تھوڑی سی مدد بھی حوصلہ دیتی ہے۔
۲۔ سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے	بڑی چیز نقصان اٹھانے کے بعد معمولی چیز سے ڈر لگتا ہے۔
۳۔ بیکار سے بیگار بھلی	بیکار بیٹھنے سے بہتر ہے کوئی کام بلا معاضہ کر لیا جائے۔
۴۔ جس ہانڈی میں کھائیں اسی میں چھید کریں	جس سے نفع اٹھایا اسی کو نقصان پہنچائیں۔
۵۔ زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو۔	خلقت کی آواز کو قدرت کا اشارہ سمجھو۔
۶۔ چھوٹا منہ بڑی بات	اپنی حیثیت سے بڑھ کر بات کرنا۔
۷۔ کاغذ کی ناؤ آج نہ ڈوبی کل ڈوبی	ناپائیدار چیز کی ہستی کا کچھ اعتبار نہیں۔

۸۔جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے	جس پر اللہ مہربان ہو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے۔
۹۔ہونہار پروا کے چکنے چکنے بات	لائق ہونے کے آثار پہلے ہی دکھنے لگتے ہیں۔
۱۰۔ہمت مرداں مدد خدا	جو اپنی مدد آپ کرتا ہے اللہ بھی اس کی مدد کرتا ہے۔

سرگرمی نمبر۹:	درج ذیل ضرب الامثال کے معنی ومفہوم لغت سے تلاش کیجئے اور ان کو جملوں میں استعمال کیجئے۔

ضرب المثال	مفہوم	جملے
آپ کاج مہا کاج	اپنا کام اپنے ہاتھ سے ہی اچھا ہوتا ہے	سارہ نے اپنے حصے کا کھانا بنانے کا کام اپنی بہن کے سپرد کر دیا۔تو اس میں کھانے میں نمک تیز کر دیا میں نے سارا سے کہا کاج مہا کاج۔
اونچی دکان پھیکا پکوان	باتیں بڑی بڑی اور کام کچھ نہیں	ایک مشہور نہاری کی تعریف سن کر جب ہم نے نہاری
آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا		

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر۱۰:	آپ پچھلی جماعتوں میں کہانی لکھنے کا خاکہ بنانا سیکھ چکے ہیں اور کہانی لکھنے کے اُصول بھی پڑھ چکے ہیں۔انہی اصولوں کے پیش نظر مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک ضرب المثل پر کہانی کا خاکہ بنائیں اور پھر کہانی تحریر کیجیے۔

جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے	جس ہانڈی میں کھائیں اسی میں چھید کریں	ڈوبتے کو تنکے کا سہارا

جانباز فرزند اسلام

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبرا: (i) چند مشہور فاتحین کے نام بتایئے۔

جواب: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ وسلم، خلفاء راشدین، محمد بن قاسم، ٹیپو سلطان، سلطان صلاح الدین ایوبی، سلطان محمود غزنوی

(ii) کسی دو فاتحین کی دو دو نمایاں صفات تحریر کیجیے۔

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ بہت دلیر اور بہادر تھے۔ بہترین قوت فیصلہ کے مالک اور انصاف پسند حکمران تھے۔

سلطان صلاح الدین ایوبی بے حد سادہ رحم دل اور غریب شخص تھے۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی سپاہیوں کے ساتھ خیمہ میں گزار دی۔

وہ اپنے دور کے بہادر ترین انسان تھے وہ پہلے جنرل تھے جنہوں یورپ کے عیسائیوں کو شکست دی۔

دوران مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی نمبر۲: لغت کا استعمال کرتے ہوئے ذیل میں دیئے ہوئے الفاظ کے معنی تحریر کیجیے۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
جنگجو	لڑائی کرنے کے لیے بہانہ ڈھونڈنے والا	راہب	عیسائی۔ پادری	مجال	طاقت۔ بساط۔ حوصلہ
مہارت	لیاقت / ہنر مندی	استحصال	چھین لینا۔ حاصل کرنا	مشکیزہ	چھوٹی مشک
یکساں	ایکسا ہموار / برابر	صادر کرنا	جاری کرنا	اتمامِ حجت	فیصلہ کن بات۔ انتہائی کوشش
عدل	انصاف	پاٹ دینا	ڈھیر کر دینا	حجرہ	مسجد کے متصل چھوٹا کمرہ۔ کوٹھری
سلطان	بادشاہ، راجہ	اتالیق	استاد۔ آداب سکھانے والے	نصرانی	عیسائی
نہتے	خالی ہاتھ	کڑی نظر رکھنا	سخت نظر رکھنا	طیش	غصہ۔ غضب۔ خفت
مجاہد	کوشش کرنے والا۔ خدا کی راہ میں لڑنے والا	پاسداری کرنا	جانبداری۔ حمایت	جسد	بدن۔ جسم
اجر	صلہ	مغبوض		عظیم المرتبت	
سرشست	صلہ	افعال	کام		

سرگرمی نمبر۳: مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کیجیے۔

اجر، عظیم المرتبت، پاسداری، مجال، استحصال، سلطان، کڑی نظر، عدل، یکساں، افعال , جنگجو۔

وہ کوئی معمولی حکمران نہ تھا بلکہ ایک ایسا عظیم المرتبت سلطان تھا جو خود قانون کی پاسداری کرتا اور دوسروں سے کرواتا۔ وہ ہر معاملے میں عدل کرتا اور کبھی بے انصافی نہ کرتا۔ بلا کا جنگجو تھا اور ہر معرکے میں خود پیش پیش رہتا۔ کسی دشمن کی مجال نہ تھی کہ اس کی سلطنت کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھے۔ اس کے سلطنت

میں کسی کا استحصال نہ ہوتا تھا ہر ے کے حقوق کا یکساں خیال رکھا جاتا چاہے وہ امیر ہو یا غریب۔ وہ اپنے وزراء کے افعال پر کڑی نظر رکھتا وہ ایک عظیم المرتبت بادشاہ تھا اور اپنے عدل وانصاف پر وہ اللہ ہی سے اجر کا امیدوار تھا۔

سرگرمی نمبر۴: مندرجہ ذیل جملوں کے بارے میں درست کالم میں ☆ کا نشان لگائیے۔

نمبر شمار	جملے	صحیح	غلط	سبق میں موجود نہیں
۱	عماد الدین کا تعلق تغلق خاندان سے تھا۔		☆	
۲	نورالدین زنگی ۱۱۱۸ء میں پیدا ہوئے۔	☆		
۳	عماد الدین بہت پڑھے لکھے تھے۔			☆
۴	نورالدین کا دل حُبِّ رسول ﷺ سے معمور تھا	☆		
۵	نورالدین زنگی کی راتیں جہاد میں گزرتیں۔			☆
	نورالدین زنگی کے دو بچے تھے۔			☆
	نورالدین زنگی نے چار راتوں تک ایک ہی خواب دیکھا۔		☆	
	دعوت میں دو لوگ شریک نہ ہوئے۔	☆		
	دعوت میں شریک نہ ہونے والے دونوں افراد جرمن تھے۔		☆	
	سلطان نے دونوں افراد کا سر قلم کر دیا۔	☆		

سرگرمی نمبر۵: وجوہات تحریر کیجیے۔

۱۔ نورالدین زنگی سرکاری عہدے داروں اور افسران پر کڑی نظر رکھتے۔

جواب۔ نورالدین زنگی عادل اور انصاف پسند حکمران تھے وہ نہیں چاہتے تھے کہ سرکاری عہدے دار اور وزرا پر ظلم یا انصافی کریں۔

۲۔ سلطان خواب دیکھ کر بے قرار اور مضطرب ہو گئے۔

جواب۔ سلطان خواب دیکھ کر بے قرار مضطرب ہو گئے کیونکہ رسالت مآب نے دو ناپاک افراد کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تھا کہ ان کے شر کا استحصال کرو۔

۳۔ سلطان نے بذات خود تمام مہمانوں کا استقبال کیا۔

جواب۔ سلطان نے بذات خود تمام مہمانوں کا استقبال کیا تا کہ کوئی خواب میں دکھائے گئے اشخاص کو پہچان سکیں۔

۴۔ انہوں نے حضور ﷺ کے روضہ مبارک کے قریب ایک مکان کرائے پر لے رکھا تھا۔

جواب۔ انہوں نے اس لئے حضور صلی اللہ وسلم کے روزہ مبارک کے قریب مکان کرائے پر لیا تا کہ باآسانی سرنگ بنا کر اپنے ناپاک مقاصد کو پورا کر سکیں۔

۵۔ دونوں افراد کو دیکھ کر سلطان کا خون کھول اٹھا۔

جواب۔ دونوں افراد کو دیکھ کر سلطان کا خون کھول اٹھا کیونکہ یہ دونوں وہی افراد تھے جن کی طرف رسالت مآب صلی اللہ وسلم نے اشارہ کر کے فرمایا تھا۔

سرگرمی نمبر۶: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے:

ا۔ عمادالدین زنگی کو کس چیز کی بنیاد پر ترقی ملی؟

جواب۔ عمادالدین زنگی کی نے اپنی بہادری کے سبب کم عمری میں ہی اعلیٰ فوجی تربیت حاصل کی اور اپنے قائدانہ صلاحیتوں اور اعلیٰ فوجی تربیت کی بنیاد پر ترقی حاصل کی۔

۲۔ نورالدین زنگی نے سپاہیوں کو کیا حکم دے رکھا تھا؟

جواب۔ نورالدین زنگی نہ سپاہ کو حکم دے رکھا تھا کہ کھڑی فصلوں کو نقصان نہ پہنچائیں۔نعت اور مظلوم لوگوں پر وار نہ کریں۔عدالت کا دروازہ سب کے لئے کھلا رکھیں۔سیاست میں مسلم اور غیر مسلم سب کو یکساں طور عدل پر فراہم کیا جائے۔

۳۔ خواب میں نورالدین زنگی سے رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے کیا فرمایا؟

جواب۔ خواب میں رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے نورالدین سے دو ناپاک افراد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ان کے شر کا استحصال کرو۔

۴۔ دونوں اشخاص کا حلیہ کیسا تھا؟

جواب۔ دونوں اشخاص کا حلیہ نیک بزرگوں اور متقی لوگوں جیسا تھا۔

۵۔ روضہ رسول ﷺ کو سازش سے بچانے کے لیے کیا اقدام کیا گیا؟

جواب۔ روزہ رسول صلی اللہ وسلم کو سازش سے بچانے کے لئے روزہ رسول صلی اللہ وسلم کے چاروں اطراف ایک گہری خندق کھود دی گئی اور اسے سیسہ اور تانبہ پگھلا کر بھر دیا گیا تا کہ اب کو قیامت تک کوئی ایسی ناپاک سازش نہ کر سکے۔

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر ۷: سوالات کے جوابات تحریر کیجیے:

ا۔ عمادالدین زنگی کون تھے اور کن خوبیوں کے مالک تھے؟

جواب۔ عمادالدین زنگی سلجوقی خاندان کے ایک عظیم سردار اور سپہ سالار تھے۔وہ ایک بہادر جنگجو اور سپہ سالار تھے۔انہوں نے اپنے قائدانہ صلاحیتوں اور خدمات کی بدولت سلطنت سلجوقی کو خوب ترقی دی۔اپنے بہادری اور دلیری کے سبب کم عمری میں ہی انہوں نے عالمی فوجی تربیت حاصل کی اور اپنی قائدانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے عراق کا نظام سنبھالا۔

۲۔ عمادالدین زنگی نہ بیٹے کی تعلیم و تربیت کے لیے کیا خصوصی انتظامات کیے؟

جواب۔ عمادالدین زنگی نے اپنے بیٹے کی تعلیم پر خاص توجہ دی۔عظیم اساتذہ مقرر کیئے تا کہ نورالدین زنگی کو دینی تعلیم سے بہرہ ور کیا جا سکے۔بچپن ہی سے دینی ماحول دیا۔اس لئے اسلام کی محبت ان کی سرشت میں شامل تھیں۔دینی ماحول میں تربیت پانے کی وجہ سے حب رسول صلی اللہ وسلم سے نورالدین کا دل معمور تھا۔

۳۔ نورالدین زنگی کن اعلیٰ اوصاف کے حامل تھے کوئی تین تحریر کریں۔

جواب: (i)۔نورالدین زنگی عدل اور انصاف پسند حکمران تھے۔ (ii)۔ملکی قوانین کے پابند اور شریعت کی پاسداری کرنے والے تھے۔

(iii)۔بچپن سے ہی اسلام کی محبت ان کی سرشت میں شامل ہے۔

۴۔نورالدین زنگی کو خواب میں کیا ہدایت دی گئی؟

جواب۔ نورالدین زنگی کا خواب میں رسول صلی اللہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔اس خواب میں حضور صلی اللہ وسلم نے ان دو ناپاک افراد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان کے سر کا استحصال کرو۔

۵۔ نورالدین زنگی نے دشمن دین کو گرفتار کرنے کے لیے کیا حکمت عملی اختیار کی؟

جواب۔ نورالدین زنگی تیز رفتاری سے منازل طے کرتے ہوئے مدینہ پہنچ گئے۔ اور شہر میں داخل ہوتے ہی اعلان کر دیا کہ مدینہ شہر کا ہر فرد آج دیانت میں سلطان کے ساتھ شریک ہوگا اور شہر کا ہر باسی سلطان کے ساتھ کھانا تناول فرمائیے گا اہل مدینہ نے بصد شوق سلطان کی دعوت قبول کی۔ سلطان نے تمام مہمانوں کو بذات خود استقبال کیا تھا کہ کوئی بھی فرد ان کی نظروں سے اوجھل نہ رہے۔

۶۔ دشمنان اسلام کے گرفتار ہونے کے بعد کیا خوفناک انکشاف ہوا؟

جواب۔ دشمنان اسلام کے گرفتار ہونے کے بعد سلطان پر ایک خوفناک انکشاف ہوا کہ آپ صلی اللہ وسلم کے جست اقدس کو وہاں سے نکال کر لے جانا چاہتے تھے تا کہ امت مسلمہ کے جذبات کو مجروح کیا جاسکے۔

۷۔ سبق کا خلاصہ تحریر کریں.

جواب: سلجوقی خاندان کا ایک عظیم سردار سپہ سالار عمادالدین زنگی تھا۔ اس نے اپنے اعلیٰ صلاحیتوں کے باعث سلجوکی سلطنت کو خوب ترقی دی۔ اس نے اپنے بیٹے نورالدین زنگی کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی۔ نورالدین زنگی بڑا عدل اور انصاف پسند حکمران تھا اسلام کی محبت سرشت میں شامل تھیں۔ نورالدین کی رات عبادت میں گزرتی وہ نیک متقی اور عبادت گزار انسان تھے۔

ایک دن اوردین زنگی کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی زیارت پاک نصیب ہوئی۔ اور یہ خواب مسلسل تین راتوں تک نظر آیا رسالتماب صلی اللہ وسلم خواب میں دو ناپاک افراد کی طرف اشارہ کر کے فرما رہے تھے کہ ان کے سر کا استحصال کرو۔ نورالدین خواب دیکھ کر بے چین مضطرب ہو گئے اور سفر کی منازل طے کر کے مدینہ پہنچے اور اعلان کروایا کہ مدینہ شہر کا ہر باسی خیانت میں سلطان کے ساتھ شریک ہوگا۔ سلطان نے بذات خود تمام مہمانوں کا استقبال کیا تا کہ کوئی بھی ان کی نظروں سے اوجھل نہ ہو سکے مگر ان دونوں افراد میں سے کوئی بھی نوردین زنگی کو نظر نہ آیا جس کی وعید کی گئی تھی۔

حاکم شہر سے معلوم کیا کہ کوئی شخص ایسا تو نہیں جو کسی سبب دعوت میں شریک نہ ہوسکا ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ اہل مدینہ میں دو بزرگ کیسے ہیں جو رات بھر اپنے حجرے میں عبادت کرتے ہیں اور دن کو آرام کرتے ہیں۔ سلطانہ حکم صادر کیا کہ دونوں افراد کو عزت و تکریم کے ساتھ پیش کیا جائے۔ زبان دونوں افراد کو سلطان کے سامنے پیش کیا گیا تو سلطان نے فوراً پہچان لیا کہ یہ وہی ناپاک افراد ہیں جن کی طرف رسالت مآب صلی اللہ وسلم نے خواب میں اشارہ فرمایا تھا۔ سلطان کا خون کھول اٹھا۔ دونوں افراد سے تحقیق کرنا بہتر سمجھا۔ سلطان آئرین کے ساتھ ان کے حجرے پر پہنچے اچھی طرح مکان کا جائزہ لیا ایک جگہ ایسی آواز پیدا ہوئی جیسے فرش کھوکلا ہو۔ چٹائی ہٹا کے دیکھا تو وہاں ایک سرنگ بنی ہوئی تھی تو سیدھی روزہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جا رہی تھی۔ سلطان دونوں کے ناپاک ارادوں کو سمجھ گئے گئے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کے وہ نصرانی ہیں اور وہ آپ صلی اللہ وسلم کے جست اقدس کو یہاں سے لے جانا چاہتے تھے تا کہ امت مسلمہ کے جذبات کو مجروح کیا جاسکے۔ سلطان نے مارے تیش کے دونوں کے سر قلم کر دیے۔ اور روزہ رسول صلی اللہ سلم کے چاروں طرف گہری خندق کھودی گئی اور اسے سیسہ اور تانبہ پگھلا کر بھر دیا گیا تا کہ اب قیامت تک کوئی ایسی ناپاک سازش نہ کر سکے۔

عالم اسلام نوردین زنگی کو عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان کا نام تاریخ عالم میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

قواعد

سرگرمی نمبر ۸: سابقے اور لاحقے کی مدد سے دو دو نئے الفاظ بنائیے۔

سابقے / لاحقے	الفاظ	الفاظ	سابقے / لاحقے	الفاظ	الفاظ
لا	لاحاصل	لاجواب	نو	نوعمر	نوجوان

غیر	غیر میعاری	غیر ضروری	ہم		
بد	بدتہذیب	بدنما	گاہ	چراگاہ	پناہ گاہ
ساز	کارساز	سخن ساز	بار	بردبار	ادبار
نشین	ہم نشین	دلنشین	زار	سبزہزار	لالہ زار

سرگرمی نمبر۹: بنائیے گئے نئے الفاظ میں سے کسی پانچ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

الفاظ	نئے الفاظ	جملے
لاجواب		گذشتہ رات منعقد کی جانے والی تقریب کے تمام انتظامات لاجواب تھے۔
کارساز		اللہ تعالیٰ بہترین کارساز ہے۔
نوجوان		دورِ حاضر کی نوجوان نسل بے راہ روی کا شکار ہے۔
غیر معیاری		بازار کی غیر معیاری اشیا مضرِ صحت ہوتی ہے۔
بردبار		معارج کے نانا بردبار طبیعت کے مالک تھے۔

آیئے تخلیق کار بنیں!

سرگرمی نمبر۱۰: سلطان صلاح الدین ایوبی کے بارے میں مندرجہ ذیل شخصی خاکہ مکمل کیجیے۔

محقق: ----------------

تاریخی شخصیت: صلاح الدین ایوبی

سن پیدائش: ۱۱۳۷ء

جائے پیدائش: تکرت (عراق)

بچپن کی اہم معلومات: شروع ہی سے ذہین تھے۔انھوں نے تعلیم دمشق سے حاصل کی۔ان کے چچا شرکوہ نے انہیں جنگی صلاحیتوں میں مہارت دی۔آخر کار ۳۲ سال کی عمر میں وہ نورالدین زنگی کی فوج میں اپنے چچا کی جگہ شامل ہوئے۔

خاندان: اِن کا تعلق کُرد خاندان سے تھا۔

وجہ شہرت: عیسائیوں کے خلاف صلیبی جنگیں ان کی وجہ شہرت بنیں۔وہ ایک بہادر اور نڈر مجاہد تھے۔

کامیابیاں: مصر، شام، کو فتح کیا۔اس کے بعد عیسائیوں سے صلیبی جنگوں میں فتح حاصل کی اور فلسطین کو آزادی دلوائی۔

حاصل کردہ اعزازات، القاب وغیرہ: صلاح الدین ان کا لقب تھا۔اصل نام یوسف تھا۔

دلچسپ حقائق: صلاح الدین ایک بہادر سپہ سالار تھا اور دشمنوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتا یہی وجہ ہے کہ اس کے بدترین دشمن بھی اسے عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔اور اس کی بہادری کے قائل تھے۔

مزید معلومات: آپ کا انتقال ۴ مارچ ۱۱۹۳ء میں بخار کی وجہ سے ہوا۔وفات کے وقت ان کے پاس اتنی رقم بھی نہ تھی کہ کفن دفن کا انتظام ہو سکے کیونکہ مرنے سے کچھ عرصہ قبل انہوں نے اپنی تمام ذاتی مال و دولت اپنی رعایا میں بانٹ دی تھی۔

سرگرمی نمبر۱۱: مندرجہ بالا معلومات کی مدد سے صلاح الدین ایوبی پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

سُلطان محمود غزنوی

قبل از مطالعہ

سرگرمی نمبر ۱:　() تیس سیکنڈ میں جتنی تاریخی شخصیات آپ کے ذہن میں آتی ہیں اُن کے نام لکھ لیں۔

جواب: محمد بن قاسم ، ٹیپو سلطان ، سلطان صلاح الدین ایوبی ، نورالدین زنگی ، طارق بن زیاد

() جن لوگوں کے نام تاریخ میں محفوظ ہوتے ہیں ان کی خصوصیات پر تین منٹ میں ایک جال بنایے۔

جواب:

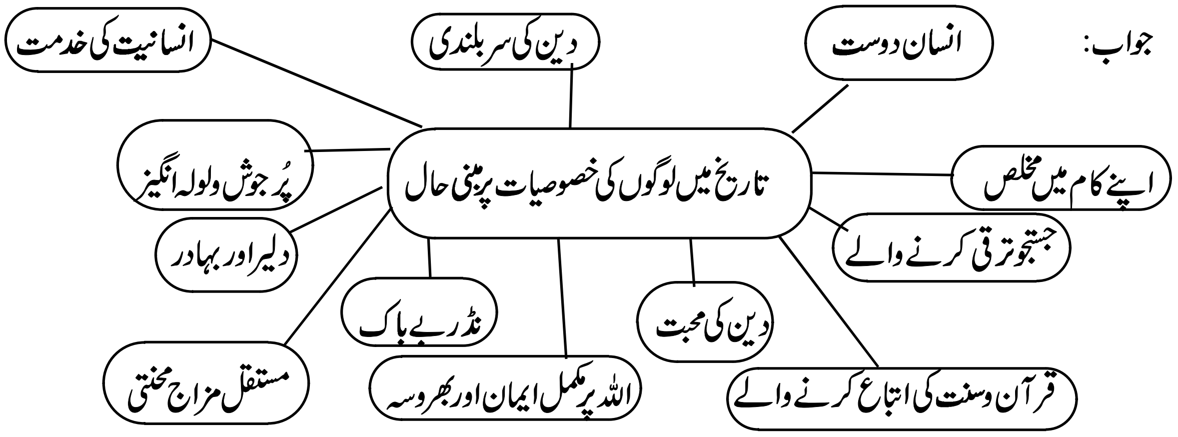

دورانِ مطالعہ

ذخیرۂ الفاظ

سرگرمی نمبر ۲:　مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لغت سے تلاش کر کے لکھیے۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
سعادت	خوش نصیبی	عمائدین	قوموں کے سردار	متقاضی	تقاضا کرنے والا
طرح ڈالنا	بنیاد ڈالنا	ناصح	نصیحت کرنے والا	فتوحات	فتح کی جمع
اہل علم	علم والے	سعادت مند	فرماں بردار/نیک بخت	بت شکن	بُت توڑنے والا
عاجز	بے بس/مجبور	نفاست	خوبی/ صفائی	بت فروش	بُت بیچنے والا
داعی	بلانے والے/دعوت دینے والے	مبلغ	پہنچانے والا/ تبلیغ کرنے والا	دونیم	دوٹکڑے
متعارف کروانا	مشہور کروانا/جان پہچان کروانا	پیش نظر	نگاہ کے سامنے	رائی	ایک قسم کی سرسوں/ ذراسی مقدار
خطہ	علاقہ/زمین کاٹکڑا	ہیبت	دہشت/ رعب و دبدبہ	پیامبر	قاصد/ سفیر/ایلچی
استقامت	کسی امر پر مضبوط رہنا	شجاعت	بہادری/ دلیری	لوٹ کھسوٹ	لوٹ مار/ غارت گری
فیض	نیکی/ بھلائی/ فائدہ	خراج عقیدت	داد/ اظہار نیازمندی/ خراج تحسین	ناموری	نیک نامی/ مشہور/ شہرت

سرگرمی نمبر ۳:　مندرجہ ذیل الفاظ کی مدد سے عبارت مکمل کیجیے۔

ناموری ، فتوحات ، سعادت مند ، نفاست ، عمائدین ، استقامت ، شجاعت ، پیش نظر

احمد ایک نیک لڑکا ہے وہ اپنے والدین کا بڑا ہی سعادت مند بیٹا ہے۔ نفاست اس کی طبیعت میں بسی ہوئی ہے۔ وہ خود اپنے کمرے کو بے حد صاف ستھرا رکھتا ہے اور باقی گھر والے بھی اس کی اس عادت کے پیش نظر اس کے کمرے کو بے ترتیب نہیں ہونے دیتے۔ اسے اسلام کے عمائدین سے خاص لگاؤ ہے وہ ان کے حالات میں ہونے والے معرکوں میں غیر معمولی فتوحات اور ان کی تعداد کی داستانوں میں بہت دلچسپی لیتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ان کی کامیابیاں ان کی مستقل مزاجی اور استقامت کی وجہ سے ہیں اور اسی لیے ان کی ناموری پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔

سرگرمی نمبر ۴: مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

الفاظ	جملے
اہل علم	دین کی سربلندی اور دین کی تعلیمات کو عام کرنا اہل علم لوگوں کا شیوہ ہے۔
ہیبت	تاریخ میں ایسے شخصیات بھی گزری ہیں جن کی ہیبت پوری دنیا پر چھائی ہوئی تھی۔
سحر انگیز	عائشہ کی سحر انگیز تقریر سن کر تقریب میں موجود خواتین اس کی دلدادہ ہوگئیں۔
لوٹ کھسوٹ	ملک کی ترقی کو پس پشت ڈال کر سے سیاستدانوں نے ملک میں لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کر رکھا ہے۔
متعارف کروانا	نیا تعلیمی سال شروع ہونے پر اسکول کے پہلے دن نئی آنے والی طالبات کو ان کی نہم جماعت کی طالبات سے متعارف کروایا گیا۔

سرگرمی نمبر ۵: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

(i) باغ کس نوجوان نے لگوایا تھا؟

جواب: باغ سبکتگین کے بیٹے سلطان محمود غزنوی نے لگوایا تھا۔

(ii) والد نے بیٹے سے کیا کہا؟

جواب: والد نے بیٹے سے کہا کہ باغ اور عمارت نہایت خوبصورت ہیں یہ کوئی بھی امیر انسان بنوا سکتا ہے بادشاہوں کی شان اس کی متقاضی ہے کہ ایسی عمارت کی طرح ڈالیں کہ دوسرے اس کی مثل نہ بنا سکیں۔

(iii) سبکتگین کہاں کے حکمران تھے؟

جواب: سبکتگین غزنی کے حکمران تھے۔

(iv) شاہِ بخارا نے محمود غزنوی کو کیا خطاب دیا اور کیوں؟

جواب: ۹۹۴ء میں جب بخارا کے حکمران امیر نوح سامانی کے خلاف اس کے چند امرا نے بغاوت کی تو امیر نوح نے سبکتگین سے مدد مانگی اس موقع پر شہزادہ محمود نے ایسی بہادری کا ثبوت دیا کہ شاہ بخارا نے انھیں سیف الدولہ (سلطنت کی تلوار) کا خطاب دے کر صوبہ خراسان کا سپہ سالار بنا دیا۔

(v) ہر فتح کے بعد محمود غزنوی کس چیز کا انتظام کرتے؟

جواب: ہر فتح کے بعد وہ پہلا یہ کام کرتے کہ تبلیغ کے ذرائع پیدا کرتے، مبلغ مقرر کرتے، مساجد تعمیر کرواتے۔

(vi) پنجاب کے ہندو راجا جے پال نے سبکتگین سے کتنی بار شکست کھائی؟

جواب: پنجاب کے ہندو راجا جے پال نے سبکتگین سے دو بار شکست کھائی۔

(vii) محمود غزنوی نے آخری حملہ کب اور کس پر کیا؟

جواب: محمود غزنوی نے ۱۰۲۴ء کو آخری حملہ سومنات کے مندر پر کیا۔

(viii) محمود نے اس فتح کے موقع پر کیا تاریخی جملہ کہا؟

جواب: محمود غزنوی نے اس فتح کے موقع پر کہا ''میں بُت شکن ہو بُت فروش نہیں۔''

(ix) محمود غزنوی کی پر شجاعت زندگی کا کیا مقصد تھا؟

جواب: محمود غزنوی کا ایک ہی مقصد ان کی ساری زندگی کی محنت کی بنیاد تھا اور وہ یہ کہ دنیا سے کفر و شرک کا خاتمہ ہو جائے اور اللہ کا کلمہ بلند ہو دنیا سے جہالت وظلمت کا خاتمہ ہو اور ہر طرف ایمان کی روشنی پھیل جائے اور بندے بندوں کی غلامی سے نکل کر ایک اللہ کی غلامی میں آجائیں۔

(x) سبق کی مدد سے سلطان محمود غزنوی کا شخصی خاکہ مکمل کیجیے۔

نام: سلطان محمود غزنوی والد کا نام: سبکتگین غزنوی والدہ کا نام: زابلستان

جائے پیدائش: غزنی افغانستان تاریخ پیدائش: نومبر ۹۷۱ء

شخصی خوبیاں: سعادت مند بیٹے، سچے مسلمان، بہادر اور نڈر، عظیم فاتح علم وفن کے چاہنے والے، نفیس طبیعت کے مالک

کارنامے: سندھ پر سترہ حملے کیے اور ہر حملے میں اللہ نے انھیں کامیابی دی، پنجاب کے ہندو راجہ کو دوبارہ شکست دی، ہندوستان کے تقریباً تمام قلعوں کو اللہ کی مدد سے فتح کیا، سومنات کے مندر کی فتح، سندھ کے جاٹوں سے معرکہ

تاریخ وفات: ۴۲۱ھ ۱۰۳۰ء وجہ شہرت: سومنات کے مندر کی فتح

بعد از مطالعہ

سرگرمی نمبر ۶: سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

(i) سلطان محمود غزنوی کی شخصیت کی کوئی پانچ خوبیاں بیان کیجیے۔

جواب: سلطان محمود غزنوی بہت فرمانبردار بیٹے ثابت ہوئے انھوں نے اپنے والد کا کہنا مان کر دنیا میں اپنا نام بلند کیا اور سعادت مندی کی اعلیٰ مثال قائم کی۔ بہت محنتی تھے یہی وجہ تھی کہ آپ ہر جنگ میں فاتح بن کر لوٹتے۔ بہادری شجاعت کی وجہ سے سلطنت کی تلوار کا لقب ملا اور چھوٹی عمر میں سپہ سالار بن گئے۔ سلطان محمود غزنوی پکے اور سچے مسلمان تھے اپنی ہر فتح کے بعد جشن منانے کے بجائے تبلیغ کے ذرائع پیدا کرتے مساجد تعمیر کرواتے۔ انھوں نے دنیا سے کفر و شرک کا خاتمہ کرنے کے لیے اللہ کا حکم بلند کیا اور ان کی کوشش تھی کہ ہر طرف ایمان کی روشنی پھیل جائے۔

(ii) سبق کا خلاصہ تحریر کیجیے۔

جواب: نوجوان نے اپنی سلطنت میں خوبصورت باغ تعمیر کروایا۔ بادشاہ نے بیٹے سے کہا یہ تو کوئی بھی بنوا سکتا ہے بادشاہوں کی شان تو اس بات کی متقاضی ہے کہ کوئی ایسی عمارت کی بنیاد ڈالیں جس کی مثال نہ بن سکیں بیٹے نے ادب سے کہا وہ کون سی عمارت ہے جس کا ذکر آپ فرما رہے ہیں۔ بادشاہ نے جواب دیا اس عمارت سے مراد اہلِ علم کے دل ہیں بیٹے نے واقعی باپ کی نصیحت پر عمل کیا اور ایک عظیم سلطنت کی بنیاد رکھی یہ ناصح باپ سبکتگین اور سعادت مند بیٹا سلطان محمود غزنوی تھا۔

محمود غزنوی نومبر ۹۷۱ء میں غزنی میں پیدا ہوئے سبکتگین غزنوی کے حکمران تھے پندرہ سولہ سال کی عمر میں آپ نے جنگ لڑی ۹۹۴ء میں جنگ میں بہادری کے ساتھ لڑنے پر آپ کو سیف الدولہ کا خطاب ملا۔ سپاہی ہونے کے باوجود بہت نفیس طبیعت کے مالک تھے۔ ہر فتح کے بعد دین کے ذرائع پیدا کرتے اور مساجد تعمیر کرواتے۔ سومنات کے مندر کو فتح کیا اور اس کا بہت بڑا بُت ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اس بُت کو بچانے کے لیے پنڈتوں اور پجاریوں نے سلطان کو کثیر دولت سونے چاندی کی پیش کش کی مگر سلطان نے کہا میں بُت شکن ہوں بُت فروش نہیں۔

سومنات کی فتح کے بعد آخری معرکہ سندھ کے جاٹوں سے پیش آیا۔ سندھ کے جاٹوں سے جنگ کے دوران ہی سلطان بیمار ہو گئے اور ۴۲۱ھ ۱۰۳۰ء میں خالق حقیقی سے جا ملے۔

آپ کی زندگی کا مقصد اللہ کا دین نافذ کرنا تھا یوں وہ صرف ایک فاتح ہی نہیں بلکہ ہر جگہ اسلام کے داعی اور پیامبر ثابت ہوئے۔

(iii) محمود غزنوی کی زندگی کے اہم واقعات کو ترتیب وار لکھیے اور ان کے سال تلاش کر کے ٹائم لائن بنایے۔

جواب: ۹۹۴ء محمود غزنوی کو سیف الدولہ کا خطاب ملا اور سپہ سالار بن گئے۔

۱۰۰۱ء پشاور کے قریب جنگ میں محمود غزنوی کو فتح ہوئی۔

۱۰۲۴ء محمود غزنوی نے آخری بڑا حملہ سومنات کے مندر پر کیا۔

قواعد

سرگرمی نمبر ۷: مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع تحریر کیجیے۔

الفاظ	جمع	الفاظ	جمع	الفاظ	جمع
باغ	باغات	امیر	امراء	موقع	مواقع
عمارت	عمارات	احسان	احسانات	مبلغ	مبلغین
فیض	فیوض	عزم	عزائم	مسجد	مساجد
فاتح	فاتحین	ورق	اوراق	مجاہد	مجاہدین
فتح	فتوحات	فرض	فرائض	مقصد	مقاصد

آیئے تخلیق کار بنیں:

سرگرمی نمبر ۸: مندرجہ ذیل شخصیات میں سے کسی ایک پر تحقیق کیجیے۔ شخصی خاکہ مکمل کیجیے اور ۲۰۰ الفاظ پر مشتمل مضمون تحریر کیجیے۔

محمد بن قاسم　　ٹیپو سلطان　　صلاح الدین ایوبی

جواب: طلباء طلبات گرہوں کی صورت میں اپنی پسند کی شخصیت پر خاکہ بنائیں گے اور پھر مضمون تحریر کریں گے۔